SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, the 21st November, 1991

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QURAN)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ
الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾
قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا
الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۖ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ
الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ
لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ

ترجمہ: سو جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کا اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا بھیجا ہوا ہوں۔ جس کی بادشاہی ہے تمام آسمانوں اور

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, the 21st November, 1991

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QURAN)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ
الَّذِيْٓ أُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٥٧﴾
قُلْ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيْعًا
الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَآ إِلٰهَ إِلَّا
هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۖ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ
الْأُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ
لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٥٨﴾ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى أُمَّةٌ

ترجمہ: سو جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی
مدد کرتے ہیں اور اس نور کا اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔
ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو میں تم
سب کی طرف اس اللہ کا بھیجا ہوا ہوں۔ جس کی بادشاہی ہے تمام آسمانوں اور

زمین میں اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔ سو اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے نبی امی پر جو کہ اللہ پر اور اس کے احکام پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کا اتباع کرو تاکہ تم راہ پر آ جاؤ۔ وما علینا الا البلاغ۔

جناب چیئرمین : جزاک اللہ Questions hour

سید اشتیاق اظہر : پوائنٹ آف آرڈر جناب چیئرمین ! میں ریکارڈ درست کرنے کے لئے وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے صرف جرنلسٹ کہا گیا ہے ایک رپورٹر کی حیثیت سے' حالانکہ جب کراچی یونین آف جرنلسٹ بنی تھی اور سب ایک تھے تو میں اس کا پہلا جنرل سیکرٹری تھا۔ اسی طرح جب پاکستان فیڈریٹ یونین آف جرنلسٹ بنی 'اور اس کا پہلا اجلاس لاہور میں ہوا تو میں اس میں کراچی سے delegate تھا اور متحدہ پاکستان میں جب PFUJ بنی تو میں اس کی پہلی مجلس عاملہ کا رکن تھا اور جن سات آدمیوں نے پی ایف یو جے کے چارٹر پر دستخط کئے تھے ان سات میں سے ایک میں ہوں۔ اور میں PFUJ کے بانی ارکان میں سے ایک ہوں اور انفارمیشن آفیسر جو بات کہی گئی ہے تو میں ڈائریکٹر انفارمیشن کوئٹہ ریجن رہا ہوں ' ڈائریکٹر انفارمیشن سندھ رہا ہوں اور جب پنجاب میں پانچ ڈویژن ہوتے تھے تو میں ملتان ریجن کا ڈائریکٹر انفارمیشن ہوا کرتا تھا۔ یہ بات میں صرف ریکارڈ کو درست کرنے کے لئے عرض کرنا چاہتا تھا۔ شکریہ۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین : شکریہ جناب 'وقفہ سوالات۔ سوال نمبر126۔

126. ***Mr. Manzoor Ahmed Gichki:** Will the Minister for Planning and Development be pleased to state:

(a) the number of projects launched in Balochistan by US aid;

(b) the names of the projects completed and total expenditure incurred so far; and

(c) the stages of work done on incomplete projects indicating

also the locations of all the projects financed by U.S. aid in Balochistan province?

Mr. Hamid Nasir Chatta: (a) There are three US aided Projects in the Province of Balochistan which are following:

1. Balochistan Area Development Project
2. Primary Education Development Project
3. Balochistan Road Project

(b) No US aided Project has so far been completed. All the three projects are in progress.

(c) Balochistan Area Development Project was approved by ECNEC on 13th February, 1986 at a cost of Rs. 617.8 million with US aid Assistance of Rs. 547.4 million. The purpose of the project is to accelerate the integration of Mekran Division into the main socio-economic stream of Pakistan and to improve the quality of life improving roads, water and agricultural infrastructure. The Project's main thrust is on the development of Panjgur, Turbat and Gwadar Areas. An expenditure of Rs. 263.7 million has been incurred up to June, 1991. Out of which US aid contribution was Rs. 246.7 million. So far Rs. 170 million for Primary Education Development Project have been released by USAID but the expenditure through Government of Balochistan is estimated to be around Rs. 88 million by June 1991. The Project is being implemented all over the Province.

Balochistan Road Project is the construction/improvement of a 376 Km road linking Mekran to the national highway network. The project (Bela-Awaran — Turbat Road Balochistan) was approved by ECNEC at a cost of Rs. 1861.00 million including a foreign exchange component of Rs. 273.963 million, subject to availability of USAID. The project assistance has been deobligated from $60.1 million to $10.0 million. In order to ensure timely closeout it was felt necessary to curtail the life of project from December, 1996 to December, 1994. In all other respects, the agreement continues in full force and effect and USAID and GOP agreed to achieve the objectives of the project activity to the maximum possible extent with the diminished project finding.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا ! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے اپنے جواب میں "ج" کے متعلق کہا ہے کہ پنجگور، تربت اور گوادر کے علاقہ جات کی ترقی کے لئے یہ جو امریکی امداد دی گئی ہے، کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ کم از کم وزیر صاحب دو تین ایسے پروجیکٹ Identify کریں گے جو امریکن ایڈ سے ان تینوں ضلعوں میں مکمل ہوئے ہیں کم از کم دو یا تین

جناب چیئرمین : جی جناب حامد ناصر چٹھہ صاحب۔

Mr. Hamid Nasir Chatta: Thank you Mr. Chairman. The following physical achievements have been made so far in respect of Baluchistan Area Development Project:

Completion of the Bela Awaran Road;
Completion of the Ketch Canal Bridge;
Deep drilling of 45 karaises;
Seven delay action dams have been completed.
55 students have been sent abroad.

This is a wide ranging project for the development of the area. Additional works in different schools have been completed and the housing complex of Baluchistan Area Development Turbat has been completed. The road from Turbat to Mund has also been completed.

Mr. Chairman: Thank you. Manzoor Gichki Sahib supplementary.

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا ! وزیر موصوف نے بہت سی باتیں جو بتائیں ان میں ایک Kech bridge اور کچھ delay action dams تو میں تسلیم کرتا ہوں کہ اس پر کام ہوا ہے۔ لیکن وزیر موصوف نے جو یہاں سڑکوں کے بارے میں ایک بات کی میں سمجھتا ہوں کہ جناب والا وزیر موصوف نے ہاؤس کو misinform کیا ہے کیوں کہ Mund and Turbat Road American Aid کے ذریعے سے نہیں بنائی گئی بلکہ یہ Provincial Government کے fund سے بنائی جا رہی ہے۔ دوسری بات، جناب

والا یہ ہے کہ Awaran Bela Road جو 376 کلومیٹر پر محیط ہے اس کا صرف earth work ہوا اور earth work کے بعد اس کام کو اب دو سال سے چھوڑ دیا گیا ہے اور یہاں بتایا گیا ہے کہ 1994 تک اس کو مکمل کیا جائے گا۔ جناب والا یہ کام تو دو سال سے بند پڑا ہے۔ وزیر موصوف سے میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ سڑکوں کے بارے میں جو آپ نے اپنی وزارت سے انفارمیشن لی ہے اس کے مطابق چالیس کلومیٹر جو آپ نے earth work کیا تھا اس کے بعد چھوڑ دیا دو سال میں بارشوں کی وجہ سے اب وہ earth work بھی ختم ہو گیا ہے۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اس کام کو کب دوبارہ شروع کیا جائے گا، یعنی اواران بیلہ اور اواران تربت اس سڑک پر دوبارہ کب کام شروع کیا جائے گا کیوں کہ یہ سب سے بڑی اور لمبی سڑک ہے اور آپ کو جناب والا خود اس کا علم ہے کہ کیا ہو رہا ہے یہ کام کب شروع ہو رہا ہے۔

Mr. Hamid Nasir Chatta : Mr. Chairman, we have been informed by the provincial government because they are the executing agency that these works stand completed, so I will check up with them. It must be understood that the Planning and Development Division is not responsible for the actual construction of these projects. We merely arrange for the funding which has been done. These are US-aided projects and the money has been released to the provincial governments and is being released every year as per schedule. So, we will have to check up with the provincial government. The information that I have given has been received from the provincial government that this is the status of the project today.

جناب منظور احمد گچکی : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا یہ بڑا حساس مسئلہ ہے اور ایرانی سیکشن کو بھی یہی سڑک جاتی ہے۔ اس وقت بلوچستان میں سب سے زیادہ custom اور excise کا جو ریونیو ہے وہ مند چیک پوسٹ سے ہے۔ یہ پورا روٹ ہے۔ اب یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر صوبائی حکومت اور وفاقی حکومت اس معزز ایوان کو اس طریقے سے misguide کریں گے۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین : وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں صوبائی حکومت سے یہی انفارمیشن ملی ہے۔ اب آپ نے point out کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب منظور احمد گچھی : جناب والا ! metalled road ایک کلومیٹر اگر وہ مجھے ثابت کر کے دیں کہ اواران اور بیلہ پر ایک کلومیٹر metalled road بنائی گئی ہے تو جناب والا مجھے جو بھی سزا یہ ایوان دے میں اس کے لئے تیار ہوں۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے، اس کو چیک اب کر لیں جی۔

جناب منظور احمد گچھی : میں اس لئے اس بات کو رکھنا چاہتا ہوں کہ بیلہ اواران کا جو ٹھیکیدار ہے وہ اس وقت ایوان کے اندر موجود ہے۔ وہ اب وزیر ہے اور وہ خود بتائیں کہ کیا ہوا ہے اور کتنی metalled roads بنی ہے۔

Mr. Hamid Nasir Chatta : Mr. Chairman, just to clarify I think, the honourable Member seems to be under the misconception that it is the Planning and Development Division which is executing these works. We merely approve the projects and help in the arrangement of funding and rest of the work is done by the provincial government.

جناب چیئرمین : تو اس کی فنڈنگ ہو گئی ہے۔

Mr. Hamid Nasir Chatta : Yes, of course, I have already stated about the funding.

Mr. Chairman: No, here it is written: the project has been approved by ECNEC subject to availability of USAID.

Mr. Hamid Nasir Chatta : Yes, but now it has been made available.

Mr. Chairman: Janab Faseih Iqbal.

سید فصیح اقبال : عرض یہ ہے کہ وزیر صاحب نے صحیح کہا ہے یہ American aid کا مسئلہ ہے اور It is a federal subject and it is not a provincial subject. امریکن ایڈ نے ہی منصوبے بنائے ہیں اس میں صوبائی حکومت کا کوئی حصہ نہیں ہے اور میں آپ کے علم میں لاؤں گا جیسا کہ گچکی صاحب نے فرمایا ہے یہ تینوں سڑکیں امریکن ایڈ کے تحت ہیں۔ ان کے منصوبے امریکن ایڈ نے بنائے ہیں اس میں حکومت

بلوچستان کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ پلاننگ ڈویژن کا کوئی مسئلہ نہیں ہے امریکن ایڈ نے بنایا اور ایڈ نے اپنے طور پر ٹینڈرز کال کئے تھے۔ امریکہ سے consultants آئے تھے۔ اس لئے میں ان کو کہتا ہوں کہ یہ federal subject ہے۔ ان کا اپنا Monitoring Cell ہونا چاہئے۔ امریکیوں کے ذریعے یا دوسری ایجنسیوں کے ذریعے ملک کے لئے منصوبہ بندی میں آپ کا عمل دخل ہونا چاہئے۔

Mr. Hamid Nasir Chatta : Mr. Chairman, we have not ascertained anything from the USAID, we have got the information from the provincial government. These projects were selected by the USAID in consultation with the provincial government. There was a Joint Committee or whatever arrangement was and then the project was funded. The work has started on it. Tenders may have been called by USAID but it is being supervised by the provincial government and it is the provincial government who has to respond to us about the progress of the work.

Mr. Chairman: Right. Anwar Saifullah Sahib, you can throw light on this matter.

Mr. Anwar Saifullah Khan: Yes, Mr. Chairman, if you permit me. This project was funded by US AID. This project was meant for Baluchistan for the development of Baluchistan. International tenders were called back in 1986-87 and this project was in fact won by a company which was owned by my family, Sir. I am neither a shareholder in that nor am I a Director or was. I had to resign when I contested the National Assembly seat because the law does not permit that. God was kind, I did win that seat. I was a member of the Opposition in 1988.

Sir this road was being constructed by the company which got it. Forty kilometers were constructed and all the work was done, except the black topping of the road as my honourable friend has stated Sir. It was not black'top, it was in the process of being black'top. This was about a hundred kilometers. When the government of Mohterma Benazir Bhutto Sahiba took over, since this project was won by a company which had something to do with the Saifullah's all heavens fell, Sir, and the then government forced the banks to withdraw all facilities to this construction company, with the result that the construction company could not perform the job according to the

schedule. The United States Agency for development — US AID was forced to terminate the projerct as a result for that and as a consequence. it was and just the Saifullah's loss. Sir. I would like to be on record Sir. a loss of ten crores was sustained by my family and the government of Pakistan — the people of Pakistan and the people of Baluchistan sustained a loss of three hundred crores because if this project had been completed then this was to be extended all the way to Turbat. but it was the policy of that government — the champions of democracy. today who brand us as.thieves. who brand us as people who are discriminating again Sir. it was the policy of the then government of Bhutto which deprived the people of Baluchistan of this road. Sir. Thank you very much. Sir.

Mr. Manzoor Ahmad Gichki: What about the present government to deprive the right of Baluchistan?

جناب چیئرمین : اب واقعات تو سامنے آ گئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ terminate ہو گیا ہے۔ اب میرے خیال میں دوبارہ کچھ کرنا پڑے گا۔ Obviously, the matter is fairly involved.

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا ! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب وزیر صاحب جواب دینے کے لئے تیاری کر کے آتے ہیں تو کم از کم ایوان کے اندر یہ بات کہنا کہ جی منداور تربت کا کام بھی سٹارٹ ہو گیا۔ تو میں سمجھتا ہوں ' جناب والا ' کہ اتنی بڑی misinformation جو اس ایوان کو دی گئی ہے اللہ خیر کرے جی۔

جناب چیئرمین : شروع تو کہتے ہیں کہ کر دیا گیا ہے۔

Mr. Manzoor Ahmad Gichki: That is only forty kilometer Sir.

جناب چیئرمین : ہاں تو شروع ہے۔

Mr. Manzoor Ahmad Gichki: But the Minister was saying the work has been started from Turbat to Mund اور وہ جو ہے۔ that is only purely provincial government's project. It is not concerned with the American government.

Mr. Hamid Nasir Chatta : Sir, that is not provincial government project, it may become a provincial government project now, but they started as USAID funded project.

Mr. Chairman: All things have been cleared, let us go to the next question .

Mr. Chairman: Next question No. 139.

139. ***Syed Ishtiaq Azhar:** Will the Minister for Planning and Development be pleased to state the Sector-wise targets of the current five year plan and achievements made in percentage terms?

Mr. Hamid Nasir Chattha: Detailed position of sectoral value added and physical performance during the first three years, and the likely achievement for the last two years of the 7th Five Year Plan alongwith Plan targets and likely overall Plan achievements are given in the Annexure-I and II.

Annexure-I

SECTOR-WISE TARGETS OF THE SEVENTH PLAN AND LIKELY ACHIEVEMENTS

(Growth Rate Per cent)

Sectors	Actual			Average for first 3 years	Likely Achievement		Likely average for last 2 years	Plan Target	Likely Plan Achievement
	1988-89	1989-90	1990-91		1991-92	1992-93 (F)			
Agriculture	6.9	2.7	5.1	4.9	4.3	5.0	4.7	4.7	4.8
Major Crops	7.0	0.0	5.8	4.3	3.5	4.0	3.8	4.0	4.1
Minor Crops	8.6	5.8	3.6	6.0	4.0	6.5	5.3	5.5	5.7
Livestock	5.9	6.1	5.0	5.7	6.0	5.8	5.9	5.3	5.8
Fishing	5.9	2.9	2.7	3.9	3.8	3.8	3.8	4.9	3.9
Forestry	3.2	11.1	11.2	1.1	3.5	1.4	2.4	2.6	1.6
Mining & Quarrying	2.1	9.3	9.5	6.9	9.0	7.4	8.2	8.0	7.5
Manufacturing	4.0	5.7	5.7	5.1	10.3	8.3	9.3	8.1	6.8
Large Scale	2.4	4.7	4.7	3.9	11.0	7.5	9.3	8.0	6.1
Small Scale	8.4	8.4	8.4	8.4	8.4	8.9	8.7	8.4	8.5
Construction	2.3	3.1	4.7	3.3	6.5	4.8	5.6	8.0	4.3
Electricity & Gas Distribution	13.2	13.8	9.9	12.3	9.5	12.6	11.1	8.5	11.8
Transport, Storage and Communications	4.0	6.8	8.4	3.7	6.5	5.5	6.0	6.8	4.6
Commerce	5.3	3.9	5.3	4.8	8.2	5.9	7.1	6.7	5.7
Financial Institutions and Insurance	3.1	2.9	3.7	3.2	4.5	5.1	4.8	5.5	3.9

Sectors	Actual 1988-89	1989-90	1990-91	Average for first 3 years	Likely Achievement 1991-92	1992-93 (F)	Likely average for last 2 years	Plan Target	Likely Plan Achievement
Ownership of Dwellings	5.3	5.3	5.3	5.3	5.3	6.3	5.8	5.3	5.5
Public Admn & Defence	7.9	2.7	2.0	4.2	4.0	4.7	4.4	5.8	4.3
Services	6.5	6.5	6.5	6.5	6.5	6.9	6.7	6.6	6.6
GDP at Factor Cost	4.8	4.6	5.6	5.0	6.7	6.4	6.6	6.5	5.6
Indirect Taxes (Net)	6.2	10.9	13.7	10.3	12.3	9.0	10.6	8.3	10.4
GDP at Market Prices	5.0	5.3	6.5	5.6	6.8	7.0	6.9	6.7	6.1

Source: Federal Bureau of Statistics & Planning Division

F: Forecast based on trend growth.

Annexure-II

PHYSICAL TARGETS AND EXPECTED ACHIEVEMENTS DURING THE SEVENTH PLAN

INDUSTRIAL PRODUCTION

Items	Unit	Actual 1988-89	1989-90	1990-91	Likely Achievement 1991-92	1992-93	Plan Target	Likely Plan Achievement (%)
1	2	3	4	5	6	7	8	Col 7 Col 8
Vegetable Ghee	(000 MT)	640	718	660	675	673	1010	66.7
Sugar	(000 MT)	1858	1970	1934	2091	1964	2150	91.3
Cement	(000 MT)	6970	7563	7836	8215	7646	10000	76.5
Fertilizers Nitrogenous*	(000 N/T)	1137	1201	1225	1230	1199	1750	68.5
Phosphatic	(000 N/T)	90	101	105	105	100	101	99.0
Soda Ash	(000 N/T)	144	162	158	160	156	176	88.6
Caustic Soda	(000 N/T)	66	71	79	80	74	80	92.5
Billets	(000 N/T)	236	250	333	359	295	870	33.9
Rolled Sheets/Coils	(000 MT)	639	544	495	317	499	900	55.4
Cotton Yarn	(000 MT)	758	823	1041	1043	916	995	92.1
Cotton Cloth	(Mil Sq Mtr)	269	297	290	337	298	300	99.4
Cigarettes	(Mln Nos)	31567	32500	32053	35514	32909	51420	64.0

Items	Unit	Actual 1988-89	1989-90	1990-91	Likely Achievement 1991-92	1992-93	Plan Target	Likely Plan Achievement (%)
1	2	3	4	5	6	7	8	Col 7 Col 8
Trucks/Buses	(000 No)	3.0	3.0	3.0	4.5	3.4	3.6	93.8
LCV Cars/Jeeps	(000 No)	36.0	40.6	40.0	43.0	39.9	46.0	86.7
Bicycle	(000 No)	560.0	616.0	429.0	752.5	589	830.0	71.0
Tractors (Public Sector)	(000 No)	14.0	12.0	9.0	15.4	13	38.0	33.2
Air Conditioners	(000 No)	20.0	25.0	19.0	59.6	31	40.0	77.3
Motor tyres	(000 No)	907	890	1036	1063	974	700	139.1

Source : Ministry of Industries, FBS and Planning Division.

a Figure for 1992-93 are based on the average of previous 4 years.
* N/T means nutrient tonnes.

Annexure-II

PHYSICAL TARGETS AND EXPECTED ACHIEVEMENTS DURING THE SEVENTH PLAN

AGRICULTURAL PRODUCTION

(000 Tonnes)

Crops		Actual 1988-89	1989-90	1990-91	Likely Achievement 1991-92	1992-93	Plan Target	Likely Plan Achievement (%)
1	2	3	4	5	6	7	8	Col 7 Col 8
Wheat		14419	14315	14560	15250	16100	16380	98.3
Rice		3200	3222	3265	3480	3850	4220	91.2
Basmati		1042	1160	1150	1038	1247	1290	96.7
Others		2158	2062	2115	2442	2603	2930	88.8
Maize		1204	1179	1185	1279	1437	1470	97.8
Gram		456	562	531	617	630	650	96.9
Rapeseed & Mustard		249	233	228	258	283	340	83.2
Tobacco		74	68	68	74	75	93	80.6
Sugarcane		36976	35494	35989	39700	41530	40320	103.0
Cotton (000 bales)		8385	8560	9628	10000	12000	9700	123.7

Source : Ministry of Food and Agriculture and Planning Division.

Mr. Chairman: Supplementary question?

سید اشتیاق اظہر: جناب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پنجسالہ منصوبے کے حوالے سے جو رپورٹ پیش کی گئی ہے وہ بڑی encouraging ہے اور بہت سے معاملات میں جو ٹارگٹ تھا اس سے زیادہ معاملہ بڑھ گیا ہے لیکن

the target has not been achieved. I would like to have the assurance of the Minister that he would try to achieve the target within the current Five Year Plan.

Mr. Hamid Nasir Chatta: It would be hardly possible for the Minister for Planning to give such an assurance because we work on promises given to us by the Ministry of Finance as to the availability of funds and when those funds or those resources are not forthcoming we fall short of our plan targets but, naturally, this government is making every effort to achieve the targets set out in this plan. Thank you.

Mr. Chairman: Thank you.

Next Question 185.

185. ***Mr. Manzoor Ahmed Gichki:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the number of Gas Turbines installed at Quetta Power Station, indicating also the per annum expenditure of H.S.D. being incurred in operating the turbines;

(b) the approximate expenditure in case these turbines are operated by Natural Gas; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to link these turbines with natural gas, if not; its reasons?

Jam Mohammad Yousaf: (a) Number of Gas Turbines, installed at Thermal Power Station, Quetta, are as under:—

1. Unit No. 3	5.7 MW
2. Unit No: 4	12.5 MW
3. Unit No. 5	25 MW
4. Unit No. 6	35 MW

The expenditure of H.S.D. Oil was Rs. 190.00 million during the year 1990-91.

(b) The approximate expenditure, in case these Gas Turbines were operated on Gas during the year 1990-91 would have been Rs. 90.00 million.

(c) All units (Unit No., 3 to 6) can be operated on Gas if the Gas is made available by the SGC.

Mr. Chairman: Supplementary question?

جناب منظور احمد چکی : جناب والا ! میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے جواب دیا ہے کہ 91-90ء میں ایچ ایس ڈی پر 190 ملین روپے خرچ ہوئے اور ان کے مطابق اگر ان ٹربائنوں کو گیس پر چلایا جاتا تو 90 ملین روپے خرچ ہوتے۔ جناب والا ! میں پوچھ سکتا ہوں کہ 100 ملین روپے کا نقصان جو گورنمنٹ برداشت کر رہی ہے اس کا ذمہ دار کون ہے اور وزیر موصوف ایشورنس دیں گے کہ منسلکہ محکمہ جو ہے اگر اس کو سہولتیں دیں گے تو اس کو اسی پر چلائیں گے اور ان کو اس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اس قسم کی کوئی ایشورنس دی گئی ہے یا نہیں۔

جام محمد یوسف : حقیقت یہ ہے کہ گیس ٹربائن کے بارے میں جو سینیٹر صاحب نے فرمایا اس کا ہم ایک تفصیلی جائزہ لے رہے ہیں اگر یہ سمجھا کہ پٹرولیم والے ہمیں گیس مہیا کریں گے اور گیس کی صحیح سپلائی وہاں ملی تو اس پر ہم غور کریں گے۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا ! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت یہ سمجھ رہی ہے کہ ایک سال میں گیس پر چلنے اور ایچ ایس ڈی پر چلنے، دونوں میں 100 ملین روپے کا فرق ہے۔ ظاہر ہے یہ بہت بڑی رقم ہے تو وزیر موصوف نے دوسرے وزیر متعلقہ سے یا cabinet میں یہ سوال پوچھا ہو گا کہ سو ملین کا جو نقصان ہے یہ کیوں ہو رہا ہے۔ تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا کیبنٹ میں اس پر ڈسکشن ہوئی ہے یا آپ نے اس بارے میں دوسرے متعلقہ وزیر سے بات کی ہے یا ایشورنس لی ہے۔ صرف یہ کہنا کہ اس پر ڈسکشن ہو گی اور فیزبل feasible ہو گا تو ہم کریں گے۔ فیزبل تو ہے، آپ خود کہتے ہیں کہ 100 ملین کا یہاں پر فرق ہے۔

جام محمد یوسف : جناب یہ جانتے ہوئے کہ یہ فرق اس وقت موجود ہے لیکن اگر سپلائی آف گیس ہمارے پاس ہو اور اس کو چلانے میں اخراجات ہوتے ہیں تو اس کو کیوں نہ گیس میں convert کر لیں۔ لیکن جب تک ہمیں کوئی چیز مہیا نہیں ہو گی تو اس وقت تک ہم دوسرے طریقے تو اختیار کریں گے لیکن فی الحال کوئی ایسا پروگرام تو نہیں ہے لیکن ہم پروگرام بنا رہے ہیں کہ ان ٹربائنوں کو جلد سے جلد گیس میں convert کیا جائے۔

Mr. Chairman: Thank you. Next question No. 186

186. ***Mr. Shahzad Gul:** Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state:

(a) whether it is a fact that lok-virsa sites of Ghandhara civilization of N.W.F.P. situated at Sehri Bahlol, Shahbaz Garhi, Chanak, Miangano Dheri, Mechi Swat Dher, Karmar Hill in Taja, Mata Odiegram, Babozai in Mardan District, Shingardas Stupa, Ghaligai, Budh Kada, Landaki, Habibatgram and Saidu in Swat District, Panj Pir, Ranigat, Hund and Lahore in Swabi District of NWFP; have not yet been declared as world heritage by UNESCO, or National heritage by the Goverment, if so, its reasons;

(b) whether it is also a fact that these monuments are not properly protected; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government for establishing a Provincial Archaeology Department in NWFP; if so, when?

Sheikh Rashid Ahmed: (a) The Buddhist ruins of Takht-i-Bhai and neighbouring city remains at Sehri Bahlol (District Mardan) have been placed on World Heritage List by UNESCO. The ancient sites and monuments which are of immense outstanding nature and have universal value are recommended for bringing them on World Heritage List by UNESCO. The following sites and monuments are protected under the Antiquities Act, 1975:—

1. Sehri Behlol
2. Shahbaz Garhi.
3. Chaneka Dehri.
4. Mirchi Dehri.

5. Butkara.
6. Udegram.
7. Shingardara Stupa.
8. Najigram Site.
9. Saidu Stupa.
10. Hund Fort.
11. Loebnr Stupa.
12. Babuzai Mardan.
13. Saural Dhera (Tareli)

Necessary steps are being initiated by the Department of Archaeology. Government of Pakistan to get the remaining sites and monuments protected under the Antiquities Act, 1975.

(b) The Department of Archaeology, Government of Pakistan takes possible efforts for protecting as much as possible sites and monuments under the Antiquities Act, 1975. After the protection of site, necessary measures are adopted within the limited resources of the Department to maintain and preserve properly all the sites monuments.

(c) Yes. All the provincial governments have been requested to establish their full-fledged Departments of Archaeology.

Mr. Chairman. Supplementary Question?

جناب شہزاد گل : جناب یہ تو وزیر صاحب نے تسلیم کیا ہے کہ تخت بائی اور سہری بہلول جو ہیں یہ لسٹ پر ہیں۔ کیا یہ بتا سکیں گے کہ ورلڈ heritage لسٹ پر لانے کے لئے کسی monuments کے اوصاف اور requirement کیا ہیں ؟

شیخ رشید احمد : یونیسکو کا اپنا standard ہے کہ اس کی historic history کیا ہے اور ہمارے ملک میں جو چھ انہوں نے تسلیم کئے ہیں ان میں دو اس علاقے کے ہیں اور جو انہوں نے فرمایا ہے وہ درست ہے۔

جناب شہزاد گل : جناب والا ! ان کو تو علم ہو گا کہ شہباز گڑھی جو ہے وہاں پر اشوکا کے فرامین ہیں وہ inscribed ہیں ایک بہت بڑے rock پر۔ سارے پاکستان اور صوبہ سرحد میں اور کوئی ایک inscribed نہیں ہے جس پر اس قسم کے فرامین

inscribed ہوں تو کیا یہ اس requirement پر پورا نہیں اترتا۔ یہ سفارش کریں اس کو ورلڈ heritage پر لایا جائے۔

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے سفارش تو کر سکتے ہیں۔

شیخ رشید احمد : ہم نے 13 کی سفارش کی تھی جس میں سے انہوں نے 2 کو تسلیم کیا ہے اور 11 کو تسلیم نہیں کیا۔

جناب چیئرمین : ان کے کہنے کے مطابق دوبارہ کریں۔

جناب شہزاد گل : نیشنل ہیری ٹیج لسٹ پر یہ ہیں۔

شیخ رشید احمد : جی ہاں۔

جناب شہزاد گل : تو ان کی حفاظت کے لئے کیا کر رہے ہیں میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ تو تباہ ہو رہے ہیں۔ لوگ لاکھوں کے بت نکال کر فارن ملکوں میں لے جا رہے ہیں اور ان کی سمگلنگ ہو رہی ہے۔ ان کو پروٹیکٹ کرنے کے لئے کیا کیا ہے۔

شیخ رشید احمد : جناب چیئرمین ! میں ان کے خلوص اور اخلاص سے متفق ہوں۔ میں خود اس علاقے کو وزٹ کرنے جا رہا ہوں اور یہ ایک بل لا رہے ہیں تاکہ وہ لوگ جو مل کر ایسا کام کرتے ہیں' جو چوری کرتے ہیں اور ایسے قیمتی نوادرات ملک سے باہر لے جاتے ہیں' ان کا مناسب بندوبست کیا جائے اور میں نے اپنی حکومت سے کہا ہے کہ اس کے فنڈ میں اضافہ کیا جائے۔ یہ بہت قیمتی نوادرات ہیں اس کے لئے فنڈز میں اضافہ ہو گا۔ تو انشاء اللہ ان کی جو حق تلفی ہے وہ ختم ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین : اب بھی وہاں پر بت ہیں۔

جناب شہزاد گل : میں ان کے ساتھ چلا جاؤں گا اور ان کو سارے بتا دوں گا۔

شیخ رشید احمد : بالکل میں ان کو ساتھ لے کر جاؤں گا۔

جناب شہزاد گل : میری دوسری گزارش ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ سے تو یہ کام پورا نہیں ہوتا تو میں نے صوبائی حکومتوں کے بارے میں پوچھا ہے کہ صوبائی حکومتوں کا کیا response ہے وہاں پر۔ اس طرح کی کوئی کارروائی ہو رہی ہے یا نہیں' ان کو کیا جواب دیا ہے۔

شیخ رشید احمد : ہم نے ساری صوبائی حکومتوں سے request کی ہے لیکن ابھی

ہمیں اس کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب محمد ابراہیم خان : جناب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسلام آباد میں اس موضوع پر ایک اتھارٹی ہے جن کا نام پروفیسر حسن دانی ہے اور وہ اسی اسلام آباد میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ دنیا کے مانے ہوئے آثار قدیمہ کے ماہر ہیں اور فرنٹیر میں آرکیالوجی ڈیپارٹمنٹ میں چیئرمین بھی رہ چکا ہے۔ منسٹر صاحب یہ ایشورنس دیں گے کہ وہ ان کے علم سے استفادہ کریں گے اور وہ ان کو ساری لوکیشن بتادیں گے تاکہ ان کا تحفظ ہو سکے۔

شیخ رشید احمد : جناب اس سلسلے میں ہم آج ہی ایک بل لا رہے ہیں تاکہ ایڈوائزری کمیٹی جوانہوں نے اپنے محکمے کی بنائی ہوئی تھی' وہ ایسی ہی تھی' اس میں اضافہ کیا جائے اور جو ماہر لوگ ہیں ان کو اس میں شامل کیا جاسکے۔ آج ہی بل آرہا ہے۔

Mr. Chairman: Thank you.

Yes, please Mr. Muhammad Ali Khan.

Mr. Muhammad Ali Khan : Mr. Chairman, Sir, is it a fact that villagers in 'Sari Bahlol' are demolishing the walls around the mounds and building their houses. If the reply is in the affirmative what steps the government has taken against them or do they intend to take?

شیخ رشید احمد : ہمارے پاس 1975ء کا ایکٹ ہے۔ اور میں خود صوبہ سرحد کا یہ علاقہ دیکھنے جارہا ہوں۔ ہم ذرا کانفرنس میں مصروف تھے۔ پندرہ دن کے اندر جاکر میں خود دیکھوں گا کہ اصل صورت حال کیا ہے اور اس کو کیسے محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔

اخوانزادہ بہرہ ور سعید : میں یہ عرض کروں گا کہ جب یہ تشریف لے جائیں گے تو تخت بائی شہزاد گل صاحب کے بالکل قریب ہے۔ پتہ نہیں ان کو کیسے نظرانداز کیا۔ اور ایک تھانہ خان ماہی وہاں تھانہ بھی ہے اور اس کے اچھے ذخائر بھی ہیں اس کی طرف خاص توجہ دیں۔ اگر آپ چاہیں گے تو میں بھی آپ کی کچھ مدد کر سکوں گا جو اس کاروبار میں اوپر بھی ہیں اور نیچے بھی ہیں۔

جناب چیئرمین : یہ بتائیں کہ اب بھی وہاں پر یہ بت وغیرہ مل رہے ہیں۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جی ہاں مل رہے ہیں۔

Mr. Chairman: Mr. Muhammad Ali Khan on supplementary.

Mr. Muhammad Ali Khan: Mr. Chairman, Sir, this area falls in my Estate Sari Bahlol, and most of my tenants are doing this smuggling of statues, and I would like to tell you that one statues, last year, was sold for 35 million rupees in the United States of America and our government has done nothing about it.

شیخ رشید احمد : جناب، پتہ نہیں کہ انہوں نے اس کے متعلق شکایت بھی کی ہے یا کسی کو بتایا بھی ہے یا نہیں، میں تو ابھی اس منسٹری میں آیا ہوں، اگر میرے دور میں کوئی ایسی بات ہوئی تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اگر ان کا تعاون رہا تو اس قسم کا statues نہیں بکے گا پچھلے دور کی تو میں ضمانت نہیں دے سکتا ہوں۔

سید فصیح اقبال : جناب والا، وزیر موصوف کی اس بات کا خیر مقدم کرتا ہوں کہ انہوں نے صحیح جواب دیئے ہیں۔ لیکن جناب اصلی مسئلہ ہے فنڈز کی کمی کا۔ Buddhist relics کا، صوبہ سرحد میں بڑا ذخیرہ ہے۔ دنیا میں Buddhist نوادرات کی حفاظت کا سب سے بڑا مسئلہ ٹیکسلا میں اور صوبہ سرحد میں ہے۔ اگر وزیر صاحب اس کے لئے کوئی authority بنائیں تو جاپان اور دوسرے ممالک اس کے لئے پوری funding کرنے کے لئے تیار ہیں۔ دوسرا میرا سوال یہ ہے کہ پاکستان تمام نوادرات کے لئے بڑا rich ہے۔ بلوچستان میں ancient civilization ہے، مہر گڑھ civilization کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ ویسے اس کا ذکر اس سوال میں تو نہیں ہے لیکن اس کے بارے میں اگر اس کے پاس انفارمیشن ہیں تو بتا دیں۔

جناب چیئرمین : وہاں پر کوئی بت ہیں۔

سید فصیح اقبال : نہیں جناب، لیکن وہاں ایک عجیب چیز ہے کہ Arian civilization سے پہلے کی 10,000 B.C. کی چیزیں نکلی ہیں۔
and it has been proved by the international archaeological congress

ان کو چاہئے کہ اس کی طرف بھی توجہ دیں۔ یہ ایک بہت بڑا شعبہ ان کے ہاتھ میں ہے۔ جب آپ فارن ایکسچینج کی بات کرتے ہیں تو اس طرف بھی توجہ دیجئے گا کہ آپ اس میں ٹورسٹ tourists اور زائرین سے billions کما سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔ جی جناب یحیٰ بختیار صاحب۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, will the honourable Minister be pleased to inform the House whether there is a regular industry of making fake statues and antiques in Frontier Province?

Sheikh Rashid Ahmad: I need a fresh question.

جناب چیئرمین : اگلے سوال 187۔ جناب شہزاد گل صاحب۔

187. ***Mr. Shahzad Gul:** Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Kashmir Smast (Cave) situated in Sakra mountain village Babozai in Mardan District, NWFP is the only "Cave Temple" of Gandhara civilization; and if so.

(b) the taken steps to declared it or by UNESCO as a cultural heritage and preserve the same?

Sheikh Rashid Ahmed: (a) Yes, it is a fact that the Kashmir-Smast Caves situated in Sakra mountain, village Babozai in Mardan District (NWFP) is the only cave temple of the Buddhist period in Gandhara region.

(b) The Kashmir-Smast Caves were protected by the Government during 1920. However, proper excavations at three caves were conducted by the Japanese Archaeological Mission in collaboration with the Department of Archaeology during 1959 and 1960. Since the monuments are not unique and do not have any universal value, these have not been brought on the World Heritage List.

جناب چیئرمین : ضمنی سوالات۔

جناب شہزاد گل : کیا وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ کسی monument کے unique ہونے کی اس سے بڑی وجہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ انہوں نے اپنے جواب میں تسلیم کیا ہے کہ دنیا میں کشمیر سمستہ Kashmir caves جو ہے This is the only cave temple of Buddha. اس سے اور کسی unique qualification

monument کی کیاہو سکتی ہے ؟

جناب چیئرمین : بڑھانہیں بدھست Buddhist period لکھاہواہے۔

جناب شہزاد گل : ہاں جی' world heritage پر نہیں ہے اس کو world heritage پر لانے کے لئے حکومت نے کیا کوشش کی ہے ؟

شیخ رشید احمد : جناب والا' میرے پاس ریکارڈ آکر دیکھ لیں کہ جو چھ چیزیں لائی گئی ہیں world heritage پر world heritage نے جن monuments کو تسلیم کیا ہے ان میں لاہور کا قلعہ ' شالیمار باغ' ٹیکسلا' تخت بائی' مردان میں ٹھٹھ اور موہنجوداڑو ہے۔ جناب والا' ان کا اپنا ایک سٹینڈرڈ ہے' وہ دیکھتے ہیں کہ ان کی values کیا ہیں ؟اس کی تاریخی حیثیت کیا ہے ؟ ان کا ایک specific standard ہے۔ اس کے بعد یہ فیصلہ کرتے ہیں۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ یہ جو ہمارے کشمیر سمستہ Kashmir caves ہیں' ان کو اس میں نہیں لیا۔ اور جاپانی بھی اس پر کافی کام کرتے رہے ہیں لیکن ان کے تعاون اور کوشش کے باوجود وہ اس لسٹ پر نہیں آسکے۔

جناب چیئرمین : شہزاد گل صاحب' یہ "سمستہ "کیا ہوتا ہے۔

جناب شہزاد گل : جی' caves کو کہتے ہیں۔

جناب چیئرمین : کیا یہ پشتو کا لفظ ہے۔

جناب شہزاد گل : یہ پشتو کا لفظ ہے' یہ پہاڑ میں غار نما جیسی جگہ ہوتی ہے' یہ جگہ کشمیر سمستہ کے نام سے مشہور ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ پچھلے سال آپ کی حکومت کے دور میں ان caves سے بت نکالے گئے ہیں اور اس پر ایف آئی آر بھی درج ہوئی ہے اور بعد ازاں لوگ گرفتار بھی ہوئے ہیں اور اب بھی وہاں سے بت نکالے جا رہے ہیں' کیا یہ حقیقت ہے ؟ اگر حقیقت ہے تو اس کی پروٹیکشن کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں ؟ جیسے کہ ابھی محمد علی خان صاحب نے فرمایا ہے کہ لاکھوں روپے کے حساب سے بتوں کی سمگلنگ ہو رہی ہے اور ان کی حفاظت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ تو اس کے متعلق وزیر صاحب کیا فرمائیں گے ؟

شیخ رشید احمد : جناب والا' اگر آپ کہیں تو میں گورنمنٹ سے اجازت لے کر انہی کو اس علاقے کا انچارج بنا دوں گا تاکہ وہاں ایسا کوئی کام نہ ہو۔ پہلے یہ ہوتا تھا کہ محکمہ

رپورٹ کرتا تھا کہ فلاں جگہ چوری ہو رہی ہے، کھدائی ہو رہی ہے۔ ہم ایک ایسا بل لا رہے ہیں کہ کوئی شخص بھی رپورٹ کرے یا نشاندہی کرے تو مجسٹریٹ یا دوسری ایڈمنسٹریشن جو ہے وہ اس کا نوٹس لے گی۔

جناب چیئرمین : لیکن یہ بھی اچھا ہے کہ اس علاقے میں، جہاں یہ کام ہوتا ہے، وہاں کے نمائندوں کو ہی ان کی نگرانی کا کام سونپ دیا جائے۔

شیخ رشید احمد : جناب والا، پھر جو نمائندے ہیں ہم ان کو بھی وہاں کا انچارج بنا دیتے ہیں۔ جس جس کا علاقہ ہے وہ اس کا انچارج بن جائے گا تاکہ یہ look after کریں اور وہاں اگر کوئی ایسی بات ہو تو یہ ہمیں مطلع کریں۔

جناب شہزاد گل : جناب والا! Sehri Behlol جو ہے وہ ان کی جائیداد میں ہے وہ اس کو بہتر جانتے ہیں۔ بہرہ ور سعید صاحب اور ہم سب ان چیزوں کی نگرانی کر سکتے ہیں۔

شیخ رشید احمد : سر، میری گزارش ہے کہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے اس ہاؤس کی تین چار رکنی کمیٹی بنا دی جائے۔

جناب شہزاد گل : ٹھیک ہے جناب، لیکن میں شیخ صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو monuments یا ruins ہیں، مختلف جگہوں پر، جیسے کہ آپ نے تسلیم کیا ہے کہ یہ ہیں، ان کی حفاظت کے لئے اس وقت مردان ضلع میں کتنا عملہ تعین ہے۔

شیخ رشید احمد : جناب، میں پہلے اعتراف کر چکا ہوں اور دو باتیں آپ کی خدمت میں عرض کر چکا ہوں۔

(مداخلت)

شیخ رشید احمد : جناب، مجھے ایک وقت میں ایک کا جواب دینا ہے۔

جناب چیئرمین : جی۔

شیخ رشید احمد : کوئی اس کی significant universal value ہو تو اسے archaeology point of view سے وہ consider کرتے ہیں کہ یہ unique ہے۔ ان کا یہ ایک پورا سسٹم ہے، ان کی پوری ایک ٹیم ہے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ان کی لسٹ پر ہمارے زیادہ سے زیادہ monuments آئیں۔ لیکن جہاں تک ان کی بات کا تعلق ہے،

میں نے پہلے اعتراف کیا ہے کہ ہمارے پاس فنڈز کی بہت کمی ہے۔ ہم نے ابھی چار پانچ دن پہلے ہی یہ کیس put up کیا ہے۔ ایک ایک آدمی وہاں کھڑا ہے' ظاہر ہے کہ جو بت چوری کرنے والے ہیں وہ چاہے اسے مل کر یا کسی ایسی پوزیشن میں کام کرتے ہوں گے جن سے پکڑے نہیں جاتے۔ لیکن جب آپ اس کے ذمہ دار ہوں گے تو پھر تو کوئی بت چوری نہیں ہونا چاہئے۔ میں تو یہی کر سکتا ہوں۔

جناب شہزاد گل : بہت بہت شکریہ۔ لیکن Antiquity Act کے تحت آپ نے کیا ہے۔ وہ world heritage تو علیحدہ بات ہے یعنی اس ایکٹ کے تحت وہاں پر آپ کا کتنا عملہ ہے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب والا' ضمنی سوال۔

جناب چیئرمین : جی' آخری ضمنی۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ پیپلز پارٹی کے دور کے گورنر ان چیزوں کے بڑے شوقین تھے اور ان کے پاس بڑا اسٹاک ہے اور اس میں بڑے بڑے آفیسر ملوث ہیں۔ کیونکہ ان کی قیمت بہت زیادہ ہے ایک بت ابھی چھ کروڑ میں بکا ہے اس جیسا کہ ایک افغانستان میں بھی available ہے۔ اس کو حاصل کرنے کی بھی بڑی کوشش کی جا رہی ہے۔ میں یہ بھی پوچھوں گا کہ ان بتوں کا تو آپ واویلا کر رہے ہیں لیکن یہ جو آستین کے بت ہیں ان کا شیخ صاحب کیا کریں گے ؟

شیخ رشید احمد : آستین کے سانپوں کا تو میں کچھ ادراک رکھتا ہوں لیکن یہ جو بت کہہ رہے ہیں یہ ایک ایسا کام ہو گا جو واقعی میری استعداد سے بڑا ہے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب والا' میں آپ کو اقبالؒ کا ایک شعر کیوں نہ سنا دوں

اگرچہ بت ہے جماعت کی استینوں میں
مجھے ہے حکم آذان لا الہ الا اللہ

جناب چیئرمین : وہ بھی ہے نا'
چند تصویر بتاں..................

شیخ رشید احمد : اور چند حسینوں کے خطوط..................

جناب چیئرمین : اگلا سوال 188۔ شہزاد گل صاحب۔

188. ***Mr. Shahzad Gul:** Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state:

(a) whether it is a fact that there are six World Heritage sites in Pakistan out of which two are situated in Mardan District of N.W.F.P.

(b) whether it is also a fact that for the renovation, protection and preservation of these sites UNESCO provides/subscribes huge amount annually;

(c) whether it is further a fact that the condition of sites situated in Mardan District, namely, Takht-e-Bhai, Jamal Garhi, Sehri Bahlol is last deteriorating; and

(d) the amount received from UNESCO for this purpose during the last ten years, with year-wise break-up?

Sheikh Rashid Ahmed: (a) It is a fact that out of 6 sites, only Takht-e-Bahi and neighbouring city remains at Sehri Behlol (considered as one site) are in Mardan District, N.W.F.P.

(b) No assistance for the site has been provided by UNESCO.

(c) No. it is not a fact that the remains at Takht-e-Bahi, Jamal Garhi and Sehri Behlol are fast deteriorating. Every year repair and restoration works are carried out by the Department of Archaeology through annual programmes. During the current financial year, a sum of Rs. 1,35,000 has been allocated for the special repair to Takht-e-Bahi site.

(d) Funds have not been provided by UNESCO for the conservation/restoration of these sites.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال، شہزاد گل صاحب ۔

جناب شہزاد گل : جناب والا، جیسے ابھی وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ پاکستان میں چھ world heritage sites ہیں۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان چھ کی دیکھ بھال کے لئے یونیسکو مجموعی طور پر کتنی امداد دیتا ہے ؟

شیخ رشید احمد : جناب والا' جواب بڑا واضح دیا ہوا ہے کہ ان کے لئے یونیسکو نے ہمیں کوئی امداد نہیں دی۔ تاہم میں شہزاد گل صاحب سے بڑا متاثر ہوا ہوں کہ وہ اس کے متعلق بہت دلچسپی لیتے ہیں اور معلومات رکھتے ہیں۔ اس لئے میں آن دی فلور آف دی ہاؤس 'ان تمام امور کے متعلق جو کمیٹی بنائی گئی ہے 'انہیں اس کا ممبر بنانے کا اعلان کرتا ہوں تاکہ یہ خود اس کمیٹی میں بیٹھ کر یہ فیصلے کریں اور جو فیصلے کریں گے وزارت ان پر عمل کرے۔ ان کا جذبہ بہت قابل قدر ہے۔

جناب چیئرمین : وہ کہہ رہے ہیں کہ یونیسکو کوئی امداد نہیں دے رہا ہے۔

جناب شہزاد گل : جناب والا' تیرہ نیشنل heritage اور دو انٹرنیشنل heritage sites' کے بارے میں فرمایا ہے کہ ان کی دیکھ بھال کے لئے ایک لاکھ پینتیس ہزار روپے مختص کئے ہیں۔ تو کیا اتنی رقم ان کے لئے مناسب ہے۔ یعنی یہ 17 جگہیں ہیں 'کیا سترہ جگہوں کی حفاظت کے لئے سات سال کے لئے ایک لاکھ پینتیس ہزار روپے رکھے گئے ہیں۔ جس میں عملہ کی تنخواہیں اور مرمت بھی شامل ہے۔

شیخ رشید احمد : یہ جناب سات سال کے لئے رقم نہیں ہے بلکہ رواں مالی سال کے لئے ہے۔ یہ رقم صرف ان کی مرمت کے لئے رکھی گئی ہے 'واقعی یہ رقم ان کی مرمت کے لئے تھوڑی ہے۔ میں تو پہلے سوال کے جواب سے کہہ رہا ہوں کہ میں آپ کے اس argument سے سو فیصد متفق ہوں کہ یہ سرمایہ بہت تھوڑا ہے۔ اس سے اس محکمے کے ملازمین کی تنخواہ اور ان کی مرمت کا کام بہت مشکل سے ہو رہا ہے۔ ہمیں اس پر توجہ دینی چاہئے اور اس لئے میں نے آپ کو اس ایڈوائزری کمیٹی میں ڈالا ہے تاکہ آپ اس کی بہتر طور پر نشاندہی کر سکیں۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال '189' ڈاکٹر ریحان صاحب۔

189. ***Dr. Muhammad Rehan:** Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state:

(a) the composition of the Federal Censor Board for Films; and

(b) the proposal under consideration of the Government to constitute Censor Boards at Provincial levels?

Sheikh Rashid Ahmed: (a) Lists showing the composition of each of the Board at Islamabad, Lahore and Karachi are annexed at 'A', 'B' and 'C' respectively.

(b) There is no proposal regarding constitution of Censor Boards at Provincial level.

Annex-A

CENTRAL BOARD OF FILM CENSORS ISLAMABAD

1. Chairman/Vice-Chairman, Central Board of Film Censors (*Ex-Officio* members).
2. Haji Muhammad Nawaz Khokhar, Deputy Speaker, National Assembly.
3. Begum Najma Hamid, *Ex*-MPA.
4. Raja Shahid Khaqan Abbasi, MNA
5. Mr. Tariq Warsi, Resident Representative, Daily "Nawa-e-Waqt".
6. Mr. Farhad Zaidi, President, Daily "Muslim"
7. Mr. Muqeem Ahmed Khan, Daily "Markaz".
8. Mr. Shorash Malik, Daily "Jang", Rawalpindi.
9. Mr. M. Shahid, 997-Saddar Bazar, Rawalpindi.
10. Malik Muhammad Nawaz, H. No. 585, St. No. 3, Near Jamia Masjid Syeda Amina, Kuri Road, Muslim Town, Rawalpindi.
11. Mr. Ayaz Rashdi, Managing Director, National Film Development Corporation Ltd., Islamabad.
12. Badshah Mir Khan Afridi, X-663, Said Mir Colony, Ratta Amral, Rawalpindi.
13. Mrs. Nilofar Bukhtiar, 2-Shaigan Colony, New Lalazar, Rawalpindi.

14. Dr. Maleeha Lodhi, "The News", Jang Building, Rawalpindi.

15. Mr. Liaqat Ali Toor, H. No. 405, St. No. 12, G-8/2, Islamabad.

16. Raja Muhammad Akram Advocate H. No. 177, Sarwar Road, Saddar, Rawalpindi.

17. Babu Muhammad Riaz, Pindi Club Building, The Mall, Rawalpindi.

18. Mr. Agha Nasir, Director-General, PBC, Islamabad.

19. Mr. Ishtiaq Ahmed.

20. Representative of Women Division, Islamabad.

21. Representative of Religious Affairs, Islamabad.

Annex-B

CENTRAL BOARD OF FILM CENSORS LAHORE

1. Mr. Humayun Akhtar Abdur Rehman, MNA.

2. Mrs. Rehana Aleem Mashhadi.

3. Mr. Muhammad Hussain Malik.

4. Syed Sajjad Ali Shah

5. Mr. Atta-ul-Haq Qasmi, Writer/Journalist.

6. Chairman/Vice-Chairman, Central Board of Film Censors (*Ex-Officio* members).

7. Mr. Irshad Ahmed Haqqani, Writer/Journalist.

8. Mr. Tauseef Ahmed Khan, Resident Editor, "Nawa-e-Waqt".

9. Mr. Javed Ahmed, "Jang", Lahore.

10. Mr. Javed Iqbal, Cartoonist, the daily "Jang".

11. Mrs. Bushra Rehman, Writer/Journalist.

12. Mr. Abdul Qadir Hassan, Journalist.

13. Mr. Nazir Naji, Journalist.

14. Mr. Amjad Islam Amjad, Writer.

15. Mr. Khalid Ghias, PTV., Lahore.

16. Chairman/Vice-Chairman, Film Producers Association.

17. Chairman, Film Distributors' Association.

18. Mayor Lahore.

19. General Manager, PTV., Lahore.

20. Secretary, Home Department, Lahore.

21. Secretary, Law Department, Lahore.

22. Secretary, Information Department, Lahore.

23. Mr. Yousuf Khan, Chairman, Movi Artists Association of Pakistan, Lahore.

Annex-C

CENTRAL BOARD OF FILM CENSORS KARACHI

1. Chairman/Vice-Chairman, Central Board of Film Censors (*Ex-Officio* Members)

2. Secretary, Home Department, Karachi.

3. Mr. Tariq Imam, DPR, Press Information Department, Karachi.

4. Mr. H.S. Hashmi, Managing Director, Orient Advertisers, Karachi.

5. Dr. Muhammad Farooq Sattar, Mayor, Karachi.

6. Mr. Yousuf Khan Baloch.
7. Chairman, Film Distributors' Association, Karachi.
8. Mr. Ilyas Rashidi, Weekly "Nigar", Karachi.
9. Mir Javed-ur-Rehman.
10. Mr. Behram D. Avari, MNA.
11. Mrs. Ahmad.
12. General Manager, PTV., Karachi.
13. Vice Chairman/Chairman Film Procedures' Association, Karachi.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال۔

جناب شہزاد گل : جناب والا، کیا پشاور میں بھی کوئی فلم سنسر بورڈ قائم کرنے کی تجویز ہے جناب والا، یہاں صوبہ سرحد سے تعلق رکھنے والے کافی پٹھان یہاں بیٹھے ہیں، پختون بیٹھے ہیں، پٹھان تو میں نہیں کہوں گا، جناب والا، پختون کی ثقافت جس طرح فلم انڈسٹری تباہ کر رہی ہے اور جس طرح سے پختونوں کو بے عزت کیا جا رہا ہے فلموں میں یہ ہمارے ساتھ بہت نا انصافی ہے، اس لئے کیا اس طرح کی کوئی تجویز ہے کہ پختون بیٹھ کر پختون ثقافت کے بارے میں فلم میں دیئے گئے حصوں کا یا تاریخی واقعات کا جائزہ لے سکیں۔ اس طرح کا کوئی سنسر بورڈ قائم کریں تاکہ پختونوں کی ثقافت جو ہے یہ تباہ نہ ہو۔

شیخ رشید احمد : جناب، میں خود ویسے اس بات سے متفق ہوں کہ پشاور میں فلم سازوں کو فلمیں سنسر پشاور میں ہی کروانا چاہئیں۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ جس تجربے سے میں ان دنوں گزر رہا ہوں کہ کوئی فلم جب سنسر شپ کے قریب آتی ہے تو اس پر ایسے اثرات مرتب ہو جاتے ہیں تو اس کی وہ اساس قومی ثقافت کے مطابق نہیں ہوتی۔ اس لئے اسے اسلام آباد میں رکھا گیا ہے اگر ایسی تجویز ہو تو ہمیں ایسا سنسر بورڈ پشاور میں بھی بنانے پر کوئی اعتراض نہیں۔

جناب شہزاد گل : سر یہ اسلام آباد کے سنسر بورڈ میں صوبہ سرحد سے تعلق رکھنے والے کتنے پشتون ہیں ؟

شیخ رشید احمد : جناب اسلام آباد سے جو پشتو speaking فلمیں ہیں اور جو لوگ پشتو جانتے اور بولتے ہیں وہی دیکھتے ہیں اور تین کا پینل ہوتا ہے اور ان تین کا پشتو جاننا ضروری ہوتا ہے۔

اخوانزادہ بہرہ ور سعید : جناب پشتو سپیکنگ اور پختون میں فرق ہونا چاہئے۔ اس میں پشتون ہونے چاہئیں جن میں یہ جذبہ ضرور ہو کہ ان کی جو توہین فلموں میں ہو رہی ہے جب ایک اخبار میں کوئی پکڑا جاتا ہے وہ پٹھان ہو، پشتون ہو چاہے، اس کو الٹا سیدھا نہ لکھا جائے لیکن ایک پٹھان پکڑا گیا۔ کیا ہوتا ہے آخر کیوں ایسا ہو رہا ہے۔

سید فصیح اقبال : سپلیمنٹری جناب۔ میں اپنے عزیز دوست سینیٹر شہزاد گل کی تائید کرتا ہوں یہ سنسر بورڈ تین لکھے ہوئے ہیں ایک لاہور، کراچی اور اسلام آباد۔ اب اس میں یہ دیکھنا ہے کہ صوبہ سرحد اور بلوچستان کا کوئی ممبر ہی نہیں ہے ان کا اعتراض بالکل بجا ہے یعنی صرف فلموں کے لئے نہیں ہے۔ یہ تمام ملک میں جتنی فلمیں سکرین ہوتی ہیں، اس میں فیڈریشن میں اب نئے آئین کے تحت چاروں صوبوں کے لوگوں کو اس میں ہونا چاہئے۔ کراچی فلم سنسر بورڈ بلوچستان کو cover کرتا ہے اس میں بلوچستان کا کوئی آدمی نہیں ہے۔ سرحد کا ہے تو اسلام آباد میں نہیں ہے۔ لاہور میں بلوچستان کا نہیں۔ تو دو صوبے اس میں نہیں ہیں لہٰذا میں ان سے درخواست کروں گا کہ ان دونوں صوبوں کے صحافی اور دانشوروں کو شامل کریں۔ مسئلہ اتنا ہے۔

شیخ رشید احمد : جناب اس میں تھوڑی سے وضاحت کرتا ہوں کہ کراچی کا سنسر بورڈ مکمل نہیں کیا۔ جس ذمہ دار آدمی کو ہم کہتے ہیں کہ جو دیانتداری سے فلم دیکھے گا اور ایسی بات نہیں کرے گا وہ انکار کر دیتا ہے جی۔ کراچی کا ابھی مکمل نہیں ہوا اور لاہور اور اسلام آباد میں پہلی دفعہ ہم نے جو ذمہ دار صحافی ہیں، جناب سب سے زیادہ ہی لکھتے ہیں کہ فلمیں معیار کے مطابق نہیں ہیں اور یہ اور وہ ہو رہا ہے۔ لہٰذا اب ہم یہ بھی تجویز پیش کر رہے ہیں کہ مسلسل تین فلموں کو اگر کوئی دیکھنے نہیں جائے گا تو اس کا نام اس میں سے کاٹ دیا جائے گا۔ یہ ایک صورت حال ہے۔ کراچی میں میں سید فصیح صاحب کو کہتا ہوں کہ وہ خود ہو جائیں یا.................

جناب چیئرمین : دوسرا یہ کہہ رہے ناں کہ کوئی سرحد یا بلوچستان کا بھی ہو۔

شیخ رشید احمد : نہیں جناب۔ یہ رکھے ہوئے ہیں ضروری تو نہیں ہوتا کہ ناموں کے آگے لکھا ہوا ہو کہ یہ فرنٹیر سے ہے۔ لیکن فصیح صاحب سے میں متفق ہوں کہ کراچی میں جو یہ سمجھتے ہیں کہ صحیح دانشور ہیں اور فلم دیکھنے بھی جایا کریں گے وہ ان کے نام ضرور بھیج دیں۔

جناب شہزاد گل : جناب وزیر صاحب یہ تسلی تو کر لیں ناں کہ نام ہیں لیکن ان کے ساتھ جگہ نہیں ہے ؟

جناب چیئرمین : جی جناب next question

اخوانزادہ بہرہ ور سعید : سپلیمنٹری جناب۔ پہلی تو میری یہ تجویز ہو گی کہ اس میں آپ بت پرست نہ رکھیئے بت شکن رکھیئے۔ اور پھر دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو رکھے ہوئے ہیں ان کے نام اور ان کی qualifications کیا ہیں ؟

جناب چیئرمین : کس کی کوالفکیشن جی ؟

اخوانزادہ بہرہ ور سعید : یہ جو نمبر 13 پر ممبر رکھا ہوا ہے ؟

شیخ رشید احمد : جناب۔ پاکستان میں پہلا ایسا سنسر بورڈ بنایا گیا ہے جسے ساری دنیا نے appreciate کیا ہے اور پچھلی حکومت کا آپ سنسر بورڈ دیکھیں جاتی دفعہ وہ قانون بنا گئے تھے کہ یہ 15 یا 20 سے زیادہ نہ ہوں۔ یہ کیبنٹ کا فیصلہ تھا۔ ان کے سنسر بورڈز کو دیکھیں اور پاکستان کی موجودہ حکومت نے جو سنسر بورڈ بنایا ہے ایک ایک نام کو دیکھیں آپ کو یہ اندازہ ہو گا کہ سارے پاکستان کے فلمسازوں اور دوسرے لوگوں نے تعریف کی ہے کہ پہلی دفعہ پاکستان میں سنسر بورڈ میں ذمہ دار لوگوں کو شامل کیا گیا ہے۔

آواز : بہت اچھا۔ بہت اچھا۔ شکریہ۔

ایک معزز ممبر : جناب بہرہ ور سعید صاحب نے اصل میں یہ 13 نمبر پہ کوئی ایک نام ہے اس کے متعلق پوچھا تھا کہ ان کی کوالفکیشن کیا ہے ؟ یہ کہاں سے ہے ؟ تو اس کا جواب تو دیا نہیں ہے ؟ یہ صفحہ نمبر 9 سلسلہ نمبر 13 پر ہے ؟

شیخ رشید احمد : جناب یہ ظاہر ہے کہ ان کی کوالفکیشن ماسٹر ہیں' اور معزز ممبر کو خود اندازہ ہو گا کہ اگر صفحہ نمبر 9 سلسلہ نمبر 13 دیکھیں تو حکومت نے کتنے ذمہ دار لوگوں کو اس کا ممبر بنایا ہے۔

جناب چیئرمین : جی۔ ایک اور چیز میں دیکھ رہا ہوں کہ یہاں پر .M.N.A ہیں دونوں لاہور اور اسلام آباد.................

شیخ رشید احمد : جی جناب' یہ صفحہ 13 جو اسلام آباد کے لئے بنایا گیا ہے...........

جناب چیئرمین : نہیں میں generally بات کر رہا ہوں کہ کسی سنیٹر کا نام نظر نہیں آ رہا۔

شیخ رشید احمد : جی میں نے منٹو صاحب سے کہا تھا پنڈی سے ایک تھے تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اور جس کا آپ نام تجویز کریں تو میں آپ سے متفق ہوں۔

جناب چیئرمین : اچھا جی اگلا سوال 251۔

251. ***Syed Abdullah Shah:** Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state whether any Advisory Committee has been set up by the Federal Government for Hotels and Restaurants in the country, if so, the names, qualifications, tenure of appointment and places of domicile of the members of the committee?

Shahzada Mohiuddin: In pursuance of Section 4 of the Hotels and Restaurants Act, 1976, a Hotels and Restaurants Committee has been constituted by the Federal Government whose composition is as follows:

1.	The Joint Secretary, Tourism Division, Islamabad.	*Chairman*
2.	The Secretary, Information, Culture and Tourism Department, Government of Punjab, Lahore.	*Member*
3.	The Secretary, Culture, Tourism, Sports and Youth Affairs Department, Government of Sindh, Karachi.	*Member*
4.	The Secretary, Information, Sports, Culture and Tourism Department, Government of NWFP., Peshawar.	*Member*
5.	The Secretary, Home, Tribal Affairs and Tourism Department, Government of Balochistan, Quetta.	*Member*
6.	The Deputy Managing Director/Finance Director, Pakistan Tourism Development Corporation, Islamabad.	*Member*
7.	The Chairman, Pakistan Hotels Association, Karachi.	*Member*

8. The General Manager, PIA Hotels, Karachi. *Member*
9. The Controller, Department of Tourist Services, Islamabad. *Member/Secretary.*
10. The Managing Director, Amer Hotel, 46-B, Lower Mall, Lahore. *Member*
11. The Managing Director, Green Hotel, Saddar Road, Peshawar. *Member*
12. The Managing Director, Nile Motel, Jinnah Road, Quetta. *Member*
13. The Managing Director, Al-Sana Hotel, Sher Shah Road, Multan. *Member*
14. The Managing Director, Shangrila Hotel's Resort, Murree Road, Rawalpindi. *Member*
15. The Director, Shezan Ltd., West Wharf Road, Karachi. *Member*

No qualification or tenure of appointment is required to be laid down under the law. Nomination of members being by designation, the question of domicile does not arise.

جناب چیئرمین : کوئی ضمنی سوال۔ نہیں ہے۔ اگلا سوال نمبر252۔

252. ***Syed Abdullah Shah:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state the number of 'E' type Government quarters, allotted in Islamabad since January, 1991, indicating also the names and designations of allottees indicating also the number of such quarters allotted one category above with its reasons in each case?

Syed Tariq Mahmood: Allotment orders for 64 'E' type Government quarters have been issued since January, 1991 to the Government employees in Islamabad. A list containing names, designations of the allottees is annexed. The list also indicate the quarters allotted one category above with reasons.

STATEMENT SHOWING THE DETAILS OF ALLOTMENT OF 'E' TYPE QUARTERS ALLOTTED *W.E.F.* JANUARY 1991, TO DATE; ALSO ONE STEP ABOVE, SENATE QUESTION NO. 252 PUT BY MR. ABDULLAH SHAH

S. No.	Name, Designation & Department	Allotted Quarter	Reasons for allotment of one/Two Category above Entitlement
1.	Mr. Asif Mahmood, Section Officer, States and Frontier Region.	10/8-Cat. III, G-10/3	

S. No.	Name, Designation & Department	Allotted Quarter	Reasons for allotment of one/Two Category above Entitlement
2.	Mr. Akhtar Saleem, Key Punch Operator, Federal Bureau of Statistics.	7/2-E St. 10 G-7/2	Allotment transferred to his real brother under Rule 20 (iv) due to transfer of allottee. Two steps above as a special case.
3.	Mr. Qasim Ahmad Subhani, Research Officer, Ministry of Finance.	1/1-E St. 55 F-6/4.	
4.	Mr. Mahfooz Saeed Naqvi, Assistant Estate Officer (Account) Estate Office.	672-E G-6/2	
5.	Mrs. Seema Jamshed, Teacher, Federal Government Girls School No. 13 Islamabad.	2/4-E F-6/4	Two steps above on compassionate grounds.
6.	Mr. Hassan Mohsin Jaffari, Assistant, Ministry of Finance.	2/4-E St. 22 G-7/2	One step above as a special case due to retirement of his father.
7.	Mr. Fayyaz Haider, Assistant, Ministry of Local Government Islamabad.	4/1-E St. 11 G-7/2	One step above due to large and illness of his family members.
8.	Mr. Abdul Rashid Khan, Superintendent Health Division.	2/2-E St. 22 G-7/2	
9	Mrs. Safia Sajjad, Teacher, Federal Government Girls School No. 9.	34/8-Cat. III G-10/3	
10.	Mr. Muhammad Umar Draz, Assistant, Ministry of Finance.	27/8-Cat. III G-10/3	One step above due to large family consisting of nine members.
11.	Mr. Fazalur Rehman, Lecturer, Federal Government College for Men.	1/5-Cat. III I-9/4	
12.	Dr. S. Ainul Haq, Datta Control Assistant, Federal Public Service Commission.	5/7-Cat. III, I-9/4.	One Step above as a special case on medical grounds.
13.	Mr. Ahmed Hussain, Assistant Private Secy. to Speaker National Assembly Sectt.	9/2-E, St. 55, F-6/4	
14.	Mr. Muhammad Younas, Accountant, Office of the Accountant General of Pakistan Revenue.	17/3-Cat. III, G-10/2	
15.	Mr. S. Akhtar Farooq, Deputy Secretary National Assembly Secretariat.	328-E, G-6/4	
16.	Mr. Zubair Javed, Section Officer Works Div.	413-E, G-6/4	
17.	Mr. Habib Khan Marwat, Assistant, Senate Sectt.	1-E, G-7/3-2, Ibd.	One step above due to retirement of his father as a special case.

S. No.	Name, Designation & Department	Allotted Quarter	Reasons for allotment of one/Two Category above Entitlement
18.	Mr. Mazharul Aziz, Section Officer, M/o Finance.	3/7-E, F-6/4.	
19.	Mr. Adeel Ashraf, Assistant Pakistan Narcotic Control Division.	6/1-E, St. 11, G-7/2	One step above due to death of his father under rule 20 (iv) of PAR 1971.
20.	Mr. Khalid Ehsan, Assistant Director, Intelligence Bureau, Islamabad.	7/6-Cat. III, G-10/2	
21.	Mr. Mumtaz Ali Memon, Section Officer, Economic Affairs Division.	33/7-Cat. III, G-10/2	
22.	Mr. Altaf Hussain, Deputy Director Management & Services Division	4/8-Cat. III, I-9/4	
23.	Mr. Sohail Muhammad, Section Officer, M/o Foreign Affairs.	10/1-E, F-6/4	
24.	Miss. Qudsia Shahnaz, Assistant Law & Justice Division.	70/1-E, F-6/1.	One step above due to retirement of his father in next year as a special case.
25.	Mr. Nadar Khan, Upper Division Clerk, M/o Railways.	620-E, G-6/2.	Two step above due to retirement of his father as a special case.
26.	Mrs. Qaiser Jehan, Teacher Fed. Govt. Junior Model School, G-10/2.	1/8-Cat. III, I-9/4.	One step above due to posting abroad for training of her husband.
27.	Miss Hameeda Pervaz, Teacher Fed. Govt., Primary School No. 18.	1/7-E, F-6/4.	One step above on ground of domestic problems.
28.	Mr. Nigar Mahboob, Statistical Officer, Population Welfare Division.	70/3-E, F-6/1	
29.	Mr. M. Zahid Mustafa, Steno-typist, Sectt. Training Institute, Islamabad.	2/3-E, St. 11 G-7/2.	One step above due to retirement of his father.
30.	Mr. Moris Johan, Personal Asstt. to the Secretary Works Division, Ibd.	285-E, G-6/2.	
31.	Mr. Nasir Mahmood, Steno-typist, Wealth Tax Northern Region.	38-E, G-7/3-2.	One step above due to retirement of his father.
32.	Mr. Muhammad Nawaz Khan, Section Officer States and Frontier Region.	36/8-Cat. III, G-10/2.	
33.	Mst. Zareena Khatoon, Teacher Fed. Govt. Comprehensive Girls High School F-6/1.	7/1-Cat. III, G-10/3.	One step above as the previous occupant gave undertaking to surrender his quarter in her favour.

S. No.	Name, Designation & Department	Allotted Quarter	Reasons for allotment of one/Two Category above Entitlement
34.	Mr. Shahzad Akbar Siddiqui, Assistant Election Commission of Pakistan.	2/1-E, St. 15 G-7/2	One step above due to retirement of his father.
35.	Mrs. Shahida Parveen, Auditor O/o the Accountant General of Pakistan Revenue.	4/2-E St. 11 G-7/2	One step above due to large family.
36.	Mr. Muhammad Tauqir Ekram Malik, Instructor, M/o Special Education.	14/1-Cat. III, G-10/2.	One step above due to unavoidable domestic circumstances.
37.	Major Muhammad Younas, Radio Officer, M/o Foreign Affairs.	9/8-E F-6/4	
38.	Mr. Nasir Ahmed, Section Officer, M/o Foreign Affairs.	1/8-E, St. 49, F-6/4.	
39.	Mr. Muhammad Ajmal, Camra Man, Deptt. of Films & Publication, Ibd.	5/7-Cat. III, G-10/3	
40.	Mr. Shoukat Ali Randhawa, Section Officer M/o Commerce.	23-E G-7/3-2	
41.	Mr. M. Idrees, Private Secretary M/o Foreign Affairs, Islamabad	4/4-E St. 10 G-7/2	
42.	Miss Mussrat Naseer, Lecturer, Fed. Govt. Girls School, G-8/4.	1/1-E, St. 52 F-6/4	
43.	Mr. Arif Mustafa, Stenotypist, Law & Justice Division.	71/3-E, F-6/1	One step above as a special case on compassionate grounds.
44.	Dr. Nazar Hussain Ch. Assistant Professor, Federal Govt., College H-8 (for Men).	16/5-Cat. III, I-8.	
45.	Mr. Farhat Sultan, Teacher Fed. Govt. Comprehensive Boys High School G-7/2	7/3-E St. 10 G-7/2.	Two steps above due to retirement of his father.
46.	Mr. Ghulam Mustafa, Assistant Director, M/o Foreign Affairs.	128/2-E, G-7/2.	
47.	Syed Sabte Abbas Zaidi, Assistant Health Division.	5/1-E St. 10, G-7/2	One step above as a special case on family problems.
48.	Mr. Jameel Hassan Ansari, Section Officer, M/o Foreign Affairs.	4/4-E St. 10 G-7/2.	
49.	Mrs. Esmat Naheed, Teacher Fed. Govt. High School No. 3, for Girls.	2/3-E St. 13 G-7/2	
50.	Mr. A. Rashid Khan, Superintendent Health Div.	2/2-E St. 22 G-7/2.	

S. No.	Name, Designation & Department	Allotted Quarter	Reasons for allotment of one/Two Category above Entitlement
51.	Mr. Zareef Hassan Siddiqui, Section Officer, Wafaqi Mohtasib Sectt.	2/4-E F-6/4	
52.	Mr. Shafiqullah, Deputy Secretary, M/o Finance.	33/4-Cat. III, G-10/2	
53.	Mr. Atta Muhammad, Stenographer, M/o Religious Affairs, Islamabad.	4/7-Cat. III. G-10/2.	
54.	Mr. Mukhtar Mahmoodul Haq, Assistant Director Dte. of Films and Publications.	19/5-Cat. III, I-8	
55.	Mr. Muhammad Nawaz Zauq, Section Officer Works Division, Islamabad.	1/2-Cat. III, I-8.	
56.	Mr. Muhammad Maqsood Ali, Assistant, Planning Division.	6/7-Cat. III, I-8.	One step above transferred from the name of his father as a special case.
57.	Hafiz Bashir Ahmed, Statistical Officer, Federal of Statistics Division, Ibd.	7/6-Cat. III, G-10/3.	
58.	Miss. Kokab Shaheen, Teacher Fed. Govt. Primary School G-9.	33/7-Cat. III, G-10/2	One step above due to large family.
59.	Mr. Shahid Ehsan, Assistant Intelligence Bureau.	7/6-Cat. III, G-10/2	One step above as a special case on medical grounds.
60.	Mr. Talib Hussain Shahid, Stenotypist, Culture Sports Division.	10/4-Cat. III, G-10/2	One step above on retirement of his father under rule 20 (iv) of PAR 1971.
61.	Mr. Ajmal Khan, Teacher Fed. Govt. Model School, F-8/3, Islamabad.	19/3-Cat. III, G-10/2	
62.	Mr. Niaz Muhammad, Assistant Census Commissioner Population Census Org.	33/7-CAt. III, G-10/2	
63.	Mr. Muhammad Aslam, Health Education Officer, Dte. of Malaria Control, Islamabad.	16/8-Cat. III, G-10/2	
64.	Mr. Muhammad Yasin, Assistant-in-charge, M/o. Petroleum and Natural Resources.	5/7-Cat. III, I-9/4.	One step above due to large family as a special case.

جناب گلزار احمد خان: جناب جواب میں اور عام بات جو میں نے دیکھی ہے وہ یہ ہے کہ چند allotments میں یہ ریمارکس دیئے گئے ہیں کہ ان کو مکان بھی الاٹ کئے گئے ہیں اور ان کی استحقاق سے ایک دو درجے زیادہ الاٹمنٹ کئے گئے ہیں اور اس میں

ریمارکس یا reasoning یہ دی گئی ہے وہ یہ ہے کہ ان کا کنبہ بڑا ہے یا ان کا باپ مر گیا ہے۔ تو ایسا نہ ہو کہ شدید قلت کی وجہ سے مکانوں کی، لوگ باپ مارنا شروع کر دیں اور شادیاں کرنی شروع کر دیں تو کیا یہ reason مناسب ہے اور ایک دو درجے بڑھانا، قطع نظر اس کے کہ مجھے اس کا پتہ نہیں کہ کس کو ملی ہے اور کس کو نہیں ملی ہے کسی کو ذاتی طور پر نہیں جانتا ہوں ؟

سید طارق محمود : جناب۔ اصل میں ہمارے پاس ایک rule-20 ہے جس کے تحت جو آدمی ریٹائر ہوتا ہے تو اس کا استحقاق بن جاتا ہے اور اسی کے تحت ایک کیٹگری above دی جاتی ہے۔ عام طور پر اس میں وہی ہیں جو Rule-20 کے تحت مکانات دیئے گئے ہیں اور بڑے کنبے کو دیئے ہیں اور دوسری چیز یہ ہے کہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ہمدردی کی بنا پر جیسے کسی کا والد انتقال کر جاتا ہے اور اس کی بچی نوکری کر رہی ہوتی ہے اس کے تحت دیا جاتا ہے۔

Mr. Chairman: Thank you. Any other question?

Dr. Bisharat Elahi: Supplementary Mr. Chairman, sir.

Mr. Chairman: Dr. Bisharat Elahi on a supplementary.

Dr. Bisharat Elahi: Mr. Chairman I would like to request the Minister

یہ جو ان کا کوارٹرز کا allocation وغیرہ کا سلسلہ ہے it does not seem to be very satisfactory ہمیں بے شمار آپ کے ملازمین who approach us. ہیں کئی نے 10 سال اور کئی نے 8 سال پہلے request کی ہوئی ہے چھ سال پہلے کی ہوئی ہے and they have not been accommodated and there have been instances where people have just come to Islamabad and they have been accommodated. یہ ہم نے سوال اپنی کمیٹی میں بھی اٹھایا تھا وہاں بھی ہمیں یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ جی ابھی ہم اس کو بالکل stream line کر رہے ہیں۔ but inspite of that this is not being done. I would request the Minister to give a very serious thought to this and stop this discritionary affair because that offends a lot of your civil servants living in Islamabad.

Mr. Chairman: Yes. Mr. Tariq Mehmood Sahib.

سید طارق محمود : جناب۔ میں بالکل جناب سینٹر صاحب سے متفق ہوں کہ ہم کو اپنی کسی قسم کی powers نہیں استعمال کرنی چاہئیں۔ لیکن یہ ہے کہ عام طور پر سینیٹرز اور M.N.A. حضرات کی سفارش سے دی جاتی ہیں۔ جس دن یہ حضرات سفارش کرنی بند کر دیں گے اس دن ہم میرٹ پہ چلے جائیں گے۔

ڈاکٹر بشارت الٰہی : جناب یہ بتایا جائے کہ انہوں نے کن کن سینٹر اور ایم این اے کی سفارش پر دیا اور کیوں دیا۔

سید طارق محمود : ایک سینٹ کمیٹی کی میٹنگ ہوئی تھی۔ دلچسپی کے لئے بتا دوں وہاں پر ایک معزز سینٹر تھے انہوں نے مجھ پر خاصی تنقید کی کہ جناب آپ میرٹ پہ جائیں اور جب سینٹ کی کمیٹی ختم ہوئی تو انہوں نے اپنی جیب سے نکال کر دو Papers دے دیئے اور اس میں سے ایک ریکارڈ پر موجود ہے۔

ڈاکٹر بشارت الٰہی : وہ کون سینٹر صاحب تھے ؟

سید طارق محمود : پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

Dr. Bisharat Elahi: But Sir, I don't agree with this, this is no explanation for what I have said. This is no excuse.

یہ جو جتنے اور جن کو دیا ہے

Is the Minister prepared to stand-up and declare that all these people have been accommodated on the recommendations of the Senators and MNAs alone?

Syed Tariq Mehmood: Not alone, Sir.

Dr. Bisharat Elahi: I have one case.

میں نے انہیں ایک خط کل پرسوں لکھ کر post کیا ہے۔ ایک شخص میرے پاس آیا آٹھ سال سے اسلام آباد میں ہے۔

As a Stenotypist, but he has not been accommodated. He comes to me, all that I have written is, kindly.

سید طارق محمود : جناب یہ پرسوں بھیجا ہے اس کو بھی انشاء اللہ تعالیٰ accommodate کر دیں گے۔

ڈاکٹر بشارت الٰہی : یہ نہ کریں ناں۔ میرٹ کے حساب سے جایئے یہی تو میں آپ کو کہہ رہا ہوں۔

Syed Tariq Mehmood: Sir, why he sent this letter?

Dr. Bisharat Elahi: Because you are not going according to merit.

جناب چیئرمین : وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ اگر کوئی میرٹ کی پالیسی اپنا لیں تو یہ ساری بات ختم ہو جائے گی۔

ڈاکٹر بشارت الٰہی : ختم ہو جائے گی۔

Mr. Chairman: This is the thrust of his question.

سو آپ دیکھ لیں۔

سید طارق محمود : جناب میں جب وزیر بنا تھا تو میں نے پہلے ہی، آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں، 16، 16 سال 17، 17 سال جن لوگوں کو مکان نہیں ملے تھے، ان کو پہلے ہم نے خود دیئے ہیں۔ لیکن اس کے بعد جب خود ان کا پریشر آتا ہے تو ہمیں یہ کرنا پڑتا ہے۔

Dr. Bisharat Elahi: I beg your pardon, Sir. I am not satisfied with this reply. The Minister must commit on the floor of the House that in future. میں ہوں یا کوئی بھی ہو۔ سوال یہ ہے کہ آٹھ سال سے ایک آدمی بیٹھا ہے اسے نہیں ملا، ایک سال والے کو مل گیا ہے۔ جب وہ میرے پاس آتا ہو تو میں اسے کیا کہوں جاؤ بھئی میں تمہاری بات نہیں سنتا۔

سید طارق محمود : میں بالکل (agree) کرتا ہوں۔ ہم اکاموڈیٹ کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب چیئرمین : شکریہ، اگلا سوال 253۔

253. ***Syed Abdullah Shah:** Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state whether the Federal Government has exempted any Hotel/Motel or Restaurant from all or any provision of the Pakistan Hotels and Restaurants, Act, 1976, if so, its details?

Shahzada Mohiuddin: No Hotel/Motel or Restaurant coming under the purview of the Pakistan Hotels and Restaurants Act 1976/Rules 1977, has been exempted by the Government from any of the provisions of the said Act/Rules.

جناب چیئرمین : کوئی ضمنی سوال نہیں اگلا سوال ۔

254. ***Mr. Manzoor Ahmed Gichki:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the number of officers and staff of O.G.D.C. working in its offices at Karachi and Hyderabad, with their grade-wise break-up?

Ch. Nisar Ali Khan:

Karachi

Officers	57
Staff	489
Casual	203

Annexure-B

Hyderabad

Officers		Staff		Casuals	
Group	Number	Scale	Number	Scale	Number
EG-II	1	14	1	12	1
EG-I	1	6	2	9	1
		2	3	6	4
Total:	2	1	1	4	1
				2	4
		Total:	7	1	2
				Total:	13

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا ! میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ کراچی اور حیدر آباد میں او.جی ڈی سی کے دفاتر میں کراچی میں 57 افسروں میں سے کتنے بلوچستان سے ہیں اور عملہ اس کی تعداد 489 ہے اس میں بلوچستان کے کتنے ہیں ؟

Mr. Chairman: Minister for Petroleum.

Chaudhry Nisar Ali Khan: Sir, I request for fresh notice for this because there is no reference to provincial quotas in this question.

جناب چیئرمین : آپ نے تو سیدھا یہ پوچھا تھا کہ کراچی اور حیدر آباد میں کتنے کام کر رہے ہیں۔ جناب منظور احمد گچکی - اسی لئے پوچھا تھا کہ وہ بتائیں گے۔

It is that he should be prepared for all the questions.

Mr. Chairman: Any other question?

جناب منظور احمد گچکی : ان کے پاس جواب ہی نہیں ہے۔ تازہ نوٹس چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین : چلیں تازہ نوٹس دے دیں۔ اگلا سوال۔ 255۔

255. ***Mr. Manzoor Ahmed Gichki:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the number of employees belonging to Baluchistan province working in Sui Southern Gas Company and Sui Northern Gas Company, indicating also their grade-wise detail?

Ch. Nisar Ali Khan:

(i) SUI SOUTHERN GAS COMPANY LTD:

(a) **Executives**

Grade-I	24
II	20
III	11
IV	2
V	2
VI	1
VIII	1
Total:	61

(b) **Supervisors & Workmen (Unionised)**

Grade-A	159
B	46
C	50
D	30
E	11
I	69
II	83
III	46
IV	22
V	10
VI	1
Total:	527

(c) Management Trainees	13
(d) Trainee Engineers	5
Total:	18

(ii) SUI NORTHERN GAS PIPELINES LIMITED

(a) **Executives**

Grade-II	2
V	3
VI	1
Total:	6

(b) **Supervisors and Workmen (Unionised)**

Grade-I	12
II	4
III	2
IV	8
V	1
Total:	27

(c) No.

(d) No.

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا ! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کل کتنے افسران ہیں ؟

چوہدری نثار علی خان : جناب والا ! ایگزیکٹو آفیسرز ہی ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین : اوران کی تفصیل دی ہوئی ہے' 61 except

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا ! میں ان سے سوال یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کا تعلق گروپ "سی" سے ہے یعنی ان کا تعلق بی ایس ایک یا دو سے ہے ....

جناب چیئرمین : ایک سے آٹھ تک دیا ہوا ہے۔

جناب منظور احمد گچکی : ایگزیکٹو گروپ میں تین تک دیئے تو ہیں لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر کوئی اعلیٰ افسر ہمارے صوبے سے ہے کہ نہیں ؟

جناب چیئرمین : یعنی آپ فرمارہے ہیں کہ کوئی سوئی ساودرن گیس میں بلوچستان سے کوئی اعلیٰ افسر ہے کہ نہیں۔

چوہدری نثار علی خان : جی اب میں پھر ان سے یہی گزارش کر سکتا ہوں کہ جب سوال انہوں نے صوبائی کوٹے کے بارے میں پوچھنا ہے تو پھر سیدھی سادی وہی بات کر لیا کریں۔

جناب چیئرمین : یہ تو ہے ہی بلوچستان کے بارے میں۔

چوہدری نثار علی خان : اس میں واضح ہو سکتا تھا کہ یہ جی آفیسرز ہیں یا ملازمین ہیں' ان کے صوبائی کوٹے کس طریقے سے ہیں یا are they according to the provincial quotas

چوہدری نثار علی خان : off hand تو میرے لئے بڑا مشکل ہو گا جو senior most ہو' میں ایک کو تو جانتا ہوں ایک بلوچ صاحب ہیں' جو جنرل مینجر لیول پر ہیں' کہ وہ بلوچستان سے ہیں۔ یقیناً اور بھی ہوں گے۔ لیکن اگر تازہ نوٹس ہو تو میں اس کی وضاحت کر سکتا ہوں۔

سید فصیح اقبال : جناب۔ یہ درست ہے کہ ہمارے بلوچ صاحب جی ایم تھے اب وہ سندک پروجیکٹ میں ٹرانسفر ہو گئے ہیں۔ لیکن جب وزیراعظم صاحب تشریف لے گئے

تھے تو یہ مطالبہ ہوا تھا اور وزیر اعظم صاحب نے فرمایا تھا کہ کوئٹے میں جو ساودرن گیس کا دفتر ہے اس کا لیول بڑا کریں گے اور بلوچستان سے کوئی مناسب آدمی تعینات کریں گے۔

جناب منظور احمد گچکی : میں سندک پروجیکٹ کی بات نہیں کر رہا ہوں میں کہہ رہا ہوں کہ this is very much different from Sandak project یہاں پر کوئی ایسا افسر ہے جو highest grade میں ہے۔

جناب چیئرمین : highest grade کون سا ہوتا ہے۔

جناب منظور احمد گچکی : executive ہے نا جی۔

جناب چیئرمین : وہ تو لکھا ہوا ہے کہ ایک آدمی 8 میں ہے 'ایک 6 میں ہے' دو 5 میں' دو 4 میں' تین 11 میں' یہ لکھا ہوا ہے۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب میں تو صوبے کے حوالے سے پوچھ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین : یہ بلوچستان کا ہے جی۔ آپ کا سوال ہی یہ تھا کہ

Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the number of employees belonging to Baluchistan working in Sui Southern Gas Company?

تو سوال کا جواب ہی یہ ہے کہ آٹھ میں ایک............

جناب منظور احمد گچکی : جناب آٹھ گریڈ تک ہیں............

جناب چیئرمین : highest grade کون سا ہوتا ہے۔

جناب منظور احمد گچکی : یہ تو وہ بتائیں کہ highest grade کون سا ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین : منسٹر صاحب

چوہدری نثار علی خان : آٹھ جی which is the highest grade?

Mr. Chairman: May be nine is the highest

تو آٹھ میں ایک ہے Eight is the highest ایک 9 میں ہے 'ایک 8 میں ہے۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب 8 میں ایک ہے لیکن یہ ان کا نام بتا سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین : منسٹر صاحب آپ نام بتا سکتے ہیں۔

چوہدری نثار علی خان : نہیں جی۔

سید فصیح اقبال : جناب عبدالقادر بلوچ ہیں لیکن اب دو مہینے سے ان کی ٹرانسفر ہو گئی ہے سندک پروجیکٹ میں، وہ جنرل منیجر تھے لیکن اب نہیں ہیں۔

Mr. Chairman: Any other question?

Mr. Manzoor Ahmed Gichki: No, Sir.

Mr. Chairman: Yes, Dr. Bisharat Elahi.

Dr. Bisharat Elahi: I just want to find out from the honourable Minister whether the Ministry of Petroleum and its allied companies are pursuing any policy of retrenchment of staff.

Ch. Nisar Ali Khan : Not at the moment, Sir.

Dr. Bisharat Elahi: I have an information Mr. Chairman, Sir, that they have dismissed quite a few persons who were recruited by the last government from the Sui Southern Gas Company and if the Minister wants I can pass the information to him provided he is prepared to review the cases.

Ch. Nisar Ali Khan : He must be talking about certain cases which the relevant organizations reviewed almost four to five months ago. Sir, in certain cases if you would like I could read backgrounds of those cases.

In certain cases, during the previous government, certain recruitments were made both in Sui Southern and also in Pakistan State Oil which were contrary to their normal recruitment policy. They were people who were recruited, who had failed the initial test, the people who were taken in inspite of the fact that they had failed the test and this is on record. So, when the present government came in we decided to give them another chance. Another series of test was undertaken and only in cases where an individual had failed both the tests, the tests during the previous government's time and the tests which we took, only in cases where they had failed both the tests the people were dismissed. Even if they had passed one of the test, we retained them and this is the position on the ground.

Dr. Bisharat Elahi: Mr. Chairman Sir, my information is contrary to what the honourable Minister has just stated. The persons who have been dismissed from service have not been informed of the result of the test and some of them have been in service or on a training course or whatever for about a year and he says that test was taken four five months ago, they are informed only at the end of August or beginning of September. Why did it take so long for the present government, a year since its come into being, to dismiss those people ? I think that is purely a case of unjust dismissal.

Ch. Nisar Ali Khan : Sir, I think, it is pointless for me to repeat myself. I would again like to submit that we went into each case individually, we try to give everybody a chance, even if they had passed one of the tests, we have retained them. There might be certain cases about which the Ministry is not aware. There were certain cases where certain recruitments were made against which there were no vacancies. Particularly in one case, in the case of Sui Southern, they had made a representation to the Ministry, which we then referred to the Ministry of Finance, about certain individuals who had been recruited whereas no vacancy existed and these people were recruited not just during the previous government's time, they were the recruitments made during the Caretaker Government's time.

We in the Ministry of Petroleum and Natural Resources have no finances, no funding, the relevant organizations are financially autonomous organizations and if they have no money to remunerate these people, naturally there is no way to retain them and because they were not recruited against sanctioned posts, they were dismissed. These are the only two cases which have come-up to the Ministry of Petroleum and Natural Resources where people have been retrenched, if there is any other case which the honourable Senator has in mind or even if the case refers to one of these two cases, I will be most happy to look into that case and review it, sir.

Mr. Chairman: Thank you. Dr. Bisharat Elahi.

Dr. Bisharat Elahi: Mr. Chairman, excuse me, one last thing. I am not very happy over the functioning of the Government. In the way the Minister has put it. If a person was recruited and there was no sanctioned post there why should that person be penalized? It is the Government which should be penalized. Time and again, we have instances where the Government recruits people and then comes-up

with flimsy excuses saying that there is no vacancy and therefore the man should be dismissed. This is not good governance.

جناب چیئرمین : نیکسٹ کوئیچن منظور احمد گچکی صاحب 256-

سوال نمبر 256 جناب منظور احمد گچکی نے پوچھا اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا۔

256. ***Mr. Manzoor Ahmed Gichki:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the number of heads appointed in OGDC since its establishment, indicating also their names and place of domicile?

Ch. Nisar Ali Khan:

	Name	Domicile
1.	Major General (Retd.) M. Hayauddin.	NWFP
2.	Major General (Retd.) Muhammad Anwar Khan.	Punjab
3.	Major General (Retd.) J.A. Faruqi.	Punjab
4.	Dr. Shahzad Siddique	Sindh (U)
5.	Mr. Iftikharuddin Ahmed	Sindh (U)
6.	Mr. M. H. Rizvi	Sindh (U)
7.	Mr. Zakauddin Malik	Punjab
8.	Dr. Gulfaraz Ahmed	Punjab

جناب چیئرمین : سپلیمنٹری -

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا ! سپلیمنٹری یہ ہے کہ صوبہ سرحد ، سندھ اور پنجاب سے او جی ڈی سی کے آٹھ سربراہ رہے ہیں اس میں بلوچستان کا نہیں ہے۔ میں یہ

پوچھنا چاہوں گا کہ 1992ء میں' جب موجودہ چیئرمین ریٹائرڈ ہو رہے ہیں' تو کیا حکومت کے ذہن میں ہے کہ اس دفعہ او جی ڈی سی کا چیئرمین بلوچستان سے لیا جائے۔

چوہدری نثار علی خان : جناب اس وقت اگر کوئی competent آدمی ہوا who fulfils the requrements we will be most happy to appoint him but, of course, we must have a man who fulfils the requirements and the qualifications.

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا ! میرا دوسرا سوال ہے۔ موجودہ چیئرمین او جی ڈی سی نے 17 اپریل 1989ء کو او جی ڈی سی کا چارج سنبھالا' کیا یہ اس وقت پی ایچ ڈی تھے ؟

Ch. Nisar Ali Khan: He was appointed by the previous Government, Sir. We feel that he is a competent man. I am not very sure whether he was Ph.D. at that time. But then that is not a requirement for the appointment of the Chairman of Oil and Gas Development Corporation.

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا ! میں آپ سے گزارش کروں گا اور میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا 17 اپریل 1989ء کو موجودہ چیئرمین نے او جی ڈی سی کا چارج سنبھالا اور انہوں نے پی ایچ ڈی کی ڈگری جون 1990ء کو لی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے جو ڈیٹا دیا ہے' جو میں کل نکال کر لایا ہوں' اس کے مطابق بھی یہ اس وقت پی ایچ ڈی نہیں تھے۔ لیکن انہوں نے اس وقت اپنے آپ کو سوا ڈیڑھ سال پہلے پی ایچ ڈی ڈکلیر کر دیا تھا۔ اور اس کا میرے پاس پورا ریکارڈ رکھا ہوا ہے۔ گورنمنٹ نے اس سے بائیو ڈیٹا مانگا ہے' اس کے جواب میں اس نے بائیو ڈیٹا دیا ہے' اس میں اپنے آپ کو 89ء میں پی ایچ ڈی ڈکلیر کیا ہے۔ جب کہ 90ء میں اس نے پی ایچ ڈی کیا ہے۔ اور یہ خود امریکہ 15 دن کی چھٹی پر گئے ہیں اور وہیں سے اس نے اپنا دوبارہ thesis submit کیا ہے۔ جناب کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ جو میں نے کہا ہے اگر وہ صحیح ثابت ہو تو گورنمنٹ موجودہ چیئرمین او جی ڈی سی کے ساتھ کیا رویہ اختیار کرے گی ؟ کیونکہ یہ گورنمنٹ کو مس انفارمیشن ہے۔ اتنے بڑے ادارے کا چیئرمین اگر اس طریقے سے گورنمنٹ کو مس انفارم کرتا ہے تو اس سے زیادہ bungling تو کوئی ہو ہی نہیں سکتی !

257. ***Prof. Khurshid Ahmad:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the recent oil well blast in Pindori is causing loss of 6500 barrels per day;

(b) whether any Inquiry has been conducted in the said incident; if so, its details;

(c) whether it is also a fact that this is the only well where services of Pakistani engineers were not engaged; if so, its reasons; and

(d) whether it is a fact that the Government of Pakistan is to share 50% of the total loss incurred on this un-successful project?

Ch. Nisar Ali Khan: (a) No.

(b) Yes; Inquiry is still in progress.

258. ***Prof. Khurshid Ahmad:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Potohar region in Geneal and Pindori in particular is oil rich in the light of the drilling and other geological surveys made so far; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to establish a refinery in the region?

Ch. Nisar Ali Khan: (a) Yes.

(b) No.

259. ***Haji Malik Faridullah Khan:** Will the Minister for Religious Affairs and Minorities Affairs be pleased to state the amount paid to the PTV/PBC telecasting/broadcasting Hajj Programmes during 1991 Hajj?

Maulana Muhammad Abdus Sattar Khan Niazi: Rs. 32,88,000 and Rs. 26,13,632 were paid to PTV and PBC respectively for telecasting and broadcasting Hajj programmes for Hajj, 1991.

260. ***Haji Malik Faridullah Khan:** Will the Minister for Religious Affairs and Minorities Affairs be pleased to state:

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to increase the PIA fares for intending pilgrims; and if so;

(b) steps being taken to relieve the indicating Hajis of additional burden?

Maulana Muhammad Abdus Sattar Khan Niazi: (a) Yes.

(b) A series of meetings have been held with the P.I.A. and the Cost Accounts Organization of the Finance Division to keep the proposed increase in fares to the minimum possible extent.

261. ***Mr. Aijaz Ali Jatoi:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Chairman, Water and Power Development Authority, signed an Agreement with a Chinese Firm in 1986-87 to purchase 3 + 50 MW Coal Fired (F.B.C.) Power Plant when PC-I of the said plant was not approved by the Government; and

(b) whether it is also a fact that the Chairman has also asked the same firm to supply three more Units without calling International Tenders?

Jam Muhammad Yousaf: (a) The Economic Coordination Committee of the Cabinet in its meeting held on 9-8-1986 approved in principle the setting up of 3 units of 50 MW each based on Lakhra Coal both in the public and private sectors, at Lakhra. Preliminary agreement with the Chinese Firm signed by WAPDA on 14-9-1987. However formal approval of the PC. I was accorded by ECNEC on 18-2-1988.

(b) The Cabinet Committee on Energy in its meeting held on 17-8-1991 decided that Lakhra Fludized bed Combusion coal fired units 4—6 (150MW) may be negotiated with Chinese alongwith development of coal mines. WAPDA has informed that they have held discussions with M/s Dongfang for submission of proposal which is yet awaited.

262. ***Mr. Aijaz Ali Jatoi:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state that:

(a) whether it is a fact that the Selection Committee selected a person for the post of Managing Director/Chief Executive for Lakhra Coal Development Company but the Chairman Lakhra Coal Development Company/Water and Power Development Authority did not approve the selection, if so, its reasons;

(b) whether it is a fact that tenders to develop Lakhra Coal were called on Turn Key Basis, but now bids are being accepted on supplier credit basis; and

(c) whether it is also a fact that job of Designing, Supervision and Machinar and Equipment manufacturing is being assigned to single SKOAD EXPORT Company?

Ch. Nisar Ali Khan: The information is being collected and will be placed before the House later.

جناب چیئرمین : جی منسٹر فار پٹرولیم۔

چوہدری نثار علی خان : جناب میں نے جیسے پہلے گزارش کی چیئرمین او.جی ڈی سی کے لئے ریکوائرمنٹ نہیں ہے پی ایچ ڈی ہونا۔ میں نے یہ بھی گزارش کی کہ اس کی اپوائنٹ منٹ سابقہ گورنمنٹ کے دور میں ہوئی مگر یہ competent آدمی ہیں۔ تقریباً ایک سال سے میری وزارت میں کام کر رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ۔

he is one of the most competent people that we have.

جو مسئلہ گچکی صاحب نے پیش کیا ہے۔

I will definitely look into it

جیسے وہ فرماتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ ابھی تک ان کو ڈگری نہیں ملی تھی انہوں نے اس کا اظہار کیا۔

I will have a look at it. I will definitely review the whole thing and I can even get back to the House.

Mr. Chairman: So, I think, that brings us to the end of the Question Hour.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : سید عباس شاہ صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 16 تا 21 نومبر ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ منظور ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب اعجاز علی خان جتوئی صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 15 تا 21 نومبر ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ منظور ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب مختار احمد خان صاحب نے بوجہ علالت 16 تا 21 نومبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ منظور ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Chairman: Yes please, Gulzar Sahib.

جناب گلزار احمد خان : جناب پرسوں بھی میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا تھا، میں نے ایک پسرویلج موشن پیش کیا ہوا ہے، آپ نے فرمایا تھا کہ میں دیکھوں گا۔

جناب چیئرمین : جی فرمایئے آپ کا کیا پرویلج موشن ہے۔

PRIVILEGE MOTION (i) *RE*: INTERFERENCE IN PARLIAMENTARY DUTIES

Mr. Gulzar Ahmed Khan: Sir, I request that the ordinary business of the House may be suspended to consider my following privilege motion:

That I informed the Income Tax Officer Companies 03, Lahore, *vide* my letter dated 31st October, 1991, due to my business in the session of the Senate, I would not be able to appear for the proceedings, therefore, the date fixed for the hearing may be postponed till the end of the Senate Session. The said Income Tax Officer informed me, *vide* letter No. 92, dated 3-11-91, that in view of my official commitments the proceedings of the case is adjourned till 10-11-91. However, in the same letter he sought my assistance in the proceedings under Section 58(161) and 116 of the Income Tax Ordinance, 1979.

Since the above said case has nothing to do with the Senate, the said Income Tax Officer should have informed me on my private office address. Furthermore, the said officer was well aware of my business in the Senate Session and he had been informed of it prior to the Senate Session, therefore, he should have entertained my request for the postponement of hearing. But in utter disregard of my request, he sent me the above-said letter on the Senate's Address instead of my private office address and thus committed interference in my parliamentary duties and breached my privilege as a Senator. In view of above, I would request that this matter may be discussed in the House and referred to the Privilege Committee.

جناب چیئرمین : آپ کا اعتراض یہ ہے کہ آپ کے ایڈریس پر یہاں نہیں بھیجنا چاہئے تھا وہاں بھیجنا چاہئے تھا۔

جناب گلزار احمد خان : نہیں جناب۔ میرا اعتراض یہ بھی ہے، میں تھوڑی سی عرض کرنا چاہوں گا کیونکہ یہ استحقاق آئین اور ڈسپلن کی روسے میں پیش کرنا چاہوں گا، آئین کی روسے، آئین کا تقدس ہی اس ملک کی سلامتی اور بقاء کا ضامن ہے............

جناب چیئرمین : ذرا اس کلاز کا بھی حوالہ دیں۔

جناب گلزار احمد خان : میں آرہا ہوں۔ مجھے دو تین منٹ تو دیں۔ بلکہ اس ملک کا تمام تر نظام آئین کا محتاج ہے۔ اور جہاں تک میں نے ڈسپلن کے متعلق عرض کیا ہے، ڈسپلن آئین کو زندگی دیتا ہے کیونکہ ڈسپلن کے تحت اس پر عمل درآمد کیا جاتا ہے۔ اگر ڈسپلن کے تحت آئین پر عملدرآمد نہ کیا جائے تو آئین کی روح مجروح ہو جاتی ہے۔ جناب والا، ڈسپلن کا اہم ستون پروٹوکول ہے۔ جیسے محترم صدر صاحب، وزیراعظم صاحب اور جناب والا آپ کے سرکاری فرائض میں اگر آپ کے منصب، عہدہ اور درجے کا احترام نہ کریں اور اس کو مدنظر نہ رکھیں تو ہم ان ڈسپلن کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ جناب والا، یہ ایوان سب سے بلند، سب سے بالا سمجھا جاتا ہے اور یہ ایوان آئین کے تحت وجود میں آیا ہے۔ جناب والا، اس معزز ایوان میں 87 معزز ارکان ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کے 87 ارکان کی وجہ سے ہر ایک معزز رکن 1/87 اس ایوان کا بن جاتا ہے اور پھر اگر پروٹوکول کی لسٹ میں دیکھا جائے تو لیفٹیننٹ جنرل اور وفاقی سیکرٹری سے سینیٹر سینئر ہوتا ہے۔ جناب والا، آئی ٹی او صاحب نے میری درخواست باوجود اس کے کہ میں نے عرض کیا کہ

میں سینٹ کے اجلاس میں مصروف ہوں disgard نہیں کی بلکہ میرے پرائیویٹ ایڈریس کی بجائے پارلیمینٹ کے ذریعے مجھے نوٹس دیا اور نوٹس دیتے چلے گئے ہیں۔ ایک نہیں دیا' دو تین اور بھی دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین : یہ جوان کا میرے پاس خط ہے وہ تو نوٹس کوئی نہیں ہے۔ وہ تو کہہ رہے ہیں میں ایڈجرن کر رہا ہوں۔

جناب گلزار احمد خان : نہیں دس تاریخ تک جی۔ میں نے ریکوئسٹ کی تھی اینڈ آف دی سیشن۔

جناب چیئرمین : سیشن تو آج ختم ہو رہا ہے۔ آج کیا تاریخ ہے ؟

جناب گلزار احمد خان : سر آج تو 21 ہے۔ انہوں نے دس کی مجھے پیشی دی نا۔ دس تو گزر گئی۔ تو میں مصروف ہو گیا۔

جناب چیئرمین : end of session' ان کا کیا پتہ ہے کہ کب end ہو گا۔

جناب گلزار احمد خان : میں نے تو یہی عرض کیا تھا کہ
end of session he should know.

Mr. Chairman: How he will know? I don't know.
جب حکومت یہ بات ہمارے سامنے لائے گی تو مجھے پتہ چلے گا۔ اس وقت تو مجھے بھی نہیں پتہ ہے اور آپ کو کیسے پتہ چل سکتا ہے ؟

جناب گلزار احمد خان : میں عرض کر رہا ہوں کہ مجھے بھی نہیں پتہ تھا کہ اس بات کا۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین : آپ مجھے بتائیں کہ اس کو کیسے پتہ چلے کہ سیشن فلاں تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔

جناب گلزار احمد خان : جناب' یہ تو اس کی ذمہ داری ہے۔

جناب چیئرمین : دیکھیں نا' مجھے پتہ نہیں ہے کہ کب اجلاس ختم ہو رہا ہے۔

جناب گلزار احمد خان : جناب اجلاس ختم ہو گا تو یہ اخباروں میں آئے گا۔

جناب چیئرمین : وہ تو اس وقت اخباروں میں آئے گا جب یہ اجلاس ختم ہو گا تو in the meantime وہ کیا کریں۔

جناب گلزار احمد خان : meantime کیس پنڈنگ پڑا رہے' یہ civil matter ہے۔

جناب چیئرمین : جناب کوئی نہ کوئی تاریخ توڈالنی پڑتی ہے۔

جناب گلزار احمد خان : میں جناب ' آپ کی خدمت میں یہ عرض کروں کہ میں تو وہاں پر اس کا assessee ہی نہیں ہوں۔ میں نے وہاں آج تک کوئی انکم ٹیکس ادا نہیں کیا۔ میں decades سے چلا آرہا ہوں assessee ڈیرہ اسماعیل خان سے۔ میں نے اپنے گوشوارہ جات ہمیشہ ڈیرہ اسماعیل خان میں جمع کروائے ہیں۔

جناب چیئرمین : آپ نے بڑا اچھا کیا۔

جناب گلزار احمد خان : اگر ان کے پاس میرے خلاف شواہد تھے تو وہ انکم ٹیکس ڈیرہ اسماعیل خان کو بھیج دیتے۔

جناب چیئرمین : بہرحال وہ تولمبی بات ہے۔

جناب گلزار احمد خان : جناب انہوں نے مجھے یہ نوٹس نہیں دیابلکہ مجھے پانچ سال پرانا ریکارڈ پیش کرنے کو کہا۔ اور یہ بات بھول گئے ہیں مجھے صرف انہوں نے یہ نہیں لکھا کہ تم اب سینٹر بن گئے ہو اس لئے تم پر اعتبار نہیں ' پہلے تم سینٹر تھے اس لئے اعتبار تھا۔ جناب پانچ سال پرانے کیسوں کا ریکارڈ مانگا ہے۔

جناب چیئرمین : آپ نے جو چٹھی لکھی تھی اس پر ایڈریس کیا دیا تھا۔

جناب گلزار احمد خان : اس پر میں نے اپنا پرائیویٹ ایڈریس دیا تھا۔

جناب چیئرمین : وہ مجھے دیں نا' تاکہ ریکارڈ تو مکمل ہونا'

جناب گلزار احمد خان : ٹھیک ہے جی' میں پیش کر دوں گا۔

جناب چیئرمین : اب میں جو چٹھی لکھ رہا ہوں ' اس میں انہوں نے ایڈجرن کر دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ نے request بھیجی ہے ' میں ایڈجرن کرتا ہوں۔

جناب گلزار احمد خان : سر' اس کے ساتھ تاریخ دے دی ہے۔

جناب چیئرمین : تاریخ کے بغیر کیسے عدالت چل سکتی ہے۔ تاریخ تو دینی پڑتی ہے ' آپ کا اجلاس اگر ختم نہیں ہوا تو آپ دوبارہ لکھ دیں کہ اجلاس ختم نہیں ہوا اس لئے میں نہیں آسکتا۔

جناب گلزار احمد خان : بہرحال جناب' اس نے disregard کیا ہے۔ پارلیمنٹ کے پتہ پر چٹھی لکھی ہے۔

جناب چیئرمین : پارلیمینٹ کا ایڈریس تو بڑا اچھا ایڈریس ہے۔ اس میں کیا نقصان ہے ؟

جناب گلزار احمد خان : سر' اچھا ہوتا ہے لیکن یہ پروٹوکول کے بھی خلاف ہے کہ درمیان میں پارلیمینٹ کو شامل کیا جائے۔

جناب چیئرمین : دیکھیں ناں' آپ کا سیشن ہو رہا ہے' آپ یہیں پر ہوں گے ناں' اس لئے وہ چٹھی آپ کو گھر پر کیوں بھیجیں ؟

جناب گلزار احمد خان : جب اس کے پاس گھر کا ایڈریس ہے تو وہاں بھیجے نا۔

جناب چیئرمین : سیشن کے دوران تو آپ ادھر ہوں گے۔ اور چٹھی آپ کو وہاں بھیجے۔

جناب گلزار احمد خان : جناب والا' میری یہ درخواست ہے کہ اتنی high handedness (bureaucracy) کو نہیں دینی چاہئے جس سے کہ وہ سیاستدانوں کا گلہ دبانا شروع کر دے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اس کو اس مسئلہ پر reprimand کیا جانا چاہئے۔ اس قسم کا ایکشن لیا جائے۔

Mr. Chairman: I reserve my ruling in this question.

جناب گلزار احمد خان : شکریہ۔

Mr. Chairman: Next is adjournment motion No. 87 — Hafiz Hussain Ahmad Sahib.

ADJOURNMENT MOTIONS

(*Pause*)

Mr. Chairman: He is not here, so this stands dropped. Next 88 — Hafiz Hussain Ahmad Sahib.

(i) *RE:* PRESENCE OF ISRAELI SECRET SERVICE MAN IN PAKISTAN

(*Pause*)

Mr. Chairman: Not here, stands dropped. Next is on the secret Israeli Service personnel's presence in Pakistan. A motion on behalf of

Sohrab Khoso, Manzoor Gichki, Rahim Khan and Akhundzada Behrawar Saeed. جی جناب سہراب خان کھوسہ صاحب، غیر حاضر ہیں۔ جناب گچکی صاحب،

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ روزنامہ "انتخاب" کراچی مورخہ 9 نومبر 1991ء کے شمارے میں پاکستان میں اسرائیلی ایجنٹوں کی تعیناتی کے سیکنڈل کے انکشاف کے عنوان سے خبر شائع ہوئی ہے۔ اس خبر کے مطابق ہماری حکومت آرمز سیکنڈل میں اسرائیلی خفیہ اداروں کے ساتھ ملوث ہے۔ اس خبر سے دنیا میں، بالخصوص مسلم ممالک میں، پاکستان کا وقار بہت ہی مجروح ہوا ہے اور ہماری خارجہ پالیسی کی ناکامی اور دوغلے پن کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ چونکہ یہ نہایت ہی اہم مسئلہ ہے، اس لئے سینٹ کے ضابطہ کی کارروائی روک کر اس مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب چیئرمین : جی، عبدالرحیم خان صاحب، غیر حاضر ہیں۔ جناب بہرہ ور سعید ابھی تو ادھر ہی تھے۔ بہرحال Is it being opposed?

Mr. Muhammad Siddique Kanju: Opposed, Sir.

Mr. Chairman: It is being opposed.

جی، فرمایئے آپ اس پر کچھ مزید کہنا چاہیں گے۔

جناب منظور احمد گچکی : جی، میں بہت کچھ کہنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین : جی، فرمایئے۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب چیئرمین، ہم ویسے اپنے آپ کو بتاتے ہیں کہ ہم اس ملک میں، اس خطے میں یا اس ریجن میں کسی باہر کے ملک کے یعنی ان ممالک کی جو اسلامی اقدار کے خلاف ہیں یا مسلمانوں کے خلاف ہیں، باہر کے ممالک میں، کسی بھی انٹرنیشنل فورم میں مخالفت کریں گے۔ لیکن جناب والا، اس سیکنڈل کے بارے میں خبریں اس دن کے تمام اخبارات میں چھپی ہیں اور اس کی پوری ڈیٹیل detail جو ہے وہ 'Friday Time' میں بھی آ چکی ہے، اس کے بارے میں مکمل رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس خبر کے چھپنے کے

بعد ہماری خارجہ پالیسی اور ہمارے حساس اداروں کا کردار بھی expose ہو جاتا ہے کہ ہم اپنی ان commitments پر serious نہیں ہیں اور اس کے ساتھ ایماندار نہیں ہیں۔

جناب والا' اس ریجن میں 'ایران میں واقع تمام ایجنسیاں' خاص کر شہنشاہ ایران کے جانے کے بعد' پہلے جو اس ریجن میں امریکہ کا چوکیدار سمجھا جاتا تھا' جو کہ موساد کے نام سے تھیں یا سی آئی اے کے نام سے قائم تھیں وہ اسلام آباد میں شفٹ ہو گئی تھیں۔

جناب والا' ایران کے انقلاب کے بعد ان کی (activities) تیز ہو گئیں۔ ایران اور عراق کے درمیان جو لڑائی ہوئی اور جو کافی لمبی چلی' اس کے پیچھے بھی ان (imperialist powers) کا ہاتھ تھا جو اس ریجن میں کسی بھی مسلم ملک کو یا ممالک کو ابھرتا ہوا نہیں دیکھنا چاہتیں۔ چونکہ ہمارے ان کے ساتھ اچھے تعلقات تھے اور ہمارے حکام وہی کرتے تھے جو وہ کہتے تھے اس لئے یہ عمل یہاں سٹارٹ نہیں ہوا بلکہ یہ عمل ریجن میں ان دو ملکوں میں شروع ہوا جو کہ کسی نہ کسی طرح اس کے مقابلے میں آتے تھے۔ تو جناب والا' یہ لڑائی گئی اور اس میں ہم نے یہ دیکھا کہ ہماری اس میں تھوڑی بہت participation رہی ہے باہر کے ملکوں کے حکمرانوں کے کہنے پر۔

جناب والا' اس سیکنڈل میں سب سے بڑا راز جو افشاں ہوا ہے وہ ہے کہ 1981ء کے بعد اسرائیلی (intelligence) نے رابطہ قائم کیا یہاں پر اور ان کی (intelligence) کے آدمی جس کا نام منشی تھا' وہ اس کمیٹی کا ممبر تھا' جس کا نکتہ نظر اور سٹینڈ بھی یہی تھا کہ اسلامی ملکوں میں جو طاقت ور ہیں' ان کو کمزور کیا جائے تاکہ اسرائیلی hegemony جو ہے وہ اس ریجن میں قائم رہے۔ یہ ان کا basic نکتہ تھا۔ آپ بھی جانتے ہیں کہ اسرائیل ایشیا میں رہتے ہوئے بھی اپنے آپ کو West کا (ally) یا اس کا component سمجھتا ہے۔

<u>جناب چیئرمین</u> : تو آپ کے خیال کے مطابق یہ اہم معاملہ ہے' recent ہے اور ڈسکس ہونا چاہئے۔

<u>جناب منظور احمد گچکی</u> : جی' ہاں۔ یہ اہم معاملہ ہے لیکن یہ (recent) تو نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : تو پھر کیسے ایڈجرنمنٹ موشن بنے گی ؟

جناب منظور احمد گچکی : لیکن جناب والا' یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ معاملہ اب expose ہوا ہے' اب یہ بات سامنے آئی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ انہوں نے باقاعدہ آرمز دیئے' باقاعدہ ایران کو سپلائی کئے گئے اور یہ آرمز جو افغان مجاہدین کے لئے آئے تھے' ان کو divert کیا گیا اور اس سلسلے میں ہمارے ایک دو جرنلوں نے ملاقاتیں بھی کیں' یہ پوری (detail) اس کی آئی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین : جی' اس میں آیا ہوا ہے جی'۔

جناب منظور احمد گچکی : اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ اس قسم کا اہم مسئلہ ہے پھر یہ ہے کہ یہ اب یہ expose ہوا ہے۔ یہ چیزیں اس قسم کی ہیں کہ یہ اس دوران تو سامنے نہیں آ سکتی تھیں۔ یہ اب expose ہوئی ہیں۔ چونکہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے اس لئے اس کو زیر بحث لایا جائے۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔ بہرہ ور سعید صاحب' آپ اس پر کچھ کہنا چاہیں گے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جی' جناب والا' میں یہی کہوں گا کہ یہ بہت ہی اہم مسئلہ ہے۔ میری تحریک ہے کہ "دی نیوز" 8 نومبر کی خبر کے مطابق اسرائیلی خفیہ سروس کے آدمیوں کی پاکستان میں موجودگی اور خفیہ سروس کے ذریعہ اسرائیل سے اسلحہ کی سپلائی سے پاکستان کی قومی سلامتی کو خطرہ ہے۔ جناب والا' اس سلسلے میں میں یہ گزارش کروں گا کہ میں نے اس دن بھی عرض کی تھی کہ ایسی کوئی خبر جو سنسنی خیز ہو' اس کو چھاپنے سے پہلے پریس کو اس کی تحقیق کرنی چاہئے کہ آیا یہ کہاں تک درست ہے۔ اب میں اس چیز کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ اسرائیل کے آدمی ہمارے ساحل پر آ کر ہمارے آدمیوں کو ٹرینڈ کر کے وہ باہر بھیجیں۔ کہاں اسرائیل ؟ کہاں پاکستان ؟ یہ تو کبھی ہو ہی نہیں سکتا ! اس کا کوئی تصور ہی کوئی نہیں کر سکتا کہ پاکستان ان کو اجازت دے کہ آؤ میرے بھائیوں' عربوں کے دشمنوں' مسلمانوں کے دشمنوں' پاکستان کے بدترین دشمن کے دوستو' آؤ اور ہمارے آدمی ٹرینڈ کرو۔ ایک بات تو یہ ہے۔ پھر دوسری بات یہ ہے کہ وہ ٹریننگ کیوں دے اور پھر ان کو کہاں بھیجے ؟ بھارت میں۔ میں یہ بھی تصور نہیں کر سکتا کہ پاکستان میں

ٹریننگ دے کر وہ لوگوں کو بھارت بھیجے۔ وہ ملک توان کا دوست ہے اور ہمارا دشمن ہے۔ یہ مسئلہ اس قسم کا ہے تو اس پر مجھے حیرت ہے۔

ایک حدیث شریف ہے کہ جھوٹا شخص تو وہی ہے جو سنی سنائی بات پہ یقین کر لیتا ہے۔ تو یہ ایسی سنی سنائی بات ہے۔ بہرکیف فارن آفس کو اس بات کی تحقیق کرنی چاہئے کہ آیا واقعی کوئی اسرائیلی آئے ہیں یا یہ اس بات کا ردعمل ہے یا اس بات کی وہ تردید کرتے ہیں یا واقعی اسرائیل کے ساٹھ بندے کشمیر میں بھیجے گئے تھے سیاحوں کی صورت میں، اور جن میں سے کچھ پکڑے گئے اور ان کے انہوں نے یہ چیز کہی کہ اب یہاں پاکستان میں بھی تربیت حاصل کر رہے ہیں اور سکھوں کو ٹریننگ دیتے ہیں کشمیر کی ایک جگہ پر، وہ بھی ہمارے نام لگا دیتے ہیں۔ اب یہ جو چیزیں ہیں ہمارے نام لگانے کی، یہ ایک ناکام کوشش ہے۔ میں نے تو یہ موشن اس واسطے دی ہے کہ میں یہ کہوں کہ یہ میں تصور نہیں کر سکتا کہ پاکستان کی سرزمین پہ اس کو یہ اجازت دی جائے کہ وہ بندوں کو تخریب کے لئے تیار کر کے، اور پھر کہاں بھیجے ہندوستان بھیجے ۔

جناب چیئرمین : جی جناب کانجو صاحب۔

جناب محمد صدیق کانجو : مہربانی شکریہ۔ جناب میں سینٹر بہرہ ور سعید صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے واضح طور پر احساسات کی عکاسی کی ہے۔ بہرحال میں یہ عرض کروں گا کہ یہ رپورٹس ہیں میڈیا کی بنیاد کے اوپر، and these reports are tendencies and blantantly false fabrications made by an Israeli intelligence agent that Pakistan was involved in diversion of arms meant of Afghan Mujahideen to Iran during Iran-Iraq war in collusion with US and Israeli agencies. جناب، ایران عراق کا جنگ کا اتنا عرصہ گزرا نہیں ہے۔ پاکستان کا جو رول رہا ہے اس کا بھی، میرا خیال ہے یہ معزز ہاؤس اچھے طریقے سے واقف ہے اور ہم نے تو اس میں اتنے initiatives لئے تھے کہ جب یہ 80ء میں جنگ شروع ہوئی، تو اس وقت کے صدر پاکستان کی خواہش پر او آئی سی کی میٹنگ ہوئی، امہ کمیٹی بنائی گئی اس کے بعد انہوں نے ان سارے ممالک میں کوشش کی کہ مل کر یہ بھائی جو بھائی کا خون بہا رہا ہے اس کو بند کیا جائے۔ the very fact کہ اسرائیل، جس کا پاکستان کے ساتھ قطعاً کوئی تعلق نہیں، اس ملک کے ساتھ نہیں ہے، اگر وہاں کا کوئی ایجنٹ کھڑا ہو کر آج یہ بیان دے دے۔ یہ

confusion کرے ' تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ بذات خود understandable ہے کہ اس کا مقصد کیا ہے ؟ صرف پاکستان کو ہراساں کرنا ' میں واضح طور پر آپ کے ذریعہ ' اس ہاؤس کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ایسا عمل اس دھرتی پر ' جس کا نام پاکستان ہے ' کسی اسرائیلی ایجنٹ کے ذریعے کبھی بھی رو پزیر نہیں ہوا ۔ اور جناب والا ' میں یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس قسم کی اور اس وقت یہ باتیں جو سامنے لائی جا رہی ہیں یہ ایک مقصد کی خاطر ہیں کہ پاکستان کو ہراساں کیا جائے اور پاکستان کو ایسا paint کیا جائے دنیا کے سامنے ' جو کہ اچھے ممالک کی لسٹ میں نہیں ہوتے ۔ میں جناب اس وضاحت کے بعد نہایت ہی مودبانہ طریقے سے عرض کروں گا کہ فاضل سینیٹر صاحبان اس پر زور نہ دیں اور بہرہ ور سعید صاحب کی اس بات سے اتفاق کروں گا کہ ہمارے جرنلسٹ صاحبان ' جو انتہائی ذمہ دار ہیں ' وہ ایسی (sensational) بنا کر ' اس کو اس طریقہ سے نہ کریں ۔ کیونکہ جہاں قومی مفاد ہو تو وہاں میں سمجھتا ہوں کہ ذمہ داری زیادہ دکھانی چاہئے ۔ شکریہ ۔

Mr. Chairman: Gichki sahib in the light of the statement.

آپ پریس کریں گے اس کو ۔

جناب منظور احمد گچکی : جناب وہ یقین دلا رہے ہیں کہ اگر ایسا مسئلہ ہو تو غور کروں گا ۔

جناب چیئرمین : بہرہ ور سعید صاحب ۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : ٹھیک ہے جی وزیر صاحب نے کہہ دیا ہے ۔ پریس نہیں کروں گا ۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے جی not pressed ۔ جی فصیح اقبال صاحب ۔

سید فصیح اقبال : جی اسی بارے میں تھا ۔

جناب چیئرمین : وہ تو ختم ہو گیا ہے ۔

سید فصیح اقبال : جی بس تھوڑا سا کہ بالکل انہوں نے صحیح کہا کہ امکان ' ان کے فارن آفس کو چاہئے تھا کہ اگر کبھی ایسی خبر چھپے تو اس کا دوسرے دن نوٹس لینا چاہئے ۔ آپ لوگوں نے ایسے مسئلوں پہ کبھی نہیں کیا ۔ اب یہ ہاؤس میں آئی ہے تو آپ نے پالیسی سٹیٹمنٹ دیا ۔ فوری طور پر آپ کو تدارک کرنا تھا ۔ تو ایسی خبریں جب ملک کو نقصان پہنچانے

کے لئے آئیں تو آپ کا بھی سیل ہے اور غلط خبر سمجھتے ہیں تو اس کا فارن آفس کو فوری طور پر نوٹس لینا چاہئے۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی ضرور نوٹس لیں گے۔

Mr. Chairman: Thank you.

Next is adjournment motion No. 169 — Sohrab Khan Khoso Sahib.

(*Pause*)

Voices: Not present.

Mr. Chairman: Not present, dropped. Now we come to item No. 3 — Legislation which is Mir Abdul Jabbar Khan Sahib.

LEGISLATION

Mir. Abdul Jabbar: Mr. Chairman Sir, thank you very much. I beg to present report of the Standing Committee on the Bill to provide for abolition of bonded labour system [The Bonded Labour System (Abolition) Bill, 1991].

Mr. Chairman: Report stands presented. Item No. 4 — Sheikh Rashid Ahmed Sahib.

Sheikh Rashid Ahmed: I beg to introduce the Bill further to amend the Antiquities Bill, 1975 [The Antiquities (Amendment) Bill, 1991].

Mr. Chairman: Is it being opposed by anybody?

یہ بل ہے کیا ذرا سمجھا دیں شیخ صاحب۔

شیخ رشید احمد : سر یہ بڑا سادہ سا بل ہے اور آج جو گل صاحب نے کہا یہ بڑا ہی useful ہے۔ اس بل میں دو چار باتیں ہیں۔ پہلے سندھ میں جو تھا قدیمی کے لئے ہم نے سو سال عمر رکھی تھی اب اس کی عمر کم کر کے 75 سال کر دی ہے۔ دوسری اس میں اہم بات یہ کی گئی ہے کہ ایڈوائزری کمیٹی میں ایک ڈائریکٹر صاحب' ایجوکیشن ڈویژن اور دوسرے

تین آدمی بٹھا دیتے تھے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس کمیٹی میں نمائندے بھی ہوں جن کو علم ہے اور جو سمجھتے ہیں کہ یہ کیا ہے وہ ایڈوائزری کمیٹی تشکیل دی جائے۔ تیسرا پوائنٹ یہ ہے کہ پہلے اس کو صرف سپرنٹنڈنٹ چلاتا تھا اب یہ بڑا ادارہ بن رہا ہے لہٰذا اس کو ڈائریکٹر جنرل چلائے۔ چوتھا یہ ہے کہ پہلے عملہ جا کر بتائے کہ یہاں سے کھدائی ہو رہی ہے یا بت اٹھائے جا رہے ہیں تو تب پرچہ ہوتا تھا۔ ہم چاہتے ہیں کہ کوئی بھی شخص جا کر شکایت کرے کہ ایسی غیر قانونی بات ہو رہی ہے، خواہ اس کا تعلق کسی سے بھی ہو تو وہ پرچہ درج ہو اور قانون حرکت میں آئے۔ پہلے اس کی سزا جرمانہ 5 ہزار تھی اب اس کو بڑھا کر دو لاکھ کر دیا ہے جو یہ بت وغیرہ کا کرے گا جناب۔

Mr. Chairman: Thank you. Anybody else wants to say anything on this?

(*Pause*)

Mr. Chairman: No. [*So I will be the clause before the House. The question is.*]

پہلے تو میں موشن put کرتا ہوں۔

It has been moved by.

آوازیں: یہ کمیٹی میں جائے گا۔

جناب چیئرمین: اچھا کمیٹی میں جائے گا تو

Mr. Chairman: So it stands referred to the Committee.

Next is item No. 5 — Mr. Ijaz-ul-Haq.

Mr. Ijaz-ul-Haq: Mr. Chairman I beg to move that the Bill to provide for abolition of bonded labour system [The Bonded Labour System (Abolition) Bill, 1991], as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it being opposed?

اس کو ذرا سمجھا دیں کہ یہ کیا ہے۔ جی یہ تو کمیٹی سے آیا ہے۔

Mr. Ijaz-ul-Haq: Sir, I will make a brief statement regarding this.

جناب چیئرمین : جی ' ہے کیا جی ؟

Mr. Ijaz-ul-Haq : Mr. Chairman, Article 11 of the Constitution prohibits slavery end all forms of forced labour and traffic in human beings. It states — Article 11(1):

> "Slavery is non-existent and forbidden and no law shall permit or facilitate its introduction into Pakistan,
> All forms of forced labour and traffic in human beings are prohibited."

Further, Mr. Chairman, I would like to state that Pakistan authenticated ILO Convention No. 29 on 23rd December, 1957 and Article 1 of the Convention requires that forced or compulsory labour in all forms should be abolished within the shortest possible period. Pakistan also authenticated ILO Convention No. 105 on 15th February and Article 2 of the convention makes it obligatory for the government to undertake effective measures to secure immediate and complete abolition of forced or compulsory labour.

I would also like to mention here briefly that there is a judgement of the Supreme Court also. It so happened that in July, 1988 the Chief Justice, Supreme Court of Pakistan received a telegram for workers praying for protection for the families of brick kiln labourers. They submitted that they had been set free by the Court but three of them had been abducted by their employers. They highlighted that their children and women were in danger, they were hiding themselves like animals and without protection of food and they were frightened and hungry. They prayed to the honourable Chief Justice, Supreme Court of Pakistan that they should be given protection. Then the Supreme Court, on receipt of the telegram, considered it as a *prima facie* case falling in the category of public interest litigation and of direct cognizance by the Supreme Court under Article 184 of the Constitution. A bench was constituted by the Supreme Court, which heard the case in its various sittings and eventually pronounced its judgement. In Constitution petition No. 1 of 1988, in the matter of fundamental rights regarding bonded labour and brick kiln industry. The court in their decision identified Bhatta Mazdoors as bonded labour and decreed that in future 'Paishgi System', which is a system of expolitation, is to be dis-continued. The court also decided in the matter of past Paishgies and loans etc. The Bonded Labour System Abolition Bill 1991 aims at fulfilling the constitutional guarantees and

the international commitments with a view to preventing the economic and physical exploitation of the labour class in the country. Under the proposed Bill, the Bonded Labour System shall stand abolished and it shall be a cognizable offence.

I would like to also mention, Mr. Chairman, that the Bill prescribes effective punishments for those indulging in Bonded Labour System; these punishments range from two to five years imprisonment and fine upto fifty thousand rupees or both. Further, after the promulgation of this Bill, the possession of any property belonging to the bonded labour, if forcibly taken by any creditor, shall be restored within ninety days failing which the creditor shall be punishable with imprisonment of one year or fine upto rupees one thousand or both. Rupees ten per day from the recovered fine shall be paid to the bonded labour. This is a brief statement of the Bill.

Mr. Chairman: Anybody else who wants to say anything on it? Yes, Behrawar Saeed Sahib.

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب والا' خوشی کی بات ہے کہ ایک ایسا اہم بل سینٹ میں پیش کیا گیا ہے۔ تقریباً دو سال ہوئے اسی موضوع پر میں نے 194 کے تحت ایک موشن دی تھی اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک صاحب کراچی سے تشریف لائے اور میری منت کی کہ خدارا یا تو اس کو (withdraw) کیجئے یا اس میں سے کم از کم ایک bonded لفظ نکال دیجئے۔ جناب' یہ ایک ایسا بل ہے حالانکہ ان کو تو یہ bonded لفظ پر اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ میں خود ان جگہوں میں گیا ہوں۔ مثلاً لاہور کے ارد گرد جو بھٹے ہیں ان کی حالت دیکھئے وہ آباؤ اجداد سے غلام چلے آ رہے ہیں۔ قرضے ہی قرضے ان کے نام ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب ان کے مالک غصے میں آتے ہیں 'یعنی جب وہ ان سے غصے ہو جاتے ہیں تو ان کی جو انٹیں تیار کی ہوئی ہوتی ہیں ان کو توڑ دیتے ہیں۔ اکثر ان میں تپ دق کے مریض ہیں۔ ایسا بل لانا اس حکومت کا ایک شاہکار ہے اور اس بل کی مخالفت کرنا تو کوئی تُک نہیں ہے بلکہ اس کی تعریف ہی تعریف ہونی چاہئے۔ میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ یہ جناب جو bonded ہے یہ ایک بھٹے میں صرف نہیں ہے' جہاں پر قالین سازی ہو رہی ہے وہاں بھی یہ ہو رہا ہے' جہاں بندر گاہوں میں ship-breaking ہے وہاں بھی یہ ہو رہی ہے۔ اور بد قسمتی سے صوابی تحصیل میں چند ایسے گاؤں ہیں جہاں پر مزارع یا وہاں کے رہنے

والے بھی وہ بانڈ کے اندر رہتے ہیں اور وہاں ایک ایسوسی ایشن بنی ہوئی ہے جو کہ مالکوں کو پیسے ادا کر کے ان کو اب آزاد کرا رہے ہیں۔ تو یہ بدترین غلامی کا سسٹم ہے۔ وہ نہیں ہے جس کے لئے ابراہیم لنکن جھگڑا اٹھایا یہ وہ نہیں جس پر بار بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ ایک غلام آزاد کرو ایک غلام آزاد کرو۔ یہ تو large scale پر profession ہے۔ اور پشتو میں تو وہاں پر یہ خر کار مثال کہتے ہیں کہ سرکار کی حکومت شہر میں ہے اور خر کار کی حکومت جنگل میں ہے۔ وہ جناب ایسی چیز ہے تو میں یہ عرض کروں گا کہ اس کی سزائیں زیادتی ہونی چاہئے۔ صرف یہ نہیں کہ جو بچوں کو اغوا کر کے ان پر بیچتے ہیں، اس میں وہ لوگ بھی ان کو خریدتے ہیں، جو وہاں رکھتے ہیں، جو ان کو کسی قسم کی سہولتیں مہیا نہیں کرتے یا کسی اور طریقے سے ان کو abet کرتے ہیں ان کو بھی اس بل میں توسیع دے کر شامل کیا جائے اور ان کو کم از کم عمر بھر قید کی سزا ہونی چاہئے۔ یہ ایک بہت ہی heinous crime ہے۔ یہ اس ملک کے لئے اور معاشرے کے لئے شرمناک رواج ہے، طریقہ ہے جو یہاں پر چل رہا ہے اور اس کو چلایا جا رہا ہے اور بڑے فخر سے چلایا جا رہا ہے۔ یہ فلموں میں دیکھیں، ہر جگہ دیکھیں اور جناب ذرا ملتان روڈ لاہور پر جائیے اور کہیں جائیے وہاں ہر جگہ چاچو موجود ہے۔ چاچو ہے، ایک فلم بنی تھی چاچو ہر ایک جگہ چاچو ہے یہ ایک ایسی چیز ہے میں تو وزیر صاحب کو مبارکباد دوں گا، اس کمیٹی کو مبارکباد دوں گا کہ وہ یہ بل لائے ہیں۔ اگرچہ بڑی دیر ہوئی مگر خیر better late than never والی بات ہے۔ اس لئے میں اپیل کروں گا کہ جناب اس بل کو بغیر کسی مباحثے کے پاس کیا جائے اور اس پر جلدی جلدی عملدرآمد ہو مگر بل میں سزا کو بڑھایا جائے اور بل کے سکوپ اور وسیع کیا جائے جس میں کہ ساری کیٹگری آجائیں جیسا کہ میں نے کہا کہ صوابی تحصیل میں کچھ گاؤں ہیں وہاں بھی اور اس طرح شاید پنجاب میں بھی ہوں، سندھ میں بھی ہوں تو اس لئے توسیع کی جائے۔

جناب گلزار احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر، جناب والا بہرہ ور سعید نے قصداً یہ بات شاید نہیں کہی۔ لیکن میں یہ پوائنٹ آؤٹ کرنا چاہتا ہوں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام لیا جائے تو اس کے ساتھ بالمقابل کوئی مثال نہیں دینی چاہئے بلکہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام پہلے آنا چاہئے اور ابراہیم لنکن جو امریکہ کا سابقہ صدر

ہے اس کے بالمقابل حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مثال دینا جو ہے اس کو حذف کیا جائے۔

Mr. Chairman: Anybody else who wants to say anything on it?

جناب صوبیدار خان مندوخیل : جناب والا' میں اس بل کے بارے میں جناب اعجاز الحق صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور اس حکومت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ تقریباً 42 سال سے یہ مسئلہ چلا آرہا تھا اور میں بہرہ ور سعید صاحب کی پوری تائید کرتا ہوں مزدوروں پر جو آج کل مظالم ہو رہے ہیں' آج کل نہیں بلکہ شروع سے مظالم ہو رہے ہیں' اس سلسلے میں میرے خیال میں جو بل پیش کیا گیا ہے یہ بالکل صحیح بل ہے اور اس کو فوراً نافذ کرنا چاہئے۔ میں تو یہ کہوں گا چھوٹے بچوں کو اغوا کرنے والوں کو سخت ترین سزا دینا چاہئے کیوں کہ چھوٹے بچوں کو اغوا کیا جاتا ہے' ان کے ہاتھ پیر توڑ کر ان سے بھیک منگوائی جاتی ہے۔ اس میں خر کار اور بھٹے والے اور دکانوں میں' ہر جگہ پاکستان میں یہ مسئلہ بڑی شدت سے محسوس کیا جا رہا ہے۔ تو میں یہی کہوں گا کہ اس حکومت کی جیسا کہ اور پالیسیاں آ رہی ہیں یہ بھی ایک بہت اچھی پالیسی ہے اور ماں باپ جو اپنے بچوں کے بارے میں فکر مند ہوتے ہیں ان پر اس سے کافی اثر پڑے گا اور جو ظلم ہماری لیبر پر ہوتا ہے اور مزدوروں پر ہوتا ہے ان کی ساری زندگی اجیرن ہوتی ہے وہ ایک قسم کی گروی زندگی گزارتے ہیں میں اس پر مزید کچھ نہیں کہنا چاہتا' آپ کا شکریہ۔

جناب چیئرمین : آپ کا شکریہ' اخونزادہ بہرہ ور سعید۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب والا' میرے دوست نے پوائنٹ آؤٹ کیا میں نے اپنی گزارشات میں کہیں ایسا نہیں کہا۔ میں نے کہا کہ بدتر حالات تھے۔ میں نے یہ کبھی نہیں کہا کہ ابراہیم لنکن اتنی بڑی شخصیت تھی جو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانے کے وقت سے جو طریقہ کار اختیار کیا تھا اس سے بھی آگے بڑھے تھے بلکہ میرا یہ دعویٰ ہے کہ ساری دنیا میں جتنے بھی مذاہب ہیں وہ نمونہ کوئی پیش کرے جو ہمارے مذہب میں ہے۔

جناب چیئرمین : بالکل صحیح ہے۔

اخوانزادہ بہرہ ور سعید : یہ تو کوئی ایسی چیز نہیں ہے سبحان اللہ میں تو ان کا اگر دعویٰ کروں کہ من عاشق ہوں تو میرا دعویٰ غلط نہیں ہو گا آپ نے مجھے سمجھنے کی کوشش

نہیں کی ذرا سوچیے، سمجھئے میں نے یہ نہیں کہا۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے وضاحت ہو گئی۔ جی خلیل الرحمٰن صاحب۔

Mr. Khalil-ur-Rehman: Mr. Chairman, Sir, the Lord said ; let there be light and there was light and then. He continued to build this universe and on the seventh day. He took rest. He was a very innocent God, or may be, he was tired. I wish that he had used this day to say "let there be happiness and there would have been happiness. Let there be freedom and there would have been freedom, let there be no poverty and there would have been riches and eventually he would have said let there be no human right violations and there would have been none". Unfortunately, he did not do so and this is the reason why we are sitting here today Sir, in this august house trying to discuss one of the worst forms of human right violations, namely bonded labour. A malady which unfortunately is the lot of all the third world countries and Pakistan is no exception to it.

Mr. Chairman, in Pakistan, forced labour is specifically prohibited by law and there is no instance or evidence whatsoever that any form of slavery or bondage has received any sanction or blessing.

Therefore, in 1990, the government informed the ILO Committee on the application of standards that the amendments were under consideration to rectify the problem and the steps were being taken to address this issue. But ILO Committee expressed its disappointment that the legislation, which is inconsistent with the ILO Convention, has not been repealed. We, Sir, have not fared any better since then. Illegal......illegal bonded labour in Pakistan is widespread. Bonded labour is rampant in the brick, carpet, glass and fishing industries and extends to agricultural and constructional work in rural areas. In the brick-making industry, as the Minister concerned has indicated, the case was brought up before the Supreme Court in 1988 and a verdict was given to the effect that prohibition should be put on bonded labour and forcible collection of debts and limiting salary advances only to one week wages, but they upheld the legality of the existing debts.

Despite the ruling, little progress has been made in this regard. The resistence to the ruling has been strong. Reports of violation have been occurring and appearing in the papers and workers movement has split in competing factions over this issue and due to lack of alternative many workers have gone back to brick-making again.

In response to the widespread publicity surrounding this issue, the Government eventually drafted the Bill abolishing the bonded labour and sent it to the Provincial Governments, for their comments. No action so far has been forthcoming, except as the Bill has appeared now.

Despite legal limitations child labour in Pakistan is at a galore. The child labour is limited by at least four statutes and Article 11 of the Constitution of Pakistan. But ironically these laws produce a very hazy and a very confusing scenario, variously limiting employment in certain fields to the age of over 14 and 15 in certain industries and in one case under 14 if the Government Doctor gives a fitness certificate. This is in complete contradiction to the Constitution of Pakistan and to make matters worse, none of these regulations is so far being effectively implemented or enforced. Regulation requiring attendance in schools is not even thought of. While majority of child labour is in family farming and in small businesses, the abusive employment of children in larger industries and government businesses is widespread. Unofficial estimates indicate that one-third of Pakistan's total labour force is under 18.

The employment of children is occasionally linked with harrowing tales of forced labour and even at times with child prostitution.

Labour regulations in Pakistan are governed by Federal statutes, applicable throughut the country. These provide for or required the provincial government to provide for a legal minimum wage with certain welfare protections and welfare services. The minimum wage which varies from province to province is roughly, I think, about Rs. 600/- a month for an unskilled worker which I think, is hardly enough for even a small family to live on.

In the 1990, Budget Session, the previous government set-up a minimum limit of Rs. 1200/- per month but no authorization legislation was ever implemented.

The law provides for a 54 hours a week, with rest period within this time and annual paid leave, but these regulations only apply to a handful of people. These specifically do not apply to the agricultural labourers and people who are working in small industries where work force is ten or less. Also due to lack of education and awareness, many of those labourers who qualify for these benefits do not receive these benefits.

Provincial Governments are responsible for its enforcement but they are largely ineffective in this case. In all cases limited resources, corruption, inadequate and ineffective regulatory instructions hamper these efforts. In general, workers health and safety standards are very poor, and little has been done to improve them.

Mr. Chairman, therefore, it is gratifying to hear about the repeal of such a Bill in this august House. But I only hope that when this Bill is passed, the fate of this Bill does not suffer, like the other Bills which have not been implemented, and have not been enforced and enacted. Unless the law is enacted, it because a piece of papers and will stay as a piece of paper.

Thank you very much, Sir.

Mr. Chairman: Thank you. Shehzad Gul Sahib.

جناب چیئرمین : شہزاد گل صاحب۔

جناب شہزاد گل : جہاں تک بل کا مقصد ہے یہ بہت نیک ہے اور یہ بہت پہلے آنا چاہئے تھا۔ میں اس کی حمایت کرتا ہوں۔ مگر یہ بل comprehensive نہیں ہے۔ جناب والا، روزانہ کے مشاہدے میں آتا ہے اور ہم سڑکوں پر دیکھتے ہیں کہ ٹھیکیدار جو ہوتے ہیں وہ گدھوں کے پیچھے دس' بارہ بارہ سال کے بچوں سے کام لیتے ہیں' ان کے والدین کو پیسے دیئے ہوتے ہیں اور ان کو آرام کا کوئی موقع نہیں دیا جاتا۔ جیسے کہ میرے دوست نے فرمایا کہ چائلڈ لیبر پاکستان میں بہت بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے۔ جناب والا' جہاں بھی bonded labour ہے تو اس کی تلاش کے لئے' انکوائری کے لئے' اس بل میں کوئی ایسا procedure نہیں رکھا گیا ہے کہ یہ کس طرح سے معلوم کیا جائے گا کہ یہاں پر bonded لیبر ہو رہا ہے۔ میں نے یہ بل جلدی جلدی سے پڑھا ہے لیکن اس میں کوئی ایسا پروسیجر نہیں ہے' صرف ایک جگہ ہے کہ vigilance کمیٹیاں بنائی جائیں گی اور ان vigilance کمیٹیوں کا کام رضاکارانہ طور پر ہو گا۔ وہ صرف مشورے دے سکیں گی' وہ کسی کی نشاندہی نہیں کر سکتیں۔ یہ ٹھیکیدار جو bonded لیبر رکھتے ہیں' یہ بہت ظالم ہوتے ہیں یا بہت مضبوط شخصیات ہوتی ہیں یا ان کے پیچھے بہت مضبوط ہاتھ ہوتے ہیں تو ان کو آسانی سے پکڑا جا سکتا ہے نہ آسانی سے جیل بھیجا جا سکتا ہے۔ صرف vigilance کمیٹیاں ہیں

باقی اس قسم کا کوئی اختیار نہیں ہے کہ صرف bonded لیبر بند ہونے سے یا قانون پاس ہونے سے یہ کام روک دیا جائے گا۔ جس طرح میرے دوست نے فرمایا کہ سزا بھی بہت کم ہے۔ وہ کہتے ہیں It shall not be more than five years. اب آپ سزا تو زیادہ رکھتے اور عدالت کو اختیار دیتے کہ It shall extend to life imprisonment or ten years. پھر عدالت کا اختیار تھا کہ پانچ سال دیتے ہیں یا دو سال دیتے ہیں یا دو سال سے کم نہ دیں تو سزا بھی اتنی نہیں ہے تو چاہئے تھا کہ اس کو مزید بہتر بنایا جائے جہاں تک اس کے مقصد کا تعلق ہے میں اس کی پوری حمایت کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین : شکریہ جناب گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی : میں اس پر زیادہ نہیں بولوں گا کیونکہ یہ بل ٹھیک ہے۔ میں اس پر کچھ معروضات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ نہیں ہے کہ والدین اپنے بچوں کو دیتے ہیں لیکن ہم نے یہاں یہ دیکھا ہے کہ خر کار جو مشہور ہیں ان کی با قاعدہ ٹیمز ہوتی ہیں' وہ بچوں کو اٹھا کر لے جاتے ہیں اور بچوں کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ ان کے والدین کون ہیں اور وہ کہاں کے ہیں ؟ جناب والا' دوسری سب سے اہم بات جو میں عرض کرنا چاہوں گا وہ یہ ہے کہ گلف میں بچوں کا باقاعدہ ایک ٹریڈ شروع ہو چکا ہے اور یہ باقاعدہ بچوں کو وہاں لے جاتے ہیں اور اونٹ کی ریس میں ان کو استعمال کرتے ہیں اور ان میں سے اکثر بچے اونٹوں کے نیچے روندے جاتے ہیں اور وہ مر جاتے ہیں۔ اکثر ایسے کیسز ہوتے ہیں۔ شاید آپ کو اس کا علم ہو کہ وہ بچوں کو اس لئے لے جاتے ہیں وہ وزنی نہیں ہوتے اور ان کو ٹرینڈ کرتے ہیں اس کے بعد ان کو لے جا کر ریس میں استعمال کرتے ہیں اور پاکستان سے سینکڑوں بچے لے گئے ہیں۔ خاص کر ڈیرہ اسماعیل خان' ڈیرہ غازی خان اور بلوچستان کے قلات ایریا سے کچھ بچے لے گئے ہیں۔ آج کل رحیم یار خان سے بھی کچھ بچے لے گئے ہیں۔ اس کے بارے میں بھی کچھ ایسا ہونا چاہئے کہ اس پر پابندی ہو کیونکہ سینکڑوں بچے مر چکے ہیں میں صرف یہ معروضات پیش کرنا چاہتا تھا۔

جناب چیئرمین : شکریہ جبار صاحب۔

میر عبدالجبار : شکریہ۔ جناب چیئرمین صاحب' جبری مشقت کے خاتمے کا بل اس وقت زیر بحث ہے۔ بہت کچھ کہا جا چکا ہے اور وزیر موصوف نے مکمل طور پر اس کی

تشریح بھی کر دی ہے۔ میرے کئی دوستوں نے فرمایا اور اخونزادہ صاحب نے بھی فرمایا کہ سزا زیادہ ہونی چاہئے۔ مگر ابھی تو ابتدا ہے۔ اس بل میں ملزم کے لئے سزا دو سے پانچ سال تک رکھی گئی ہے اور 50 ہزار روپے تک جرمانہ رکھا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اچھی خاصی سزا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس بل میں vigilance کمیٹیاں بنانے کی گنجائش رکھی ہے مزید کہا گیا کہ یہ بل صوبوں کو بھجوایا گیا تھا تاکہ وہ اپنی اپنی سفارشات بھجوائیں چاروں صوبائی حکومتوں نے اس بل کو دیکھا' پرکھا اور اس کے بعد اپنی اپنی recommendation بھجوائیں۔ پنجاب گورنمنٹ نے اس بل کے معائنے کے بعد vigilance committees بنانے کی سفارش بھجوائی جو کہ اس بل میں شامل کر لی گئی ہیں۔

جناب والا' جیسے معزز رکن جناب شہزاد گل نے فرمایا ہے کہ ابھی اس بل میں مزید بہتری کی گنجائش ہے۔ جو باتیں گچکی صاحب نے کہی ہیں اگر وہ اس بل کی تعریفات پڑھیں تو اس میں تمام باتیں آ جاتی ہیں' یعنی اس بل کی "تعریفات کے چیپٹر میں" یہ تمام ادوار شامل ہیں۔ اس کو ہر مقصد کے لئے لیا جا سکتا ہے' بچوں کو چاہے اونٹوں کو چرانے کے لئے لے جایا جائے' یا خر کاری کے لئے یا کسی بھی ایسے کام کے لئے لے جایا جائے' ایسے تمام امور اس میں سمو دیئے گئے ہیں۔

جناب والا' اگر آپ اس بل کی آخری شق دیکھیں تو اس میں ہے "pass to..... make rules." قواعد بنانے کی بھی گنجائش رکھی گئی ہے' یعنی اگر بل میں کوئی امر رہ بھی جائے تو قواعد بنا کر اسے پورا کیا جا سکتا ہے قانونی شکل دی جا سکتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک نہایت اچھا بل ہے۔ اس بل کو بنانے کے لئے وزیر موصوف صاحب قابل مبارک باد ہیں۔ میں انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ بل پارلیمنٹ میں پیش کیا تاکہ پاکستان میں اس ضمن میں جو گھناؤنا جرم ہو رہا تھا' وہ ختم ہو سکے اور مجرم کو سزا مل سکے۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔ حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' جناب والا' جو بل اس وقت ہمارے اور آپ کے سامنے زیر غور ہے' میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی واضح بل نہیں ہے۔ اس لئے کہ ہمیں یہ تاثر دیا گیا کہ جو لوگ چھوٹے بچوں سے جبری مشقت لیتے ہیں' ان کے خلاف یہ بل

ہے لیکن جناب چیئرمین جس معاشرے میں ہم رہتے ہیں' اس معاشرے میں خود والدین اپنے بچوں کو' بہ امر مجبوری جبری مشقت کے لئے بھیجتے ہیں۔ جہاں آپ کا اقتصادی نظام 7/6 افراد پر مشتمل گھرانے کے ایک سربراہ کو سات سو' آٹھ سو یا گیارہ سو روپے ماہانہ فراہم کرتا ہو تو وہ گھرانہ اپنے ان افراد کا پیٹ بھرنے کے لئے مجبور ہے کہ جانتے بوجھتے ہوئے اپنے نونہال 'لخت جگر' چھوٹے بچے کو صبح سے لے کر شام تک کسی ہوٹل میں' چائے پہنچانے 'لوہا کوٹنے' سڑک بنانے' یا ایسے کسی بھی کام پر لگا دیتا ہے۔ کسی گیراج میں ہیلپر کے طور پر بھرتی کراتا ہے۔ اس لئے جناب چیئرمین' یہاں یہ وضاحت بھی کی جائے کہ کیا یہ کام بھی جبری مشقت میں شامل ہیں۔ کیا اس قانون کے تحت ان والدین کو بھی ہتھکڑیاں پہنائی جائیں گی ؟ کیا اس قانون کے تحت اس والد کو بھی دو سے پانچ سال تک سزا دی جا سکے گی ؟ میں جناب سمجھتا ہوں کہ چھوٹے بچوں کے اغوا کو کافی عرصہ ہوا لوگ بھول چکے ہیں' اب تو بڑوں کے اغوا کی باتیں بھی ہو رہی ہیں۔ لیکن کیا جناب چیئرمین' 50 ہزار روپے جرمانہ اس غریب والد کو بھی کیا جائے گا ؟ کیا اس غریب بیوہ والدہ کو بھی کیا جائے گا جو گھر پہ بیٹھی ہے۔ اور گھر میں فاقے پر فاقے ہیں اور وہ مجبور ہو کر اپنے بچوں کو ایسے علاقوں میں بھیجتے ہیں جہاں ان کا دل نہیں چاہتا۔ جناب والا' ابھی منظور احمد گچکی صاحب نے فرمایا ہے کہ عربستان میں بچوں کو باقاعدہ دلالوں کے ذریعے بھیجا جاتا ہے۔ ہمارے وزیر صاحب اعجاز الحق بھی تشریف رکھتے ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ساحلی علاقوں میں باقاعدہ طور پر وہاں کے لوگ دلالوں کے ذریعہ' بچوں کے والدین خود اپنے بچوں کو ان کے حوالے کرتے ہیں۔ ان کے بدلے انہیں معاوضہ دیا جاتا ہے اور لانچوں کے ذریعہ ان بچوں کو خلیج کی ریاستوں میں بھجوایا جاتا ہے۔ وہاں ان کے چھوٹے بچوں کو اونٹوں کے اوپر باندھ دیا جاتا ہے' ان کو ایسے اونٹوں پر باندھا جاتا ہے جن کو وہ ریس میں استعمال کرتے ہیں۔ بچوں کو باندھنے کے بعد اونٹ جو ہے وہ بھاگنے لگتا ہے' اس پر باندھا ہوا بچہ ڈر کے مارے چیخیں مارتا ہے تو اس کی چیخوں سے اونٹ جو ہے وہ مزید مشتعل ہو جاتا ہے اور وہ تیز بھاگنے لگتا ہے۔ جناب چیئرمین صاحب' یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس میں کچھ ایسے عوامل بھی کارفرما ہیں جن کو ہمیں پہلے حل کرنا ہو گا۔ ہمیں پہلے ان مسائل کو حل کرنے کے بعد اس مسئلہ پر قانون سازی کرنا ہو گی۔ ہمیں یہ مسئلہ بھی درپیش ہے کہ آج ہمارے بہاری بھائی

بہنوں کو وہاں سے لایا جاتا ہے اور پھر اس کی ایک منڈی لگتی ہے کہ ہماری عورتوں کو چند سو یا چند ہزار روپے میں بیچا جاتا ہے اور اس طرح کے باقاعدہ کئی کیسنز آپ کے سامنے آ چکے ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس بل پر مزید غور کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ان عوامل پر بھی قابو پایا جاسکے۔

جناب والا' اس کے ساتھ ساتھ میں عرض کرتا ہوں کہ رمضان شریف میں چند سالوں سے مختلف ایجنسیاں عمرہ کے لئے ٹکٹیں فراہم کرتی ہیں اور چھوٹے چھوٹے بچوں کو ان ٹکٹوں پر سعودی عرب پہنچایا جاتا ہے اور پھر وہ دونوں عیدوں کے درمیان' حج تک کے وقفہ کے دوران بھیک مانگتے ہیں۔ اس میں باقاعدہ ایک گروہ سرگرم عمل ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں اس قانون میں گنجائش رکھنی چاہئے تاکہ ایسے کیسوں میں' چھوٹے چھوٹے بچوں کو بیرون ملک ذلیل وخوار نہ کیا جاسکے۔

جناب والا' میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ ڈگری یافتہ بڑے افراد جو ہیں اگر یہ اپنے گھر میں اٹھارہ سال سے 10 آدمی ہیں' ان کے پاس ڈگریاں ہیں' تعلیم یافتہ ہیں' لیکن وہ اتنے غریب ہیں کہ ان کے پاس کرایہ تک نہیں ہے کہ وہ ہمارے پاس پہنچیں' سرکاری دفاتر میں پہنچیں یا وزرا کے پاس نوکریوں کے لئے پہنچیں۔ اگر ہم اس پر سنجیدگی سے سوچیں تو ایسے گھرانوں کو بھی چھوٹے بچے ہی چلاتے ہیں جو سارا دن باہر جا کر کہیں ٹافیاں بیچتے ہیں یا اس قسم کا کوئی دوسرا کام کرتے ہیں۔ اس لئے میں عرض کرتا ہوں کہ اس معاشرے کو بہتر بنانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ان تمام امور کو سامنے رکھیں اور اس کے بعد اس سزا کا اطلاق کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔ جناب جبار صاحب' آپ اس پر کچھ کہنا چاہیں گے۔ آپ موورز میں سے ہیں۔

(مداخلت)

میر عبدالجبار : میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے کچھ دوستوں نے شاید اس بل کی روح کو سمجھا ہی نہیں ہے۔ میں وضاحت کے لئے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ مسئلہ مختلف ہے۔ معزز اراکین مختلف بات کر رہے ہیں اور جو کچھ بل میں ہے وہ آپ کی آراء سے مختلف ہے۔

جناب چیئرمین : صحیح ہے جی' یہ bonded labour کے بارے میں ہے' پیشگی رقم لے کر کام کرنے کے بارے میں ہے۔

میر عبدالجبار : یہ تو جناب پیشگی رقم لینے کے بارے میں ہے۔ کسی کو پیشگی رقم دینے کے بعد جو شخص مشقت لیتا ہے یہ بل اس کے بارے میں ہے۔ جو جذبات اراکین نے ظاہر کئے ہیں وہ بھی اپنی جگہ پر اہم ہیں۔

سید فصیح اقبال : میں عرض کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین : جی' وہ اپنے جگہ اہم ہیں۔ سید فصیح اقبال' کیا آپ اس بل کی مخالفت کر رہے ہیں۔

سید فصیح اقبال : نہیں جی' جناب چیئرمین' یہ بل جو ہے یہ کوئی ڈیڑھ سال سے زیر التوا تھا' کمیٹی نے اس پر کام کیا ہے۔ اس بل میں جو کمی تھی وہ کمیٹی کے اجلاسوں میں دور کر دی گئی ہے اور یہ قانون جو ہے یہ ہر لحاظ سے بہتر ہے لیکن جو مولانا صاحب نے اور محترم گچکی صاحب نے فرمایا ہے ان خرابیوں کو دور کرنا جو ہے یہ تمام معاشرے کا بھی فرض ہے۔ میں وزیر موصوف سے عرض کرتا ہوں کہ گورنمنٹ کے ساتھ جتنی نان گورنمنٹ ایجنسیز ہیں ان سے بھی کہیں کہ وہ آگے آئیں اور اس میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ بہت ساری ایسی ایجنسیز ہیں جو حکومت کے تعاون کے بغیر چل رہی ہیں یا حکومت کو چاہیے کہ ان کا ایک کنوینشن بلائیں تاکہ وہ بھی اس میں حصہ لے سکیں۔ مولانا صاحب اور ہم سب کا بھی فرض ہے کہ جہاں معاشرے میں ایسی خرابیاں ہوں' ان کو دور کیا جائے۔ کوئی حکومت بھی ہو وہ معاشرے کے تعاون کے بغیر ساری خرابیاں دور نہیں کر سکتی۔ اس لئے ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم لوگ بھی اس میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔ جتنے بھی لیبر قوانین ہیں ان کا اطلاق ان انسپکٹروں یا افسروں کے ذریعہ سے ہوتا ہے جن کے بارے میں عوام کا تاثر صحیح نہیں ہے۔ اس لئے اگر ایک اچھے قانون کا اطلاق اچھے طریقے سے نہیں ہو گا تو اس کی روح ختم ہو جائے گی۔ میں وزیر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بروقت ان چیزوں کے بارے میں ترمیم کی ہے لیکن جیسے پہلے کہا گیا تھا کہ منتخب نمائندوں کے surprise check ہوں' ایم این اے' ایم پی اے یا سینیٹرز ان کو چیک کریں۔ جہاں یہ شکایت پیدا ہوتی ہے وہاں یہ چیک کریں کیونکہ سرکاری دفاتر ہیڈ آفسز تو اسلام آباد میں ہیں ان کا

remote areas سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے۔ حکومت کو ایسا طریقہ اختیار کرنا چاہئے کہ جس سے اس قانون کا صحیح اطلاق ہو سکے۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔ جناب گلزار صاحب، آخری سپیکر ہیں۔

جناب گلزار احمد خان : جناب چیئرمین، تمام معزز اراکین نے اس بل کے متعلق کچھ نہ کچھ کہا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ بل کی مخالفت میں کسی معزز رکن نے کوئی بات نہیں کی ہے کیونکہ یہ بل جو ہے یہ ہمارے معاشرے کی ایک لعنت کو دور کرنے کے لئے بنایا جارہا ہے اس لئے میں بھی اس بل کی حمایت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ معزز ارکان نے حکومت کو کچھ اس سے بھی زیادہ سخت اقدام کرنے کی سفارش کی ہے تو یہاں پر تھوڑی سی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ یہ بل جبری لیبر کے لئے بنایا جارہا ہے۔ قطع نظر جبری لیبر چاہے ماں باپ کی مرضی سے کرتے ہیں یا ان کی مرضی کے بغیر، ان کے لئے یہ سارا قانون نافذ کرنے کی تجویز کی جارہی ہے لیکن جیسا کہ میرے معزز ارکان نے اس سے بھی سخت اقدام کرنے کی سفارش کی ہے، ان کا مقصد یہی ہوتا ہے یہ جو بچے اغواء کئے جاتے ہیں یا خرکاروں کے پاس رکھے جاتے ہیں جن کو اپنے ماں باپ کا علم نہیں ہوتا ان کے لئے ایک اور ایسی قانون سازی کی جائے جس میں بچوں کے اغواء کے لئے................

اخونزادہ بہرہ ور سعید : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ بل بانڈڈ لیبر کے لئے ہے، یہ فورٹس لیبر کے لئے نہیں ہے۔ لہٰذا یہ چلڈرن سے فورٹس لیبر کے لئے نہیں ہے۔ یہ ایک specific چیز ہے جس سے لوگوں کے بانڈ لکھے جاتے ہیں۔ اتنا تمہارے ذمے قرضہ ہے تم یہاں رہو، مرتے رہو
this is bonded labour, Sir. This is absolutely different.

جناب چیئرمین : جی بہتر ہے۔ جناب گلزار صاحب۔

جناب گلزار احمد خان : جناب میں بھی یہی عرض کر رہا تھا کہ یہ بل جو ہے اس کی تشریح اس طرح سے ہے یہ بانڈڈ لیبر کے لئے ہے۔

جناب چیئرمین : آپ یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ باقی چیزوں کے بارے میں غور ہونا چاہئے۔

جناب گلزار احمد خان : جناب بچوں کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے تو میں یہ تجویز پیش کر رہا ہوں کہ اس کے علاوہ بھی قانون سازی اس قسم کی کی جائے، کہ جس میں چاہے ماں باپ اپنی مرضی سے پیش کرتے ہیں یا مرضی کے خلاف، اور جو بچے اٹھا کر لے جاتے ہیں ان کے خلاف بھی اغواء کے سخت قسم کے کیس بنائے جائیں تاکہ یہ معاشرے سے لعنت دور ہو سکے۔

Mr. Chairman: Thank you. Now, I will put the motion before the House. It has been moved by Mr. Ijaz-ul-Haq, the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis that the Bill to provide for abolition of bonded labour system [The Bonded Labour System (Abolition) Bill, 1991], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman: The motion is passed. The question is that clause 2 do form part of the Bill.

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman: Clause 2 stands part of the Bill. The question is that clause 3 do form part of the Bill.

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman: Clause 3 forms part of the Bill. The question is that clause 4 do form part of the Bill.

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman: Clause 4 forms part of the Bill. The question is that clause 5 do form part of the Bill.

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman: Clause 5 forms part of the Bill. The question is that clause 6 do form part of the Bill.

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman: Clause 6 forms part of the Bill. The question is that clause 7 do form part of the Bill.

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman: Clause 7 forms part of the Bill. The question is that clause 8 do form part of the Bill.

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman: Clause 8 forms part of the Bill. The question is that clause 9 do form part of the Bill.

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman: Clause 9 forms part of the Bill. The question is that clause 10 do form part of the Bill.

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman: Clause 10 forms part of the Bill. The question is that clause 11 do form part of the Bill.

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman: Clause 11 forms part of the Bill. The question is that clause 12 do form part of the Bill.

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman: Clause 12 forms part of the Bill. The question is that clause 13 do form part of the Bill.

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman: Clause 13 forms part of the Bill. The question is that clause 14 do form part of the Bill.

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman: Clause 14 forms part of the Bill.The question is that clause 15 do form part of the Bill.

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman: Clause 15 forms part of the Bill. The question is that clause 16 do form part of the Bill.

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman: Clause 16 forms part of the Bill. The question is that clause 17 do form part of the Bill.

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman: Clause 17 forms part of the Bill. The question is that clause 18 do form part of the Bill.

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman: Clause 18 forms part of the Bill. The question is that clause 19 do form part of the Bill.

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman: Clause 19 forms part of the Bill. The question is that clause 20 do form part of the Bill.

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman: Clause 20 forms part of the Bill. The question is that clause 21 do form part of the Bill.

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman: Clause 21 forms part of the Bill. The question is that clause 1, short title, and commencement and preamble form part of the Bill.

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman: Clause 1, short title and commencement and preamble form part of the Bill.

اعجاز الحق صاحب اگلا آئٹم نمبر 6 move کر دیں جی۔

Mr. Ijaz-ul-Haq: Mr. Chairman, I beg to move that the Bill to provide for abolition of bonded labour system [The Bonded Labour System (Abolition) Bill, 1991], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved by Mr. Ijaz-ul-Haq, Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis that the Bill to provide for abolition of bonded labour system [The Bonded Labour System (Abolition) Bill, 1991], be passed.

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman: The Bill stands passed. Next item.

وہ بھی move کر دیں اس کی اپوزیشن ہے ہی نہیں۔ یہ آئٹم نمبر 7 پر ہے۔ اور کوئی بھی منسٹر پڑھ سکتا ہے۔

آوازیں : ٹھیک ہے جی۔

جناب چیئرمین : ملک نعیم صاحب پڑھ دیں جی نمبر 7۔

Malik Muhammad Naeem Khan: I beg to move that the Bill further to amend the Suppression of Terrorist Activities (Special Courts) Act, 1975 [The Suppression of Terrorist Activities (Special Courts) (Amendment) Bill, 1987], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Anybody opposing it?

حافظ حسین احمد : جی ہاں' جناب oppose کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین : جی فرمائیے جناب۔

حافظ حسین احمد : پہلے یہ ہمیں بتائیں کہ یہ ہے کیا۔

(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین : بل کے اعراض و مقاصد میں دیکھ لیں۔ ملک نعیم صاحب ! اس میں لکھا ہوا ہے کہ اس میں ایک آدمی جو تین سال کے لئے ایڈیشنل سیشن جج رہا ہو' اس کی

آ رہی ہے پھر change

"empower a special court to try a person who is alleged to have committed any other offence alongwith the scheduled offence. Empower the Federal Government to make rules......."

یہ ساری کچھ چھوٹی چھوٹی ٹیکنیکل چیزیں ہیں۔

آوازیں : پھر وزیر صاحب بتائیں ناں جی کہ کیا ہے جی ؟

جناب چیئرمین : پڑھ دیں پڑھ دیں جی وزیر صاحب یہ کیا ہے ؟

Malik Muhammad Naeem Khan: Sir, the Bill seeks to amend the suppression of terrorist activities (Special Courts) Act, 1975 (XV of 1975) so as to make (a) a person who has for a period of not less than three years exercised the powers of an Additional Sessions Judge, a District Magistrate or an Additional Sessions Judge eligible for appointment as the Presiding Officer of a Special Court constituted under the said Act;

(b) Empower a special Court to try a person who has alleged to have committed any other offence alongwith the scheduled offence for all the offences of which he is accused; and

(c) Empower the Federal Government to make rules necessary or expedient for the prevention of, or coping with, the offences triable thereunder.

جناب چیئرمین : یہ مختصر سا ہے جی۔ جناب شہزاد گل صاحب۔

جناب شہزاد گل : جناب جہاں تک اس بل کی کلاز تین کا تعلق ہے سیکشن نمبر 4 ' یہ اچھی ترامیم ہیں اور اس کی مخالفت نہیں کرنی چاہئے کیونکہ اس طرح سے ہوتا ہے کہ ایک شخص کے خلاف شیڈول آفنس بھی ہوتا ہے نان شیڈول آفنس بھی ' تو شیڈول آفنس کا سپیشل کورٹ میں کیس چلتا ہے اور پھر نان شیڈول کا سیشن کورٹ میں ' یہ تو ہے کہ دونوں ایک ساتھ چلیں...........

جناب چیئرمین : یہی مقصد ہے۔

جناب شہزاد گل : یہ بات تو اچھی ہے لیکن یہاں تک اس کی سیکشن تین میں ترمیم کا تعلق ہے اس میں ایک ایسا اختیار دیا جا رہا ہے ایسے شخص کو کہ جو نہ سیشن جج ہو گا نہ ایڈیشنل

سیشن جج ہو گا اب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اگر کسی نے اختیارات استعمال کئے ہوں 'اب تحصیلدار ہے وہ اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول بھی ہوتا ہے اس نے اگر کسی دوران اپنے اختیارات استعمال کئے ہیں تو اس کو بھی سپیشل کورٹ کے جج کے برابر اختیارات دیئے جا رہے ہیں' اس کو سیشن جج اور ایڈیشنل سیشن جج کے برابر اختیارات دیئے جا رہے ہیں اور وہ شیڈول آفسنز جو ہیں وہ اس کو try کر سکے گا سارے اس میں 302 '336 بھی ہیں یعنی آرسن اور قتل کے کیس بھی ہیں' دھماکوں کے cases بھی ہوں گے تو یہ سارے کیسز جو ہیں اب ایک تحصیلدار کہ جس نے کسی وقت اگر اختیارات استعمال کئے ہوں گے اس نے سات سال کے مختلف اوقات میں اگر وہ officiating کسی وقت رہا ہو' تو یہ اختیارات ناجائز طور پر ان کو دیئے جا رہے ہیں یہ سیکشن مناسب نہیں ہے لہٰذا اسے ہٹایا جائے اور باقی جو ہیں۔ ٹھیک ہے۔

(اس مرحلہ پر کرسی صدارت پر جناب ملک محمد حیات خان تشریف لائے)

ملک محمد نعیم: جناب والا' محترم سنیٹر صاحب نے اعتراض اٹھایا ہے لیکن District Magistrate Deputy Commissioner ہوتا ہے' اور Additional District Magistrate/Additional Deputy Commissioner ہوتا ہے ہمیشہ civil services سروسز کے ہی لوگ ہوتے ہیں یا provincial services کے ہوتے ہیں یا اور شاذونادر ڈی سی کہیں پوسٹ ہوا تو چند دنوں کے لئے additional charge کسی Additional Deputy Commissioner کو مل گیا تو وہ بھی Additional Deputy Commissioner ہی ہے اور کبھی کبھار ہوتا ہے کہ کسی اے سی کو چند دنوں کے لئے چارج مل گیا ہو اس سے نیچے تو یہ کبھی جاتا ہی نہیں کبھی کسی تحصیلدار یا کسی بہت چھوٹے خطرناک اہلکار کے پاس یہ چارج کبھی بھی نہیں جائے گا۔

جناب شہزاد گل: میری گزارش یہ ہے کہ ایسے شخص کو special court کا Judge مقرر کیا جا رہا ہے جو اس کے قابل نہیں ہے۔ اس کی اہلیت اس کے لئے نہیں ہے۔

ملک محمد نعیم: میں عرض کرتا ہوں کہ by and large جو District

Magistrate officiate کرتا ہے جو پریکٹس ہے کوئی Tom Dick and Harry توجا
کر District Magistrate officiate کر نہیں سکتا سروس کا ہی آدمی کرتا ہے
ایک step نیچے کرتا ہے تو وہ اتنا خطرناک نہیں ہو سکتا۔

(مداخلت)

جناب گلزار احمد خان : جناب حافظ صاحب اور منسٹر صاحب کا جھگڑا تو یہ ہو رہا ہے کہ صحیح بات کیا ہے کسی کو سمجھ میں نہیں آ رہی لیکن میں شہزاد گل صاحب کی بات کو ذرا آگے لے کر چلوں گا کہ میں تو یہ کہوں گا کہ ہر بات پر خصوصی عدالتیں بنائی جا رہی ہیں اس کی کوئی سمجھ نہیں آ رہی یا تو پھر ہم عدلیہ سے مایوس ہو چکے ہیں اور یا پھر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ عوام کو وقت پر انصاف نہیں مل رہا اور صحیح معنوں میں انصاف نہیں مل رہا۔

جناب منظور احمد گچکی : 87 کا بل ابھی لا رہے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : 87 کا بل ہے..................

جناب منظور احمد گچکی : سارے ممبران پتہ نہیں کدھر گئے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : میں اس کا چیئرمین تھا۔ میں موجود ہوں۔

Now, I will put the motion before the House. The question before the House is :—

> "that the Bill further to amend the Suppression of Terrorist Activities (Special Courts) Act, 1975 [The Suppression of Terrorist Activities (Special Courts) (Amendment) Bill, 1987] as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once."

(*The motion was adopted*)

Mr. Presiding Officer: The motion is adopted. Now, I take it clause by clause.

(مداخلت)

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا، میں آپ کی توجہ اس مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ عدالت میں اگر ماموں جج ہو اور وکیل بھانجا ہو تو یہ نہیں ہوتا جی،

کورٹ میں تو اعتراض یہی ہوتا ہے۔ بھانجے نے پیش کیا اور ماموں اس کو آگے لے جا رہے ہیں۔

ملک محمد نعیم : یہ احتجاج کے برابر ہے جناب............

جناب منظور احمد گچکی : جناب والا' مجھے تو ایسے لگتا ہے کہ یہ ملی بھگت ہے۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Presiding Officer: The question before the House is:—

"that Clause 2 to 5 form part of the Bill".

(*The motion was adopted*)

Mr. Presiding Officer: Motion is adopted. Now the question before the House is:—

"that Clause 1, Short Title, Commencement and Preamble form part of the Bill".

(*The motion was adopted*)

Mr. Presiding Officer: Clause 1, Short Title Commencement and Preamble form part of the Bill.

(At this stage the Chair was vacated by the Presiding Officer ..., Malik Muhammad Hayat Khan and was occupied by Mr. Wasim Sajjad, Chairman Senate)

Malik Muhammad Naeem Khan: Sir, I beg to move;

"that the Bill further to amend the Suppression of Terrorist Activities (Special Courts) Act, 1975 [The Suppression of Terrorist Activities (Special Courts) (Amendment) Bill, 1987], be passed."

Mr. Chairman: The question before the House is that it has been moved by Malik Muhammad Naeem, the Minister for Commerce

"that the Bill further to amend the Suppression of Terrorist Activities (Special Courts) Act, 1975 [The Suppression of

Terrorist Activities (Special Cou[illegible] (Amendment) Bill, 1987], be passed."

(*The motion was adopted*)

Mr. Chairman: The Bill stands passed. Now, we take Item No. 9 on the cotton crop. Janab Tariq Chaudhry Sahib.

جناب محمد طارق چوہدری : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، شکریہ جناب چیئرمین، جناب والا، اس وقت بہت ہی اہم مسئلہ ہمارے زیر غور ہے۔ جناب چیئرمین آپ کو اور اس ایوان کے ممبران کو یاد ہو گا کہ آج سے دو برس پہلے بالکل اسی موسم اور اسی سیزن میں یہ مسئلہ ایوان میں اٹھایا گیا تھا اور جناب چیئرمین آپ نے اس کی سنگینی کو اور اس کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے فوری طور ایگری کلچر اور کامرس کمیٹیوں کو اکٹھا کر کے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی جس کے سربراہ ہمارے ممبر سرتاج عزیز صاحب تھے جو آج وزیر خارجہ ہیں اور آپ نے حکم دیا تھا کہ یہ دونوں کمیٹیاں فوری طور پر میٹنگ کریں اور 24 گھنٹوں کے اندر اندر ان دونوں کمیٹیوں نے یہاں کمیٹی ہاؤس میں میٹنگ کی تھی اور اس میں دونوں وزارتیں یعنی وزارت زراعت اور وزارت تجارت، حاضر تھیں۔ اس کے بعد ایک رپورٹ بھی submit کروائی گئی تھی۔ جناب چیئرمین، یہ سینٹ ایوان جو ہے یہ عام طور زیادہ اس کی اپوزیشن میں ہوتی تھی اور آج وہی سینٹ ہے لیکن آج ہماری اکثریت حکومتی گروپ سے تعلق رکھتی ہے۔ لیکن جناب کسانوں کے شب وروز اسی طرح ہیں اور کسانوں کے ساتھ ہونے والی زیادتی اسی طرح ہے۔ جناب چیئرمین جس وقت ہم میٹنگ کے لئے وہاں گئے تھے 24 گھنٹوں کے اندر اندر تو وہاں پر آفیشل سائیڈ پر ایک سائیڈ پر تو ممبران سینٹ بیٹھے ہوئے تھے اور آفیشل سائیڈ پر سیکرٹریز، منسٹرز اور ایڈیشنل سیکرٹریز بیٹھے ہوئے تھے اور جہاں ایڈیشنل سیکرٹریز اور سیکرٹریز بیٹھے ہوئے تھے ان کے بالکل درمیان میں APTMA کے ممبر بھی بیٹھے ہوئے تھے ان آفیشلز میں۔ تو جناب چیئرمین اس وقت جو مسئلہ ہمارے زیر غور ہے وہ اس آرگنائزیشن کا ہے جس نے اس ملک میں اکنامک دہشت پھیلا رکھی ہے۔ اس نے اس ملک کے وسائل کو چاٹ لینے کا تہیہ کر رکھا ہے اور ان وسائل کو چاٹ لینے کے لئے اس کو اس وقت کی حکومت کا بھی پورا تعاون حاصل ہو گیا تھا۔ اور آج کے بعض لوگوں کا

تعاون حاصل ہو گیا ہے جس کی وجہ سے جناب چیئرمین یہ خیال رہے کہ پاکستان میں ہماری جتنی ایکسپورٹ ہے' ایکسپورٹ کے ذریعے سے ہماری جتنی آمدنی ہوتی ہے' ڈائریکٹ یا انڈائریکٹ' اس کا 90 فیصد حصہ کاٹن سے تعلق رکھتا ہے۔ ہماری جتنی ڈائریکٹ یا ان ڈائریکٹ ٹوٹل لیبر ہے 60 فیصد بالواسطہ یا بلاواسطہ اس بزنس سے تعلق رکھتی ہے۔ جناب چیئرمین ہمارے ملک کی 70 فیصد آبادی جو ہے اس کا ایگری کلچر سے تعلق ہے اور ان کے لئے یہ سب سے بڑی کیش کراپ ہے۔ جناب چیئرمین میں آپ کو اس طرف متوجہ کر رہا ہوں کہ ہمارے ایک کروڑ کا بیل کاٹن کی پیدا ہوتی ہے اور ایک کروڑ بیل کا مطلب ہے تقریباً 5 کروڑ من روئی اور 5 کروڑ من روئی کا مطلب ہے 15 کروڑ من کپاس۔ تقریباً کروڑ من کپاس پیدا ہوتی ہے۔ جناب چیئرمین یہ 15 کروڑ من جو کپاس ہے اور اپٹما والے کم از کم اس میں سے 70 لاکھ من خریدتے ہیں آج سے دو سال پہلے انہوں نے 70 لاکھ من کپاس پر یہ کیا تھا کہ 10 روپے فی من انہوں نے اپٹما کے ممبروں پر ایک ان آفیشل ٹیکس عائد کیا تھا جو سات کروڑ روپے بنتا ہے تو اس ٹیکس کے ذریعے سے اس وقت کے وزیروں کو' اس وقت کے سیکرٹریوں کو خریدا گیا تھا اور خریدکر ان کو صرف یہ کہا گیا تھا براہ کرم آر سی سی کو فیلڈ میں نہ بھیجیں جب تک ہم کاٹن نہیں خرید لیتے۔ اب آر سی سی میدان میں نہیں تھی اور اکیلی اپٹما کاٹن خرید رہی تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک سو روپیہ من کم قیمت پر کاٹن کی پرائس جا رہی تھی تو آپ اس طرح اگر تصور کریں تو یہ 1500 کروڑ روپیہ بنتا ہے۔ 15 ارب روپیہ بنتا ہے اور یہ اس وقت ہوا تھا۔ اس کے بعد جب آپ نے یہ کمیٹی بنائی' اس کمیٹی کی رپورٹ آئی تو حکومت نے بعد میں 900 روپیہ سپورٹس پرائس مقرر کی اس وقت ہمارے لیڈر' ہمارے قائد آج کے وزیراعظم لیاقت پور گئے تھے۔ لیاقت پور جو کاٹن گروئنگ ایریا ہے' وہاں کھڑے ہو کر یہ اعلان کیا کہ سپورٹس پرائس 900 روپیہ مقرر کی گئی ہے۔ جبکہ کسانوں کو کھاد' دوائیوں اور دوسرے جتنے ان پٹ ہیں کسی میں سبسڈی نہیں ملتی' جب ان کو ان پٹ میں سبسڈی نہیں ملتی تو ان کی آؤٹ پٹ کی قیمت اس طرح کیوں مقرر کی جائے کہ انٹرنیشنل مارکیٹ اور ہو اور اندرون ملک مارکیٹ اور ہو۔ اور اگر ہماری حکومت آ گئی تو ہم یہاں پر کاٹن کی پرائس انٹرنیشنل مارکیٹ کے برابر مقرر کریں گے۔ جناب چیئرمین دو برس گزر گئے' دو برس گزرنے کے بعد وہ جو 900

روپے سپورٹس پرائس تھی وہ سپورٹس پرائس آج 800 روپے ہے۔ کیا اب انہوں نے سبسڈی دینا شروع کر دی ہے ؟ کیا اب ان پٹ سستے ہو گئے ہیں ؟ تو اس وقت یہ کہا گیا کہ ہم برابر کر دیں گے آج جناب انٹرنیشنل مارکیٹ میں قیمت 1300 روپے ہے اور اندرون ملک انہوں نے 800 روپے مقرر کی ہے۔ 500 روپے کا فرق بنتا ہے۔ 500 روپے کا مطلب ہے 7500 سو کروڑ روپیہ۔ چیئرمین 75 ارب روپیہ۔ جناب چیئرمین صاحب ذرا آپ تصور کریں یہاں آبادی کی اکثریت جو بھوک سے مرتی ہے' جو دھوپ میں سڑتی ہے' کپاس چنتی ہے اور یہاں کا کسان جو کپاس بیچتا ہے۔ زمیندار جس کا سارا انحصار اس پر ہے اس کی جیب سے 75 ارب روپیہ نکالا جا رہا ہے اور کس کے ایماء پر نکالا جا رہا ہے۔ اپٹما کے ایما پر نکالا جا رہا ہے۔ کون اس کی مدد کرتا ہے ؟ ہماری وزارتیں' ہمارے سیکرٹری اور کتنی تھوڑی قیمت پر کرتا ہے ؟

؎ قومین فروختن چہ ارزان فروختن۔

چند کروڑ کے لئے' 75 ارب روپے۔ اگر اس پرائس کو 800 روپے کی بجائے ایک ہزار روپیہ مقرر کیا جائے اور ان کو 300 روپے کا انڈسٹریلسی کو bunch دیا جائے تو تب بھی 30 ارب روپے کسانوں کے پاس جاتے ہیں 300 کروڑ روپیہ۔ جناب چیئرمین یہ بہت ہی سنجیدہ مسئلہ ہے اور اس کے اندر بہت بڑا گھپلا ہے۔ اتنا بڑا گھپلا اتنی زیادتی ہے اگر اس کو سنجیدگی کے ساتھ دیکھا جائے تو یہ ایک سال میں ہونے والی زیادتی' یہ پوری کی پوری کو آپریٹو سکینڈل سے بڑی ہے۔ اور یہ ایک سال میں قصہ بنتا ہے۔ کیونکہ کسان دیہاتوں میں رہتا ہے' دور دراز گوٹھوں میں رہتا ہے' احتجاج نہیں کر سکتا' اپنی انجمنیں نہیں بنا سکتا' پارلیمینٹ کے سامنے آ کر یہاں پر ہنگامہ نہیں کر سکتا' نتیجہ یہ ہے کہ اس کی کوئی نہیں سنتا' کوئی اس کی مدد نہیں کرتا' کوئی اس کے لئے آواز نہیں دیتا جناب چیئرمین' یہ نہایت افسوسناک طرز عمل ہے۔ میں اپنی حکومت سے درخواست کرتا ہوں' گزارش کرتا ہوں کہ اگر وہ اپنے قائد کے لفظوں کا احترام نہیں کر سکتے' اگر ان کی بات کو نہیں مان سکتے تو خدا کے لئے اپنی معیشت پر ہی کچھ نہ کچھ رحم کریں۔ جناب چیئرمین' 6 تاریخ کو وزیر اعظم نے ٹیلی ویژن پر اعلان کیا کہ میں کاٹن کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے اور کسانوں کی مشکلات حل کرنے کے لئے میں سی ای سی کو حکم دیتا ہوں کہ وہ فوری طور پر خریداری

کرے۔ جناب چیئرمین ' اس کی نوبت کیوں آئی تھی ؟اس کی نوبت اس لئے آئی تھی کہ اس ایوان میں اس مسئلے پر ہنگامہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ انہوں نے 6 تاریخ کی رات کو اعلان کیا۔ آج سے دو دن پہلے تک سی ای سی نے کاٹن کی خریداری شروع نہیں کی تھی اور آج صبح جینرز ایسوسی ایشن کے آدمی نے صادق آباد سے مجھے فون کیا ہے اور لیاقت پور سے وہاں کے ایم پی اے نے مجھے فون کیا ہے۔ دو ٹیلی فون مجھے موصول ہوئے ہیں اور دونوں کاٹن ایریا کے ہیں انہوں نے بتایا ہے کہ سی ای سی جو ہے کہہ رہی ہے ہم خریدیں گے۔ انہوں نے کاٹن کی خریداری نہیں شروع کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم کاٹن کی خریداری کریں گے۔ صرف فصل کی خریداری کریں گے تو باقی کاٹن کہاں جائے گی ؟اور اپٹما نے یہ دھاندلی مچائی ہے۔ انہوں نے اپنے ممبران کو ایک ہدایت نامہ بھیجا ہے۔ جناب چیئرمین صاحب ' خیال رہے کہ پاکستان میں 15 دسمبر سے پہلے پہلے کسان کے پاس سے کاٹن ختم ہو جاتی ہے اور یہاں پر یہ ہوا ہے کہ اپٹما نے اپنے ممبروں کو ایک خط بھیجا ہے کہ اپٹما کا کوئی ممبر نومبر میں 25 فیصد سے زیادہ کاٹن نہیں خریدے گا اور 25 فیصد سے زیادہ دسمبر میں نہیں خریدے گا اور 10 فیصد جنوری میں خریدے گا یعنی تین مہینوں میں اپٹما 60 فیصد کاٹن خریدے گا وہ اپٹما جو 15 دسمبر تک سو فیصد اپنی کاٹن خریدتا ہے اور انہوں نے یہ ensure کیا ہوا تھا کہ سی ای سی فیلڈ میں نہیں آئے گی اور اس طرح کاٹن کو اتنا ڈی پریس کیا جائے گا نہ صرف bunch price سے بھی نیچے جا کر خریدیں گے بلکہ کسانوں کی زندگی اجیرن کر دیں گے۔ جناب چیئرمین پھر ہوا کیا ہے ؟ میں نے 7 نومبر کو یہاں پر نوٹس دیا ہے۔ کاٹن کے متعلق ایڈجرنمنٹ موشن میں نے یہاں 7 نومبر کو دیا۔ 8 نومبر کو چھٹی تھی 9 نومبر کو اپٹما نے جو پابندی لگا رکھی تھی ' اٹھالی یعنی نوٹس آپ کا سینٹ سیکرٹریٹ سے ہوتا ہوا کامرس منسٹری اور دوسری منسٹریوں میں بعد میں پہنچا ہے اور وہاں بیٹھے ہوئے ان کے کارندوں نے فوری طور پر پہلا کام یہ کیا ہے کہ APTMA کو اطلاح دی ہے۔ 7 تاریخ کو انہیں نوٹس ملا ہے اور 9 تاریخ کو انہوں نے پابندی اٹھانے کا اعلان کیا ہے اور ایک رات میں جب پابندی اٹھائی گئی ہے تو دو روپے پر پونڈ قیمت بڑھی ہے۔

جناب چیئرمین، یہاں پر اندھیر مچاہوا ہے 'ابھی کوئی وزیر اٹھے گا' یا کوئی دوسرا اٹھے گا جنہوں نے سیکرٹریوں سے اس کے اوپر نوٹ لکھوایا ہو گا' اور وہ APTMA کالکھاہوا نوٹ یہاں سنا دیں گے۔ لیکن کسانوں کا یہاں آ کر نوٹ کون سنائے گا۔ کسانوں کی مشکل یہاں کون بیان کرے گا جناب والا' یہاں ذخیرہ اندوزی پر پابندی ہے لیکن وہ ذخیرے جو حکومت کے رحم وکرم پر ہیں 'جس کی خریداری open نہیں ہو سکتی ہے ان کو کون اٹھائے گا۔ جناب چیئرمین' APTMA کا یہ اقدام سراسر اور صریحاً کسانوں کے اوپر معاشی حملے کے مترادف ہے۔ لہٰذا پہلی بات تو یہ ہے کہ APTMA) پر پابندی عائد کی جائے ایسی تنظیموں پر پابندی عائد کی جائے جو کسانوں اور مزدوروں کے خلاف ایکا کر کے ان کا استحصال کرتی ہیں۔

2۔ فوری طور پر CEC کا کاٹن خریدنے کا حکم دیا جائے۔ اور CEC کم از کم چالیس لاکھ گانٹھیں فوری طور پر خرید کرے۔

3۔ support price کم از کم ایک ہزار روپیہ مقرر کی جائے اور اس طرح کسانوں کو ان کا تیس ارب روپیہ واپس لوٹایا جائے۔

جناب چیئرمین' یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اگر یہ اپنی مرضی سے قیمتیں مقرر کرتی ہے تو یہ اس کی ذمہ داری ہے کہ اپنے ملک کے سات کروڑ لوگ جو کاٹن اور اجناس پر بھروسہ کرتے ہیں 'ان کی اگر یہ مدد نہیں کر سکتی ہے 'ان کی مدد کو یہ حکومت نہیں پہنچ سکتی ہے 'ان کو کوئی favour نہیں دے سکتی ہے تو خدا کے لئے ان صنعتکاروں کو' ان کی جیبوں' ان کے گھروں' اور ان کے غلوں اور گوداموں پر ڈاکے ڈالنے سے تو کم از کم روکیں۔ یہ پوری طرح اس میں حصہ دار ہیں' یہ پوری طرح انکی ہم نوا ہیں اور ہم نوا صرف اسی لئے نہیں ہے کہ ان کے پاس اتنا فنڈ ہے کہ وہ جب خریدنا چاہے تو خرید سکے' ان کے پاس اس کے لئے فنڈ ہے کہ سیاسی ضرورتوں کے لئے بھی پیسہ فراہم کر سکے بلکہ یہ اس لئے بھی ہے کہ اب APTMA کے ممبر' APTMA کے عہدیدار یا سپننگ چلانے والے لوگ اس وقت پوری طرح اقتدار پر بھی قابض ہیں۔ خدا کے لئے عوام کا بھی خیال کریں لوگوں کا بھی خیال کریں اور اپنی معیشت کا بھی خیال کریں۔ آخرو دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : شکریہ اخونزادہ بہرہ ور سعید صاحب۔

اخونزادہ بہرہ وہ سعید : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، میرے بھائی طارق چوہدری صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے جو اعداد و شمار پیش کئے، گو کہ میرے پاس ان کی تفصیل تو نہیں ہے لیکن میں ان کی تائید کرتا ہوں۔ جناب والا، میں اس ہاؤس کی توجہ اس طرف مبذول کرانے کی سعی کرتا ہوں کہ کبھی پنجاب ہندوستان کی granany کہلاتا تھا اور اب یہ وقت آ گیا ہے کہ ہم باہر کے ممالک سے گندم ادھار خرید کر لاتے ہیں اور یہاں لوگوں کو دیتے ہیں۔ اب یہ سوال اٹھتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا ؟

2۔ جب تک مشرقی پاکستان اس ملک کا حصہ تھا تو اس وقت کپاس کے کچھ یہاں کارخانے بنے اور کچھ وہاں بنے، اس طرح کچھ کام چل پڑا تھا۔ لیکن میں یہ پوچھنے کی جسارت کروں گا کہ ہمارے پاس دو بڑی فصلیں، دو بڑی cotton items اور rice ہیں، جو ہم باہر کے ممالک میں بیچ کر زر مبادلہ کماتے ہیں۔ اس کی طرف اتنی بے توجہی کیوں ہے ؟ میں اب یہی کہوں گا کہ یہ اس وقت چوہدری صاحب نے جو APTMA کا نام لیا ہے، یا انہوں نے ایکسپورٹ کے لئے جو بھی ڈھانچہ بنایا ہے، اس میں اب وہ لوگ شامل ہو گئے ہیں جو کپاس کی پیداوار کے بڑے حصے پر کنٹرول کرتے ہیں۔ ان کی یہ کوشش ہے، جس کے بارے میں چوہدری صاحب نے صحیح فرمایا ہے کہ وہ اس وقت خریداری نہ کریں جب تک کپاس کے کاشت کار اس کو کم قیمت پر یا اونے پونے بیچنے پر مجبور نہ ہوں۔

جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے اس کے مطابق کپاس کے پچاس فیصد کاشت کاروں کا تعلق 6 ایکڑ زمین سے لے کر 50 ایکڑ تک زمین رکھنے والوں سے ہے۔ آپ جناب جانتے ہیں کہ اس فصل کی کاشت کے لئے کوئی subsidy نہیں دی جاتی۔ اور اس کے علاوہ اس فصل کی پرورش میں کام آنے والی چیزیں جیسے کھاد، insecticides pesticides وغیرہ ہے، کی قیمتیں بڑھتی جا رہی ہیں اور روپے کی قیمت کم ہوتی جا رہی ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ جب فصل پکنے پر آتی ہے، اور فصل کاٹنے کا وقت آتا ہے تو یہ لوگ بجائے فصل کاٹنے کے ان کاشت کاروں کو ہی کاٹنے لگ جاتے ہیں۔ میں اس حکومت سے یہ گلہ ضرور کروں گا اور یہ مطالبہ بھی کروں گا کہ یہ ایسا کیوں ہوتا ہے، جب ہم اپوزیشن میں تھے یا جب یہ حکومت اپوزیشن میں تھی، تو اس وقت تو ہم یہی کہتے تھے کہ بھائی

جب ہماری باری آئے گی تو میری اور ملک صاحب لی باری ائے گی ،تو ہم انشاء اللہ وہ کچھ کر کے دکھائیں گے ،جو آپ چاہتے ہیں۔ اس طرح سے سرزمین پاکستان جنت نظیر بنے گا۔ اب میں یہ پوچھتا ہوں کہ اب ہم لوگوں کو جا کر کیا کہیں ، علاقے میں الحمد اللہ نہ تو کاٹن کے لئے زمین ہے اور نہ ہی کاٹن ہے۔ لیکن جب اپنے علاقے کے لوگ اس قسم کے مسئلوں کے بارے میں یا دیگر مسئلوں کے بارے میں پوچھتے ہیں تو ہمارے پاس جواب نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ بھائی ،اب تو آپ کی حکومت ہے۔ اب آپ ایسا کیوں نہیں کرتے۔ اس لئے میں پوچھتا ہوں کہ اب تو ہماری حکومت ہے ،اب ہم ان قیمتوں کو اس لیول پر کیوں نہیں لاتے جو کاشت کاروں کا حق ہے۔ ہم اس کے لئے مڈل مین کو کیوں نہیں نکالتے۔ سی ای سی کو ہم کیوں نہیں ختم کرتے ،کب تک ہم ان لوگوں کو لوٹیں گے۔ یہ لوگ کب تک یہ لوٹ مار برداشت کریں گے۔ جناب والا ، اگر مجھے اچھی طرح سے یاد ہے تو بھٹو صاحب کے دور میں علامہ صاحب کے دو اشعار کو توڑ مروڑ کر میں نے کسی جلسہ میں پیش کیا تھا۔ اگر اجازت ہو تو میں عرض کروں۔

<u>جناب پریذائیڈنگ آفیسر :</u> جی۔

<u>اخونزادہ بہرہ ور سعید :</u>

اٹھو میری دنیا کے غریبوں کو جگا دو.................. میں نے یہ کہا۔

اٹھو میری دنیا کے وڈیروں کو جگا دو۔ تو یہ کیسے.............

ان کے کان میں سندمیسر سنادو۔ وہ کیسے..................

شعر ہے نا کہ جس کھیت سے میسر نہ ہو روزی لیکن میں نے یہ کہا

کہ جس کھیت سے دہقان کو میسر ہو دو روٹی

اس کھیت کے ہر خوشہ گندم کو جلا دو

جناب پریذائیڈنگ آفیسر شکریہ جناب۔

جناب ابھی تو میں نے تھوڑا ہی عرض کیا ہے۔ میں تو محرک ہوں۔

<u>جناب پریذائیڈنگ آفیسر :</u> شعر کا شکریہ۔

<u>اخونزادہ بہرہ ور سعید :</u> بڑی مہربانی جناب..................

<u>جناب محمد طارق چوہدری :</u> جناب چیئرمین ! آپ ان سے کہئے کہ پھر یہ شعر

پڑھیں تاکہ ہم بھی لطف اندوز ہو سکیں کیونکہ ہمیں حافظ صاحب نے busy کر رکھا تھا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی بہرہ ور سعید صاحب۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید: جناب حافظ صاحب تو حافظ صاحب ہیں۔ حافظ قرآن ہیں بڑے عظیم انسان ہیں۔ میں حافظ صاحب سے التجاء کروں گا کہ آپ کی بھی بڑی ذمہ داری ہے ہر جمعہ میں ہم صرف حقوق اللہ کے متعلق سنتے ہیں۔ برائے خدا حقوق العباد کے متعلق بھی بات کیجئے۔ جھگڑا تو دنیا میں حقوق العباد پہ ہے۔ یہ لوگ جو جکڑے جا رہے ہیں، یہ تو وہی بات ہے جس کے حقوق کی بات کی جا رہی ہے۔ تو جناب چوہدری صاحب آپ کو میں پھر شعر سناؤں لیکن میں شاعر نہیں ہوں۔ لیکن چلیں ٹھیک ہے جناب عرض یہ ہے کہ پاکستانی عوام بھی عجیب قوم ہے۔ وہی سب کچھ کرتے ہیں جو کہ پہلی اقوام کرتی تھیں۔ لیکن جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم قربان جاؤں نام سے، ان کی وجہ سے اس دنیا میں ہمیں وہ آفتیں نہیں آئیں جو ان قوموں پہ آتی تھیں ورنہ ہم اسی ایک فعل سے طوفان نوح کی سزا پاتے، پتھروں کی بارش کی سزا کے قابل تھے، پرندوں کی چونچوں سے کنکریوں اور پتھریوں کی سزا کے قابل تھے۔ ہم ایک طرف کہتے ہیں کہ ہم وہ کریں گے کہ جنت نظیر بنا دیں گے۔ ہم لوگوں کی حالت بہتر کر دیں گے۔ چھٹی کا نام لیتے ہیں، میری بلا جانے یہ کیا ہوتی ہے، لیکن اس کی بھی چھٹی کرا دی۔ یعنی میں حیران ہوں کہ دنیا میں قیمتیں بڑھتی ہیں۔ میرے سامنے جو ہندوستان کی کاٹن پالیسی ہے اور پاکستان کی جو کاٹن پالیسی ہے اس میں ہم دیکھتے ہیں کہ قیمتیں وہاں بڑھتی رہتی ہیں اور یہاں ہم دیکھتے ہیں، قیمتیں گھٹتی رہتی ہیں۔ میں پھر دہراؤں گا کہ روپے کی قیمت کم ہوتی جاتی ہے، ان کے جو اخراجات ہیں وہ بڑھتے ہیں۔ inputs پر اس کا کتنا اثر پڑے گا؟ یہ ہم سے کیا توقع رکھیں گے؟ اس کسان سے ہم کیا توقع رکھیں گے جس کو پندرہ دسمبر سے پہلے پہلے اپنا مال صرف اس لئے بیچنا ہے کہ اس نے جو قرضہ اٹھایا ہے وہ ادا کرے۔ خدارا یہ مڈل مین کو، اور اسی کی حالت پہ پھر ذرا غور کریں اور نظر ثانی کریں اور ان کی مشکلات کو ختم کرنے کی کوشش کیجئے۔ اگر ہم حقیقی معنوں میں یہ چاہتے ہیں کہ یہ ملک ترقی کرے تو ہم کو یہ امر تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس پاکستان کی سرزمین پر بہت کم جو ہم رعایت کریں گے زمینداروں یا کاشتکاروں کے ساتھ، تو ہم یہ رعایت کریں، میں حکومت سے درخواست کروں گا کہ خدارا absentee landlordism کو ختم کیجئے۔

جناب 75 فیصد لوگوں کا گزارہ جو ہے اور شب وروز محنت کر کے ہمارے لئے جو کام کرتے ہیں ان کی بات ہے اسی لئے میں کہتا ہوں کہ یہ لینڈ لارڈازم کو ختم کیجئے لیکن مجھے پتہ ہے کہ آپ ختم نہیں کر سکتے۔ اس ہاؤس اور دوسرے ہاؤس میں 95 فیصد وہ لوگ ہیں جو کبھی اس کا نام بھی نہیں لیں گے لیکن کم از کم میں اتنا تو کہہ سکتا ہوں کہ ان پر ٹیکس لگاؤ۔ جناب میں اس میں ایک قدم آگے بڑھ کر یہ کہوں گا کہ پاکستان کی ساری زمین جو ہے وہ خداوند تعالیٰ کی ہے اور وہ عشری نہیں ہے وہ..................

<u>جناب پریذائیڈنگ آفیسر :</u> آپ کا مطلب یہ ہے کہ عشر نہ لیں ؟

<u>اخونزادہ بہرہ ور سعید :</u> وہ خراجی ہے' جناب خراجی۔

<u>جناب پریذائیڈنگ آفیسر :</u> عشر نہ لیں۔

<u>اخونزادہ بہرہ ور سعید :</u> خراجی ہے' جناب خراجی۔

<u>جناب محمد علی خان :</u> پوائنٹ آف آرڈر جناب۔

Sir, as far as the Frontier and Baluchistan are concerned the lands there belong to the tribes. Those areas belonged to the people before they embraced Islam and they remained owners of that area after having embraced Islam and they did not pay anything to any government. It was even with the Mughals and there were no Jagirs in those two areas. I know nothing about the Punjab or Sindh or the rest of India, but as far as the Frontier is concerned the land was divided by Shaikh Milli amongst all the Pukhtoon tribes. As such it is not Khiraji. It was never conquerred by any government whatsoever upto this very day in history.

Mr. Presiding Officer: It is almost the same in Punjab and Sindh.

<u>اخونزادہ بہرہ ور سعید :</u> میں جناب یہ کہوں گا کہ یہ ایک فقہی مسئلہ ہے۔ اختلاف رائے ضرور ہو سکتا ہے۔ شاید میں اس تاریخ سے واقف نہیں ہوں لیکن میں اپنے دعوے کو دوبارہ دہراؤں گا کہ مغلیہ خاندان کی حکومت سے پہلے ساری زمین کا طریقہ کار اور تھا' ان کے بعد اور ان کے دوران میں بھی صوبیداریاں وغیرہ تو تھیں لیکن جب انگریز آیا تو یہ جاگیریں بخشنی شروع کیں۔ اور پشاور میں ایک دو خاندان میں جانتا ہوں جن کی جاگیریں ہیں۔ شاید مردان میں نہ ہو..................

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : پانچ منٹ اور ہیں wind up کریں۔ جی جناب

(قطع کلامی)

اخونزادہ بہرہ ور سعید : جناب میں یہ عرض کرتا ہوں کہ حکومت کو اپنی بات کی قدر کرنی چاہئے اور وہ بات کرے جس پر عملدر آمد کر سکیں۔ ہمارا سب سے زیادہ مسئلہ ' اگر اور کوئی چیز نہیں مانتے ' میرے دوست شاید یہ سمجھیں کہ بہرہ ور سعید کی اپنی زمین نہیں ہے اس لئے یہ تجویز پیش کر رہا ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ الحمد اللہ کہ نہیں ہے ' تھوڑی سی ہے ایک بڑا بھائی ہے جو روز اس پہ قسم اٹھالیتا ہے سات حج کر کے۔ تو جناب میں عرض کر رہا تھا اور کوئی یہ بات نہیں مانتے تو ایک بات کہ یہ خراجی نہیں ہے۔ یہ کہتے ہیں لیکن میرے علم کی حد تک یہ خراجی ہے۔ تین چیزیں ' اس پہ کوئی جھگڑا نہیں ہوتا ' یہ خدا کی ہے ' اور سب چیزیں خدا کی ہیں مگر وہ کسی کی سگی نہیں ہوتیں ہوا ' پانی اور زمین ' (عربی)

لیکن جناب یہ اور کچھ نہیں کرتے تو گورنمنٹ کم از کم اتنی مہربانی تو کرے کہ اس کو انڈسٹری declare کرے۔ اس طریقے سے ان کو وہی مراعات اور تحفظات مل جائیں گے جو کہ ایک انڈسٹری کو ملتی ہیں اور جس کے لئے انفراسٹرکچر بنایا جاتا ہے۔ اس کے لئے اور اقدامات کئے جاتے ہیں اور اس کے لئے قرضے دیئے جاتے ہیں۔ تو میں نے تین چار تجویزیں پیش کی ہیں اور میں یہ ضرور کہوں گا کہ فرنٹیر میں جیسے خان صاحب نے کہا ' وہ بھی یوسف زئی ہے اور میرا بھی اس قبیلے سے تعلق ہے اور ہم اس صوبہ سرحد میں یوسف زئی باہر سے آئے ہوئے ہیں ' یہاں کی اصلی پیدائش ہم نہیں ہیں۔ ہمیں بھی کسی نے دھکیل باہر کیا ہے۔ تو جناب میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ کپاس اور چاول یہ دو ہماری فصلیں ہیں۔ خوب زر مبادلہ کما سکتے ہیں۔ خدارا ان کے کاشت کرنے والوں کے ساتھ lands belong to the

خدا کے لئے ذرا اس اصول پر قائم رہیں۔ ان پر رحم کیجئے۔ ان کے ساتھ تعاون کیجئے۔ یہ ہمارے لئے کماتے ہیں۔ ہمیں زر مبادلہ کی بہت زیادہ ضرورت ہے اس زر مبادلہ کو کمانے کے لئے ان کو اجازت دیں کہ وہ خود کمائیں نہ کہ یہ جو باڈیز بنائی ہیں یہ کمائیں۔ میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔

سید فصیح اقبال : جناب چیئرمین صاحب ' میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس تحریک پر بولنے کا موقع دیا۔ جناب والا ' میں نے اپنے معزز ساتھی طارق چوہدری

صاحب کی گھن گرج والی تقریر سنی اور کاٹن کے سلسلے میں اس وقت جو ملک میں بڑا بحران پیدا ہو رہا ہے یہ صحیح طور پر ہمارے سب سینیٹرز صاحبان کی خواہش تھی' سب نے دستخط کئے کہ اس مسئلے پر باقاعدہ بحث ہو اور مجھے افسوس ہے کہ اس موشن کو دو ہفتے کے بعد لیا گیا اجلاس میں۔ ہم چاہتے تھے کہ یہ پہلے موقع آتا تاکہ اس کو کابینہ میں ڈسکس بھی کیا جاتا

(اس موقع پر جناب وسیم سجاد' چیئرمین سینٹ نے کرسی صدارت سنبھالی۔)

جناب چیئرمین : جی۔

سید فصیح اقبال : جناب چیئرمین صاحب' آپ نے اس کے لئے وقت بہت تھوڑا سا رکھا ہوا ہے۔ اور اس میں میرا خیال ہے کہ تمام ساتھی بولنا چاہتے تھے۔ اور میرے خیال میں آج اجلاس کا آخری دن ہے پھر غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی ہو جائے گا۔ لہٰذا یہ مسئلہ قومی اہمیت کا تھا اس میں آپ دیکھئے کہ پاکستان میں' چونکہ مسئلہ کپاس کا ہے' تمام کاشتکاروں کے ساتھ حکومت نے ہمیشہ سوتیلی ماں جیسا سلوک رکھا ہوا ہے۔ پاکستان میں کاشتکاروں کو آج تک کبھی بین الاقوامی قیمت نہیں ملی۔ اور یہ ان کا دیرینہ مطالبہ تھا کہ جب آپ ان کو تمام چیزیں inputs ان کو بازار میں دیتے ہیں' کھاد وغیرہ وہ تمام آپ بین الاقوامی قیمتوں پر دیتے ہیں' لیکن جب ان سے آپ چیزیں خریدتے ہیں تو آدھے' پونے دام پر خریدتے ہیں۔ جس سے ان کو زبردست نقصان ہوتا ہے۔ اور اس سلسلے میں آپ نے ایک اجارہ داری قائم کی ہوئی ہے۔ ایک APTMA ہے جس نے پاکستان میں اربوں روپے کمائے ہیں۔ اور میں وزیر موصوف سے پوچھتا ہوں کہ انہوں نے پاکستان کے رفاہ عامہ کے کاموں کے لئے کیا کیا ہے؟ جن علاقوں میں کپاس کاشت ہوتی ہے وہاں انہوں نے کون سے سکول' کون سے کالج بنائے ہوئے ہیں؟ حکومت خود اس میں فریق بنی ہوئی ہے APTMA کے ساتھ۔ APTMA ایک ایسا ادارہ ہے جس طرح کہ ایک سانپ ہو۔ جب APTMA حکومت کے خلاف اشتہارات نکالتی تھی تو حکومت کو انہوں نے سانپ اور اژدھا بتایا تھا۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ حکومت کو ان کو اژدھا سمجھنا چاہئے کیونکہ انہوں نے تمام کاشتکاروں کی رقوم کو ہڑپ کر لیا ہے۔ ان کی تمام فاضل آمدنی جو کاشتکاروں کے خون پسینے کی کمائی ہے وہ APTMA کو جاتی ہے۔ اور ان کو حکومت وہ قیمت دیتی ہے اور وہ ہر وقت پرائس نہیں ملتی۔ وہ اونے پونے دام اپنے وقت سے پہلے بیچتے

ہیں۔ سب سے پہلے وزارت تجارت کا مسئلہ تھا کہ پچھلے سال سنٹرل کاٹن کمیٹی یعنی جو کاٹن ایکسپورٹ کارپوریشن بنائی ہے، اس نے پچھلے سال دو ماہ کی تاخیر سے کاٹن خریدی جس میں ان کو آٹھ نو سو کروڑ روپے نقصان ہوا۔ اور یہ کاٹن کارپوریشن حکومت کا ایک ادارہ ہے اس نے پچھلے دور میں بھی ایک قیمت مقرر کر کے لی تھی۔ اور میرے خیال سے بہتر کاٹن کی پرچیز کی تھی۔ پچھلے دو ماہ کی تاخیر سے کروڑوں روپے کا نقصان ہوا اور اونے پونے دام APTMA نے خریدا۔ میں سمجھتا ہوں کہ وزارت تجارت کو اس کا نوٹس لینا چاہئے تھا۔ آج بھی کاشتکار، بہاولپور ڈویژن، ملتان، سرگودھا، ساہیوال، چونکہ پنجاب اور سندھ میں کاشتکار تڑپ رہے ہیں کہ بھئی ان کی قیمت بڑھا دی جائے اور ان کو مناسب دام دیئے جائیں، آج بین الاقوامی قیمتیں بڑھ گئی ہیں لیکن کاشتکار کو اس کا فائدہ کبھی نہیں ملتا۔ لہٰذا میری درخواست ہو گی کہ حکومت جہاں اور چیزیں ترجیحی بنیادوں پر کر رہی ہے کم سے کم اس ملک کے اس طبقے کو، جو آپ کے لئے خطیر فارن ایکسچینج فراہم کرتا ہے، وہ آپ کا، پاکستان کا دولہا ہے، میں سمجھتا ہوں کاشتکار پاکستان کا دولہا ہے، جس نے پاکستان کو ہر خطرے سے بچایا ہے۔ غلہ وہ پیدا کرتا ہے۔ آج آپ دیکھئے کہ کتنے شرم کی بات ہے کہ پاکستان نے سعودی عرب سے گندم منگوائی ہے۔ یعنی یہ ہماری غلط پالیسیوں کی وجہ سے ہوا ہے۔ ہماری غلط زرعی پالیسی کی وجہ سے ہوا ہے اور ابھی بھی زرعی ترقیاتی بینک نے ان کاشتکاروں کے ساتھ کوئی رویہ اختیار نہیں کیا۔ چند لینڈ ہولڈرز، جو لوگ سیاسی طور پر با اثر ہیں ان کو قرضہ دیا ہو گا لیکن کاشتکار کو کبھی اس کے دروازے پر سہولت بہم نہیں پہنچائی گئی جس کی یہ حکومت دعویدار ہے۔ اور جتنی بھی حکومتیں رہی ہیں انہوں نے کاشتکار کے لئے کوئی توجہ نہیں دی۔ اس لئے کہ وہ ہڑتال نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ وہ بسیں نہیں جلا سکتے۔ اس لئے کہ وہ کوئی پریشر گروپ پیدا نہیں کر سکتے۔ مجھے افسوس یہ ہے کہ مزدوروں کا نام لے کر، مزدور بھی ہمارے بھائی ہیں۔ شہری علاقوں میں جب کبھی کوئی گڑبڑ ہوتی ہے، حکومت فوری طور پر ان پر توجہ دیتی ہے اور یہ کاشتکار بیچارا تو بنیادی ضرورتوں سے بھی محروم ہے اس کی بات کون سنتا ہے۔ اب یہ چاہتے ہیں کہ وہ انقلاب لائے۔ اور یہ کیا کم انقلاب ہے کہ وہ آپ کے ملک کے تمام جتنے پروجیکٹس ہیں اگر حکومت کوئی بغیر خرچ کے زرمبادلہ کماتی ہے تو وہ انہی کاشتکاروں سے کماتی ہے۔ جہاں تک کپاس کا معاملہ ہے میں

جناب چیئرمین آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اپٹما کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنی فاضل آمدنی سے ان کاشتکاروں کے علاقوں میں، جہاں کپاس پیدا ہوتی ہے، وہاں کالج بنائیں، زرعی کالجز بنائے جائیں، ان کے تربیتی ادارے بنائے جائیں، اور ان کے بچوں کی ملازمت کا انتظام کیا جائے اور کاٹن ایکسپورٹ کارپوریشن کا بھی فرض ہے، جس نے ایک ایک ہزار کروڑ روپے حکومت کو دیئے ہیں، اس کا بھی فرض ہے کہ اس علاقے کے کاشتکاروں کے بچوں کے لئے اعلیٰ تعلیم کا انتظام ہو، اور مصیبتوں سے بچیں۔ ان کی زمینوں تک سڑکیں بنائی جائیں اور یہ فاضل پیسہ جو ہے یہ آخر ان پر بھی تو خرچ ہونا چاہئے، وہ تمام بنیادی ضرورتوں سے محروم ہیں۔

جہاں تک کھاد کا تعلق ہے، ان پٹس کا، زرعی آلات کا، ان کو کوئی سہولت نہیں مل رہی اور طارق چوہدری صاحب نے یہ مسئلہ اٹھا کر بڑا احسان کیا ہے۔ اس وقت کاشتکار کی دل شکنی ہو رہی ہے۔ کل وزیر اعظم صاحب بہاولپور گئے تھے انہوں نے کوئی پرائس بڑھائی ہے۔ اب مجھے نہیں پتہ کہ وہ کتنی پرائس ہے۔ حکومت نے ضرور اس کا نوٹس لیا ہے لیکن بعد از خرابی بسیار۔ یعنی جب کاشتکاروں کی تمام کپاس کی فصل دوسرے اداروں نے اونے پونے دام کے اوپر خریدی تب انہوں نے قیمتیں بڑھائی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ابھی بھی وقت ہے کہ اس وقت کاٹن کارپوریشن فوراً خریداری کرے اور وہ پرائسز دے جو اس وقت حکومت مقرر کر رہی ہے کیونکہ ان کو بہت سے مسائل کا سامنا ہے۔ اور بینکوں کو ہدایت کی جائے کہ بینک جننگ فیکٹریوں کو آفر دے کیونکہ آج بینک تذبذب کا شکار ہیں۔ ابھی تک جننگ فیکٹریز صحیح قیمتیں نہیں دے رہیں۔ لہٰذا میری حکومت سے درخواست ہے کہ اس مسئلے پر فوری توجہ دیں۔ اگر کاشتکار خدانخواستہ اٹھ کھڑا ہوا تو حکومت کے لئے کوئی موقع نہیں ہو گا۔ حکومت کے لئے سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ اس ملک کے کسان خوش حال ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ میر عبدالجبار صاحب۔

میر عبدالجبار: شکریہ چیئرمین صاحب، ہمارے ملک پاکستان میں ایک عام کہاوت ہے جسے میں اس مناسبت سے عرض کرنا چاہوں گا

اتم کھیتی، ودرہے وپار، نکھد چاکری

ظاہر کیا ہوا کہ ہر معاشرے کے لئے زراعت اتم ہے۔ وہ اونچا درجہ رکھتی ہے۔ اگر کھیتی اچھی ہے تو اس کا مقصد ہے معاشرہ خوشحال ہے معاشرے کی معیشت اونچی ہے معیشت جب سنبھلتی ہے تو وہ معاشرہ خوشحال ہوتا ہے۔ آج ہم اس کھیتی والے کو اس کسان کو، اس کاشتکار اور اس زمیندار کے ساتھ جس بری طرح نظرانداز کر رہے ہیں اور جو سلوک کر رہے ہیں اس کا فطری نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہم کبھی بھی اپنا یہ ملک خوشحال نہیں دیکھ سکیں گے کیوں کہ ہم نے اس کو زراعت کے حوالے سے بالکل چھوڑا ہوا ہے اس کو نظرانداز کیا ہوا ہے جناب ہر شخص پر یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اس خطہ پاکستان جس میں پنجاب واقع ہے سندھ واقع ہے اگر تھوڑا پیچھے جایا جائے تو اس خطے سے جو گندم کاشت ہوتی تھی وہ اس وقت تمام ہندوستان کی ضرورت پورا کرتی تھی آج ہم گندم کے محتاج ہیں کتنے سالوں سے ہم امریکن گندم منگوا کر کھا رہے ہیں ہماری گندم کہاں گئی ؟ ذرا ملاحظہ تو فرمایئے کہ سعودی عرب کا ملک جہاں ایک سبز تنکا پتا بھی نہیں ہوا کرتا تھا وہ بھی آج گندم بر آمد کر رہا ہے اور ہم بھی اس کی گندم کھا رہے ہیں نہایت افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے بڑے جو اونچے ایوانوں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ زراعت کے بارے میں کیا تجاویز مرتب کرتے ہیں ؟ کیا سکیمیں بناتے ہیں ؟ کیا جناب ایک سازش کے تحت زراعت کو پس پشت ڈالا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارے زمیندار کو غریب سے غریب تر کیا جا رہا ہے اور ملک کی معیشت کو تباہ کیا جا رہا ہے جناب معیشت ہی ریڑھ کی ہڈی ہوتی ہے اگر اس کو ہم اس طور پر نظرانداز کریں گے تو "خاکم بدھن" یہ ملک ہی نہیں رہے گا میری گزارش یہ ہے کہ زراعت کے میدان کی طرف خاص توجہ دی جائے اور اس مسئلے کو جس طرح کہ طارق چوہدری صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کا حل کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت بہت شکریہ، حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، جناب چیئرمین صاحب، میرے خیال میں یہ ایک ہی ایسا آئٹم ہے جس کی وجہ سے ہم کچھ زر مبادلہ کماتے ہیں۔ ورنہ تو سوئی دھاگہ وغیرہ سب کچھ یہ سارا کا سارا میک اپ کا سامان ہم باہر سے منگواتے" ہیں۔ جناب والا، ڈیڑھ دو سال سے پہلے ہم اس ساتھ والے ایوان میں تھے تو اس وقت بھی ہمارے ایک انتہائی خوش شکل وزیر ہوا کرتے تھے۔ اسی کاٹن کے وزیر ہوتے تھے تو اس دور میں ہم سی او

پی میں تھے ہمیں پتہ چلا کہ جی اصل میں لوٹنے کا سب سے بڑا خزانہ یہی کاٹن ایکسپورٹ کارپوریشن ہے۔ اس دور میں بھی ہم کہتے رہے لیکن فرق یہ تھا کہ اس دور میں ملک نعیم صاحب بھی ہمارے ساتھ ہی ان کو کہتے رہے۔ آج ہم ملک نعیم صاحب کو ہی کہہ رہے ہیں۔ فرق اتنا ہے جناب چیئرمین ظاہر ہے یہ کاٹن چاغی میں، کوئٹہ میں، بلوچستان میں پیدا نہیں ہوتا لیکن جب ملک کی صنعت اور معیشت کو تباہ کیا جاتا ہے تو ہم جیسے پسماندہ صوبے مزید پسماندہ ہو جاتے ہیں۔ محترم طارق چوہدری صاحب نے فرمایا کہ کاٹن کی خریداری پر اپٹما نے جو پابندی عائد کی تھی اور یہ کہا گیا تھا کہ آپ ایک خاص حد تک کاٹن خرید سکتے ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب میں آپ کی وساطت سے، پوچھنا چاہوں گا کیا یہ پابندی ہمارے ملک کے قانون کی واضح اور صریحاً خلاف ورزی نہیں ہے؟ اگر یہ ملک کے قانون کی خلاف ورزی ہے تو ہمیں بتایا جائے کہ ان کے خلاف یا ان پر عمل پیرا افراد کے خلاف کوئی مقدمہ چلایا گیا ہے، ان کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے۔ یقیناً نہیں کی گئی۔ اگر نہیں کی گئی ہے تو میں اس معزز ایوان میں پوچھوں گا اس کے بدلے آپ کو کیا دیا گیا ہے؟ آپ نے اپنی چشم پوشی کے لئے کیا قیمت وصول کی ہے؟ جناب چیئرمین صاحب میں سمجھوں گا اس وقت کاٹن کی جو بین الاقوامی قیمت ہے اور جس قیمت پر ہمارے غریب کاشتکار بیچتے ہیں اسی قیمت پر باہر کے کسی ملک کا ٹیکسٹائل مل مالک خریدتا ہے۔ لیکن جناب چیئرمین وہ اسی قیمت پر خرید کر پوری دنیا کو سستا کپڑا فراہم کرتا ہے لیکن ہماری ٹیکسٹائل ملوں کے جو مالکان ہیں، جن کا تعلق طویل ترین اور وسیع ترین کابینہ سے ہے، جب وہ ان غریب کسانوں سے اسی قیمت پر کاٹن خریدتے ہیں لیکن وہ اسی کاٹن سے کپڑا بنا کر عالمی مارکیٹ میں اسے مہنگے داموں بیچتے ہیں جناب قصور اور کوتاہی ہمارے اس ٹیکسٹائل مل کے مالک کی ہے تو اس کی سزا پھر اس غریب کسان کو کیوں دی جائے۔ جناب وہ کاٹن زیادہ پیدا کرتا ہے۔ کاٹن کی بجائے شوگر مل پیدا کی جائے تاکہ ان چند ماہ میں دھڑا دھڑ جو شوگر مل قائم کئے گئے ہیں وہ چلتے رہیں اور پوری قوم کو شوگر ہو جائے۔ جناب چیئرمین صاحب میں یہی عرض کروں گا خدارا کسان کو تحفظ فراہم کریں اور یہ کسان ہی ہے جس کی محنتوں کی بدولت ہم اور آپ بیٹھے بیٹھے، تنخواہیں لیتے ہیں، ہمارے بل بنتے ہیں۔ بڑے ٹی اے۔ ڈی اے ہوتے ہیں۔ یہ زر مبادلہ کی بھیک ہم جو مانگتے ہیں، ہم نے اپنی قوم کے وقار کو کشکول میں ڈال کر غیر ممالک کے سامنے جھولی

پھیلائی ہے لیکن وہ غیرت مند کسان صبح تڑکے اٹھتا ہے، اور جا کر ہل جوتتا ہے۔ ہمارے لئے کام کرتا ہے اور زر مبادلہ کماتا ہے۔ جناب چیئرمین صاحب میں سمجھتا ہوں وزیر اعظم محمد نواز شریف صاحب نے حکم دیا تھا لیکن سی ای سی نے ابھی تک ایک گانٹھ بھی نہیں خریدی۔ میں سمجھتا ہوں جناب وزیر اعظم صاحب کو پوچھتا کون ہے ؟ ہم جب اس سے ملتے ہیں تو اس کی حالت زار کو دیکھ کر ہمیں رحم آتا ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ کاٹن ایکسپورٹ کارپوریشن نے پچھلے سال جو کاٹن خریدی تھی اس کا بھی ابھی تک جھگڑا چل رہا ہے اس وجہ سے ہمارے دوست جو ہیں وہ اس کارپوریشن کو کاٹن دینے سے گھبراتے ہیں۔ جناب ہم سمجھتے ہیں کہ سی ای سی نے 91-90ء کی پالیسی کا ابھی تک اعلان نہیں کیا ہے جبکہ وزیر اعظم صاحب کے اعلان کو مکمل تین ہفتے ہو چکے ہیں۔ اس وقت ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ سی ای سی کم از کم 900 روپے میں خریداری کرے۔ کیونکہ اس کی ایکسپورٹ جو ہے وہ 1300 روپے میں ہوگی۔ جناب میں یہ پوائنٹ جلدی جلدی آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ ویسے بھی میں ان کو دے دوں گا۔

(مداخلت)

<u>حافظ حسین احمد :</u> جناب میں سمجھتا ہوں کہ کاٹن ایکسپورٹ کارپوریشن نے آئی جے آئی کی حکومت آنے کے بعد ایک ہمارے وزیر رائے احمد نواز صاحب جو کہ چیچہ وطنی سے ہیں اور دوسرے ہیں جن کا پتہ نہیں چلتا کہ وہ کن کے ساتھ ہیں، انہیں کہا جاتا ہے الٰہی بخش سومرو صاحب، وہ سکھر میں ہیں، ان کو نوازنے کے لئے، ان کے گوداموں کو کرایہ پر لیا گیا ہے۔ اب صورت حال یہ ہے کہ کراچی کے جو گودام ہیں وہ خالی ہیں اور ان میں کام کرنے والے ہزاروں مزدور بے روزگار ہو چکے ہیں۔ اس طرح سے ایک دفعہ ان گوداموں میں لایا جاتا ہے، پھر وہاں سے اٹھا کر کراچی میں لے جایا جاتا ہے اور اس کے ٹھیکے انہی لوگوں کو دیئے گئے ہیں جن کے یہ گودام ہیں۔ یہ اس لئے کیا جاتا ہے کہ خزانے میں جو رقم باقی ہے اسے ڈبل اخراجات کر کے ختم کیا جا سکے۔ کیا اس سے ہمارے وزیر صاحب انکار کریں گے۔ اور جناب سی ای سی کے اس افسر نامدار کو بھی آج تک معطل نہیں کیا گیا جس کے خلاف کئی الزامات ہیں، جو آج بھی جنرل منیجر (پرچیز) کے عہدے پر اس لئے کام کر رہا ہے کہ اسے رشوت دینے میں اور لینے میں بہت ہی مہارت حاصل ہے۔

جناب والا، ہم سمجھتے ہیں سی ای سی اس وقت کرپشن کے تمام اداروں میں سرفہرست ہے اور اس کو اس بات پر گولڈ میڈل دینا چاہئے جس کا ثبوت 90-1991ء میں بہاولپور، ساہیوال، جھنگ وغیرہ کے علاقے میں سے خریدا ہوا مال ہے جو انتہائی عمدہ کوالٹی ظاہر کر کے اونچے داموں میں خریدا گیا اور اس مال کو نچلے درجہ کی کاٹن کے داموں میں فروخت کیا گیا تاکہ ہماری معیشت ترقی کر سکے۔ جناب والا، پچھلے سال سٹاک میں پڑی ہوئی ڈیڑھ لاکھ گانٹھوں کو سی ای سی نے فروخت نہیں کیا، اس طرح گروئنگ چارجز میں ساڑھے نو کروڑ روپے کا خسارہ ہوا۔ جناب، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جب مال ان کے پاس جمع ہوتا ہے اور اچھی offers آتی ہیں، تو اس وقت انکار کیا جاتا ہے اور اس کے بعد جب منظور نظر پارٹیاں مال لینے کی کم قیمت کی offers دیتی ہیں تو پھر انہیں وہی مال جس کے چند دن پہلے آفرز آئے تھے، انہیں دوبارہ سستے داموں اس لئے فروخت کیا جاتا ہے کہ وہاں انہیں کمیشن ملتا ہے۔

جناب والا، اگر آپ میری ان باتوں پر عمل کریں تو ہماری معیشت سنبھل سکتی ہے۔ شکریہ۔

<u>جناب پریذائیڈنگ آفیسر</u> : شکریہ گلزار احمد صاحب۔

<u>جناب منظور احمد گجکی</u> : جناب والا۔

<u>جناب پریذائیڈنگ آفیسر</u> : گچکی صاحب، آپ کی باری گزر چکی ہے کیونکہ آپ تشریف نہیں رکھتے تھے۔

<u>جناب گلزار احمد خان</u> : شکریہ جناب سب سے پہلے تو میں عرض کروں گا کہ حافظ صاحب نے سابقہ پیپلز پارٹی کے دور کے ایک وزیر کو خوش شکل کہا ہے یہ پتہ نہیں کہ انہوں نے کس نظریہ کے تحت کہا ہے، اچھے یا برے، لیکن میں اس بات کو own کرتا ہوں، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ فیصل صالح حیات واقعی خوبصورت نوجوان ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ میں یہ عرض کروں گا کہ کامرس کا وزیر بننے کے لئے کرائی ٹیریا خوش شکل ہونا ہی ہے تو بھر ماشاء اللہ نعیم صاحب بھی خوش شکل ہیں اور آئی جے آئی نے اس لحاظ سے کوئی غلط وزیر مقرر نہیں کیا ہے، ٹھیک کام کیا ہے، کیونکہ وہ بھی خوش شکل ہیں اور اس طرح کامرس کا وزیر بننے کے کرائی ٹیریا میں آتے ہیں۔

جناب والا، میرے معززاراکین نے تفصیل سے اور خاص طور پر چوہدری طارق صاحب نے بہت ہی تفصیل سے بہت کچھ کہا ہے، انہوں نے بہت سی پیاری باتیں، اعدادوشمار کے ساتھ کی ہیں۔ اس لئے یہ کہنا بھی ضروری ہے اور اگر نہ کہیں تو یہ ناانصافی ہوگی کہ حافظ حسین احمد صاحب نے بھی خاصے اعدادوشمار پیش کئے ہیں۔ یقیناً حکومت کو ان تمام معاملات کا بہت سختی اور توجہ سے نمٹایا جانا چاہئے۔ کیونکہ ہمارا ملک بنیادی طور پر زرعی ملک ہے اور جناب چوہدری طارق صاحب اور معززاراکین نے جو اعدادوشمار دیئے ہیں اس میں دو صورتیں سامنے آئی ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ ہمارا زرعی ملک ہے اور دوسرا غریب کسانوں کا استحصال ہو رہا ہے۔

<u>جناب پریذائیڈنگ آفیسر:</u> ذرا brief کریں، وقت تھوڑا ہے۔

<u>جناب گلزار احمد خان:</u> جناب میں، دو تین منٹ میں ختم کئے دیتا ہوں۔ جناب والا، جیسے ہمارا ملک زرعی ہے اور یہ واقعی درست ہے کہ ہمارے ملک کی معیشت کا دارومدار ایگری کلچرسٹ کی تین اجناس پر ہے، روئی، گنا اور چاول۔ بلکہ ہمارے ملک کی بیشتر کامیاب صنعتوں کا دارومدار بھی ان اجناس پر ہے اس طرح میں یہ سمجھتا ہوں کہ تقریباً ساری کی ساری معیشت ان اجناس پر منحصر ہے کیونکہ صنعت بھی اس پر منحصر ہے، کامیاب صنعت ہے۔

جناب والا، دوسری بات جو سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ غریب کسان کے استحصال کی بات کی گئی ہے، جناب والا، یہ کسان ملک کا اکثریتی طبقہ ہے جو 75 فیصد آبادی پر مشتمل ہے۔ اگر اس طبقہ کو بنیادی حقوق اور اپنی جائز محنت سے محروم کر دیا جائے تو پھر یہ بات سامنے آجاتی ہے کہ ملک اور ملک کے عوام کو ان کے حقوق اور ان کی محنت سے محروم کیا جا رہا ہے۔ ایسے حالات میں ملک کبھی بھی ترقی نہیں کر سکتا اور کوئی جمہوری ادارہ بھی ترقی نہیں کر سکتا۔ لہٰذا میں اپنے معززاراکین کی تجاویز سے اتفاق کرتا ہوں، جیسے APTMA وغیرہ کے متعلق معززاراکین نے تجاویز دی ہیں اور حکومت سے یہ عرض کروں گا کہ یہ کوئی معمولی اہمیت کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ نہایت اہم مسئلہ ہے، اسے دوسرے کاموں کی اہمیت پر ترجیح نہ دیں بلکہ اسے سمجھیں اور اس پر پوری توجہ دیں۔

<u>جناب پریذائیڈنگ آفیسر:</u> بہت بہت شکریہ، راجہ افضل صاحب۔

جناب منظور احمد گجیکی : جناب والا' میں موور mover ہوں' مجھے بھی باری دی جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : آپ موور ضرور ہیں لیکن آپ اپنی باری پر ہاؤس میں موجود نہیں تھے۔

جناب منظور احمد گجیکی : مجھے تو اس بات کا پتہ نہیں تھا' میں تھوڑی دیر کے لئے باہر گیا تھا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : جی' راجہ محمد افضل صاحب۔

جناب منظور احمد گجیکی : پوائنٹ آف آرڈر' جناب کورم پورا نہیں ہے۔

Mr. Presiding Officer: That is no point of order

آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

راجہ محمد افضل : جناب والا' مجھ سے پہلے گجیکی صاحب کو پانچ منٹ دے دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : نہیں' آپ جاری رکھیں۔

(مداخلت)

جناب منظور احمد گجیکی : جناب والا' میں نے کورم پوائنٹ آؤٹ کیا ہے۔

حافظ حسین احمد : پوائنٹ آف آرڈر' ہماری باری پر تو آپ نے اس دن کہا تھا کہ رولز اجازت نہیں دیتے' لیکن جہاں تک مجھے معلوم ہوے کہ ان دو تین دنوں میں رولز میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ آپ رولز کے مطابق گھنٹیاں بجائیں' کورم پورا کریں اور پھر اجلاس کریں۔ اس کے علاوہ اجلاس نہیں ہو سکتا ہے۔

راجہ محمد افضل : مجھے چیئرمین صاحب نے حکم دیا ہے اس لئے میں عرض کرنا چاہوں گا۔

جناب منظور احمد گجیکی : رولز کے مطابق کورم پورا نہیں ہے اور یہ پوائنٹ آؤٹ ہو چکا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : دس منٹ کے لئے اجلاس کو ملتوی کرتے ہیں اس کے بعد دوبارہ اجلاس ہو گا۔

(اس کے بعد نماز کے لئے اجلاس ملتوی ہو گیا)

(وقفہ نماز ظہر کے بعد اجلاس دوبارہ زیر صدارت جناب ملک محمد حیات خان شروع ہوا)

پریذائیڈنگ آفیسر: جناب گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی: جناب والا؟ کیسے بولوں ہاؤس میں ہے ہی کوئی نہیں۔ یہ کوئی بات ہے جی؟

پریذائیڈنگ آفیسر: آپ شروع تو کریں آ جائیں گے۔

جناب منظور احمد گچکی: جناب یہ کوئی بات ہے کہ پانچ آدمیوں کے سامنے بولیں، کوئی نہیں آئے گا۔

پریذائیڈنگ آفیسر: آپ نے کورم پوائنٹ آؤٹ کیا ہے تو............

جناب منظور احمد گچکی: جناب کورم نہیں ہے ناں اور ابھی بھی پورا نہیں ہے۔

پریذائیڈنگ آفیسر: تو نہیں بولنا چاہتے؟

جناب منظور احمد گچکی: جناب میں دو چار آدمیوں کے سامنے نہیں بولوں گا۔

پریذائیڈنگ آفیسر: لیکن میں یہ ریکارڈ پر لانا چاہوں گا کہ بتیس آدمیوں نے اس کے لئے کہا اور آج یہاں بتیس میں سے تین چار آدمی حاضر ہیں۔ باقی چلے گئے ہیں اس کا یہ مطلب ہے کہ اس معاملے میں دلچسپی سوائے چند ایک سینیٹرز ارکان کے کسی نے نہیں لی، اور کورم بھی ختم ہو گیا ہے............

(قطع کلامی)

پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کا خیال یہ ہے کہ اگر منسٹر صاحب نے آج wind up نہیں کیا تو یہ معاملہ تین مہینے پیچھے چلا جائے گا جب کاٹن کا نام و نشان نہیں رہے گا تو اس طرح آپ کا سارا وقت ضائع گیا............ اب

(قطع کلامی)

سردار بشیر احمد خان: اب میرا خیال ہے وقت بھی کافی ہو گیا ہے۔ کورم بھی پورا نہیں ہے تو یہ ایوان بالا کا اصول بھی نہیں ہونا چاہئے۔

پریذائیڈنگ آفیسر : آپ منسٹر صاحب کو سن لیں اس کے بعد ختم کر دیتے ہیں۔

سردار بشیراحمد خان : منسٹر صاحب کیسے بولیں گے جبکہ کورم نہیں ہے۔ اور اصول کے خلاف بات ہوگی۔ ایوان بالا ہے۔ کم از کم کورم پورا کر لیں۔

پریذائیڈنگ آفیسر : یہ آپ ملک کا نقصان کر رہے ہیں ایوان بالا کا نہیں کر رہے۔

سردار بشیراحمد خان : ٹھیک ہے جب کورم پورا ہو جائے تو آپ کر لیں۔

(قطع کلامی)

پریذائیڈنگ آفیسر : جناب منسٹر صاحب wind up کریں آپ'

مداخلتیں

(اس مرحلے پر کورم کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

Mr. Presiding Officer: Quorum is not complete. I shall have to bring this in the notice of the Prime Minister who is Leader of the House.

It appears that excepting few, thirty-two members who had signed on this discussion, have disappeared, and it also seems I can construe from it, that this House is not interested in the Cotton Policy. I, therefore, read the President's order.

In exercise of the powers conferred by clause 1 of Article 54 of the Constitution, the President hereby prorogues the Senate on the conclusion of its sitting on 21st November, 1991.

Sd/-
GHULAM ISHAQUE KHAN,
President.

PCPPI442(96)Senate—7-8-97—180 Copies.